غوث کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

15

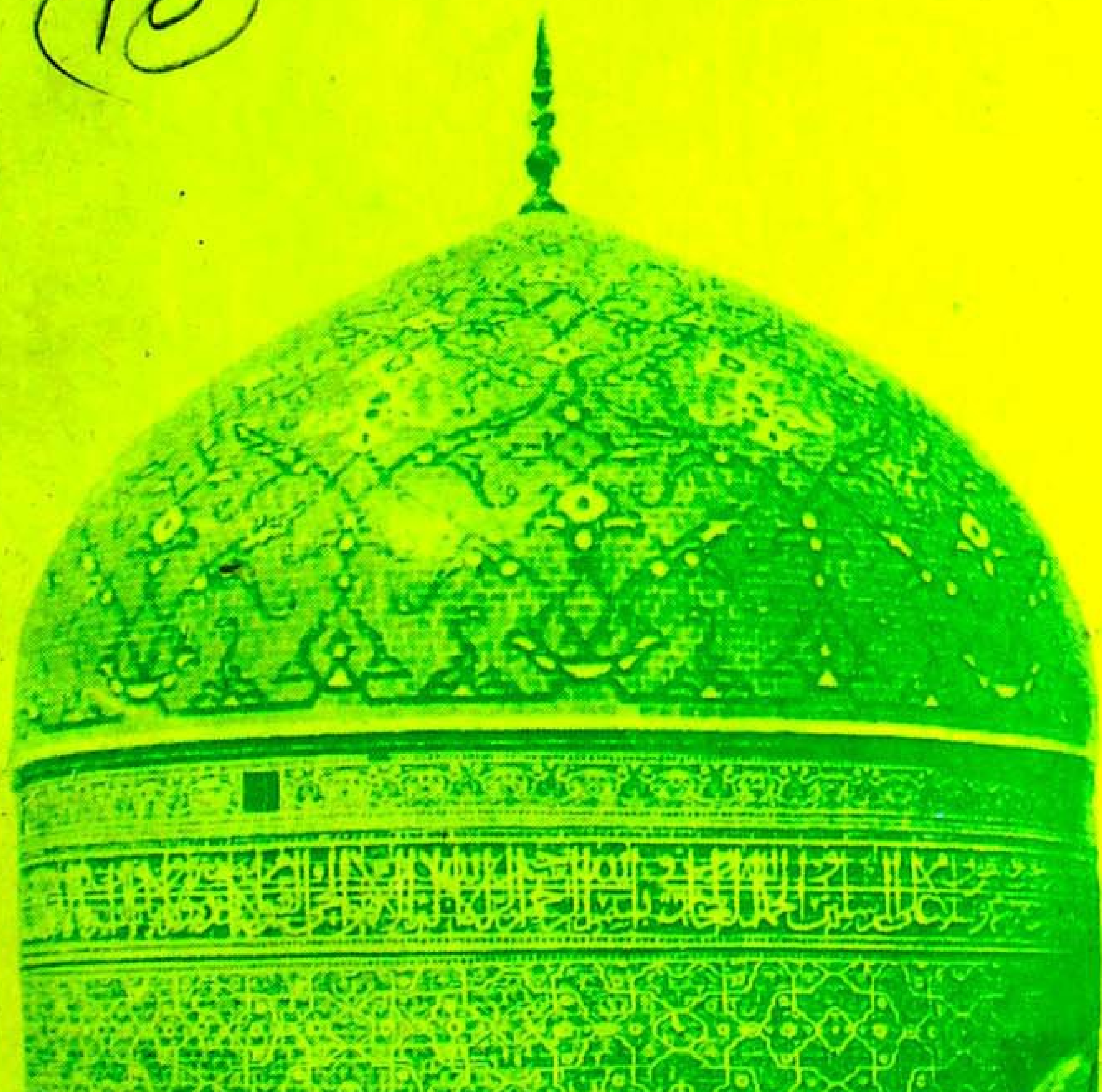

مؤلف :- میاں ظاہر شاہ

ادارہ تحقیقات اسلامیہ صوبہ سرحد

ہدیہ -/80 روپے

Marfat.com

Marfat.com

اَلَا اِنَّ اولیاء اللہ لا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون ؏

خبردار بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

غوث کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از رشحات قلم

میاں ظاہر شاہ قادری

ایم اے اسلامیات، مولوی فاضل، منشی فاضل فاضل

تنظیم المدارس پاکستان، فاضل درس نظامی

ادارہ تحقیقات اسلامیہ صوبہ سرحد

Marfat.com

81468

نام کتاب ________ غوث کائناتؓ

مؤلف ________ میاں ظاہر شاہ

صفحات ________

کتابت ________ ایڈوانسڈ کمپیوٹر سنٹر

تعداد ________ ایک ہزار

سن طباعت ________ سنہ ۱۹۹۷ء

ناشر ________ مکتبہ غوثیہ مدین سوات

ہدیہ ________ ۸۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد

۲۔ مکتبہ اسلامیہ محلہ میر جمال شاہ مینا بازار پشاور شہر

Marfat.com

معنون

فقیر حقیر اپنی اس کاوش کو بطور نذرانہ بارگاہ غوثیت میں پیش کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ اس تحفہ کو وہ قبول فرما کر روحانی سکون کے لئے جلاء بخشیں گے۔ گر قبول افتد! زہے عزو شرف

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی ۔ لاہور پاکستان

یکے از غلامان غوث الاعظم

میاں ظاہر شاہ مدین سوات

Marfat.com

فہرست مضامین

۱۔ ابتدائی کلمات ۶
۲۔ والہانہ عقیدت کی جھلکیاں ۱۰
۳۔ ولادت باسعادت بوقت ولادت بلاد اسلامیہ کی حالت ۲۶
۴۔ شجرہ ۳۱
۵۔ شجرہ از جہت والدہ ”
۶۔ بزرگان کرام کی بشارتیں ۴۹
۷۔ حصول علم کے لئے سفر کے دوران
ایک عجیب واقعہ ۵۱
۸۔ تصانیف و تالیفات ۶۶
۹۔ اوراد غوث الاعظمؓ ۸۶
۱۰۔ چہل کاف شریف ۹۱
۱۱۔ سبع کاف شریف
۱۲۔ چہل قاف شریف ۹۷
۱۳۔ قصیدہ غوثیہ شریف ۹۸
۱۴۔ فضائل قصیدہ غوثیہ شریف ۱۰۷
۱۵۔ درود کبریت احمر ۱۱۳
۱۶۔ اوراد السبوع ۱۱۵
۱۷۔ فضائل السبوع ۱۲۵
۱۸۔ صلوٰۃ کنزالاعظم ۱۲۶
۱۹۔ قصیدہ قطبیہ بابیہ ۱۲۸
۲۰۔ قصیدہ روحی ۱۳۲
۲۱۔ آداب مریدین بحق مرشد ۱۳۱
۲۲۔ جدول مقامات صوفیہ
۲۳۔ مقامات سبع کی پہچان خواب میں ۱۴۲
۲۴۔ جواز وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ ۱۴۴
۲۵۔ فضائل نماز غوثیہ ۱۹۵
۲۶۔ قدم غوث الاعظم بر گردن اولیاء ۲۰۲
۲۷۔ کرامات غوث الاعظمؓ ۲۲۴
۲۸۔ کوہ قاف کے اکابر اولیاء دربار غوثیہ میں ۲۶۹
۲۹۔ مسئلہ گیارہویں شریف ۳۰۰
۳۰۔ مسئلہ تعین یوم برائے ایصال ثواب ۳۰۱
۳۱۔ ارشادات غوث الاعظمؓ ۳۰۹
۳۲۔ تریاق اکبر ۳۱۶
۳۳۔ رسالہ غوث الاعظم سے چند اقتباسات ۳۱۹
۳۴۔ وصال غوث الاعظمؓ ۳۲۲
۳۵۔ عرس غوث الاعظم ۳۲۴

Marfat.com

۳۶۔ شجرہ طریقت ۳۲۷

۳۷۔ اولاد امجاد ۳۲۹

۳۸۔ غوث پاک کے تلامذہ ۳۳۳

۳۹۔ غوث پاک کے خلفاء ۳۳۶

۴۰ غوث الاعظم کے چند مکتوبات ۳۳۹

۴۱۔ غوث الاعظم کے ننانوے اسماء گرامی ۳۴۲

۴۲۔ سلام ۳۴۳

۴۳۔ اختتامی کلمات ۳۴۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

ابتدائی کلمات

الحمد للہ الذی جعل الاولیاء عموداً لدینہ والصلواۃ والسلام علی منبع الروحانیۃ الذی یصل الطالب لمطلوبہ و علی الہ و اصحابہ و اولیاء امتہ خصوصاً محی الدین عبدالقادر الجیلانی الخلیفۃ فی الکون من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما بعد آج بروز جمعہ مبارک بمورخہ ۹۴-۷-۱۵ بمطابق ۵ ماہ صفر ۱۴۱۵ھ بوقت چاشت ساڑھے نو بجے ایک ایمان افروز خیال فقیر کے دل میں جاگزیں ہو کر عزم کا روپ دھار گیا کہ سلطان الوریٰ، غوث الاعظم شاہ اکوان عالم محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمتہ للہ علیہ کی نگاہ عنایت سے ان کے سلسلہ مبارکہ قادریہ کے متعلق علمی تحقیقی معروضات اور آپ کی کرامات آپ کے فیضان سے قلم بند کروں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا اور انتہاء کو پہنچانے والا ہے۔

غوث ہمدانی شہباز لا مکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بانی و قائد ہیں اور دوسرے سلاسل کے موسیین بھی آپ ہی کے فیضان ولایت سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

مزرع چشت بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

دنیا کے کونے کونے میں جو ولی ہے وہ غوث اعظم کا مداح اور آپ ہی کی باطنی توجہ کا

Marfat.com

طلب گار ہے البتہ چند حاسدین کوباطن مدعیان ولایت نے آپ کی سیادت کلی سے انکار کیا ہے چنانچہ ان شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے فقیر غوث اعظم کے باطنی اسرار و رموز اور آپ کے اوراد و مواعظ و کرامات و سیادت کے متعلق کچھ حقائق و معارف تحریر کرے گا امید واثق ہے کہ بندہ کی یہ کوشش قارئین کرام کے لئے موجب ہدایت ہو کر فقیر پر تقصیر کے لئے ذریعہ نجات ہوگی۔

آپ کے متعلق بہت سے اہل قلم اکابرین ملت نے مختلف زبانوں میں کتابیں لکھی ہیں۔ چند کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) نور الناظر فی اخبار شیخ عبدالقادر از امام عبداللہ ابن اسعد الیافعی الشافعی

(۲) بہجۃ الاسرار و معدن الانوار از علامہ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف شنطونی الشافعی

(۳) راس المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از امام عبداللہ ابن السعد الشافعی

(۴) درو الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از علامہ سراج الدین ابو حفص عمر ابن علی

(۵) روضۃ الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از علامہ مجدد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس اللغۃ

(۶) الروض الزاہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از علامہ ابو العباس احمد قسطلانی مواہب اللدنیہ

Marfat.com

(۷) نزھۃ الخاطر الفاتر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از علامہ علی بن سلطان محمد قاری حنفی مرقاۃ شرح المشکواۃ

(۸) تلخیص بھجۃ الاسرار یعنی زبدۃ الآثار از علامہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی صاحب اشعۃ اللمعات شرح المشکواۃ

(۹) نور ربانی فی مدح المحبوب السبحانی از علامہ غلام قادر صاحب بھیروی

(۱۰) قلائد الجواھر فی مناقب الشیخ عبدالقادر

(۱۱) تحفہ میراں از میاں محمد بخش قادری

(۱۲) پیران پیر از پروفیسر فیاض احمد کاوش

(۱۳) تحفہ القادری از خواجہ ثناء اللہ خیر آبادی

(۱۴) تذکرہ غوث الاعظم، از علامہ نور بخش توکلی

(۱۵) سیرت غوث الاعظم مولانا محمد سعید شبلی

(۱۶) مناقب غوثیہ فارسی، مناقب غوث الاعظم منظوم پشتو

(۱۷) کرامات غوث الاعظم از میاں محمد بخش قادری

(۱۸) سلطان الاصفیاء از علامہ عطاء محمد جلوی

(۱۹) سیرت غوث الثقلین مولانا ضیاء اللہ قادری

(۲۰) تفسیر جلوی اس کتاب میں قرآن مقدس کی بعض آیات سے باطنی رموز سے غوث اعظم کے مناقب بیان کئے ہیں۔

(۲۱) گلزار قادری از مولانا عبدالقادر وکیل بنارس

Marfat.com

(۲۲) النهار المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر از علامہ مولانا صفی غوث صاحب مدراسی

(۲۳) احوال و آثار شیخ سید عبدالقادر جیلانی از سید محمد فاروق القادری ایم اے آف بہاولپور

اس طرح آپ کے مناقب میں لکھی ہوئی کتابیں بہت زیادہ ہیں قاضی محی الدین مرید نے آپ کی سیادت پر ایک کتاب لکھی ہے جو اب خاص امتیازی شان رکھتی ہے ایک صاحب نے السفینہ القادریہ لکھی ہے جس میں غوث پاک کے اوراد یعنی درود شریف اور قصائد شامل ہیں اس میں مؤلف نے ان قصائد کی تشریح بھی کی ہے یہ کتاب بزبان عربی لیبیا سے چھپی ہوئی ہے بٹالہ شریف کے سجادہ نشین اور عارف کامل نے معدن الاسرار نامی کتاب میں آپ کے قصیدہ غوثیہ کی تشریح کر کے عارفانہ نکات بیان کئے ہیں۔

قصیدہ غوثیہ کی تشریح عربی زبان میں ہے۔ ایسی علمی کتاب فقیر کی نظر سے نہیں گزری۔ فقیر پُر تقصیر نے بھی ایک تالیف سیرت غوث الاعظم لکھی ہے تاکہ آپ کے باطنی فیوضات سے محروم نہ رہے یہ مشت نمونہ از خروار پیش خدمت ہیں ورنہ لاتعداد کتب میں آپ کے مناقب نقل ہیں مثلاً شیخ عبدالرحمان جامی رحمتہ اللہ علیہ نفحات الانس میں، شیخ مومن بن حسن مومن شلجی نے نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار میں، علامہ غلام سرور نے خزینتہ الاولیاء فارسی میں اور علامہ عبدالجلیل پشاوری نے سیف المقلدین جلد دوم میں آپ کی توصیف بیان کی ہے۔ علامہ نور محمد سروری قادری نے مخزن الاسرار میں اور سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں

Marfat.com

آپ کے مناقب قلم بند کئے ہیں۔ خصوصاً نور الہدیٰ میں بھی آپ کی خصوصی شان بیان کی ہے حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو درازؒ نے رسالہ غوث الاعظم کی شرح جواہر العشاق لکھی ہے۔ مولانا مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کی کرامات پر ایک تالیف گلدستہ کرامات لکھی ہے۔ چند مشاہیر اہل اسلام کی والہانہ عقیدت کی جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز سید معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ہدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان ولایت قطب علی حیران ز جلالت ارض و سماء
در شرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر طیاری
بر عرش معلیٰ سیاری اے واقف رار او ادنیٰ
در صدق ہمہ صدیق در عدل و عدالت چوں عمر
اے کان حیا عثمان غنی مانند علی باوجود سخا
رد او مسیحا مردہ رواں وادی تو بذیں محمد جان
ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن کمالت گشتہ خدا
در بزم نبی عالی شانی ستار عیوب مریدانی
در ملک ولایت سلطانی اے معدن وجود و عطا
تاپائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت استادہ جوں پیش شاہ و گدا
وصف توچہ گویم اے ہمہ جان محبوب خدا مقصود جہاں

Marfat.com

اسرار حقیقت برتو عیاں از روز اول تا روز جزا
معین کہ غلام تو شد دریوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

سلسلہ نقشبندیہ کے بانی اور سالار خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ غوث پاک کے متعلق رطب اللسان ہیں اور آپ کا یہ منظوم کلام مبارک غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ کی جالی پر کندہ موجود ہے۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است
برزمین و آسمان جن و بشر ہم قدسیان
ساختہ ورد زبان ہم شاہ عبدالقادر است

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے خلیفہ اعظم حضرت غوث بہاء الحق سہروردی ملتانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ میں نے یہ بشارت پائی ہے کہ اپنے مرشد پاک کو دیکھا ان کی خدمت میں رہا جنہوں نے حضرت سیدنا غوث اعظم سرکار رضی اللہ عنہ کے دیدار مبارک کی دولت اور نعمت پائی حضرت غوث پاک کی منقبت میں قصیدہ تحریر کیا جس کا ایک شعر مبارک درج کیا جاتا ہے۔

سگ درگاہ میراں شو چوں خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

Marfat.com

شیخ محقق عارف ربانی عبدالحق محدث دہلویؒ کے نام سے کون واقف نہیں آپ نے مشکواۃ شریف کی شرح اشعتہ اللمعات لکھی ہے اور ہندوستان میں علم حدیث کی خدمت کا سہرا آپ ہی کے سر مبارک پر ہے آپ نے بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی منقبت میں چند اشعار لکھے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین
اوست در جملہ اولیاء ممتاز
بیقین رہبر اکابر دین
چوں پیغمبر در انبیاء ممتاز
من کہ پروردہ نوال ویم
عاجز از مدحت کمال ویم
در دو عالم با اوست امیدم
ہست باوے امید جاویدم

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ غوث پاک کی منقبت میں یوں رقم طراز ہیں:

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

Marfat.com

یک نظر از تو بود در دو جہان بس مارا
نظر ے جانب ما حضرت غوث الثقلین
خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر
دید را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین
قطب مسکین بغلامی درت منسوب است
داغ مہرش بغداد حضرت غوث الثقلین

حضرت مخدوم علاء الدین احمد صابر کلیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

من آمدن بہ پیش تو سلطان عاشقان
ذات تو ہست قبلہ اہل ایمان عاشقان
در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جان عاشقان

حضرت شاہ ابو المعالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

گر کسے واللہ بعالم از ہمتی عرفانی است
از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

حضرت دارا شکوہ قادری رح برادر اورنگزیب عالمگیر رطب اللسان ہیں

Marfat.com

حضرت میران خداوند جہان
غوث جن و انس شاہ عرفان
محی الدین شیخ عبدالقادر است
آنکہ اورا عرش باشد کہ آشیان
راہنمائی شاہ راہ احمدی
دستگیر جملہ در ماند گان
سید السادات فخر اولیاء
شیر دین شہباز اوج لا مکان
کی تو انم گفت من خود را مرید
قادری باشد سگ ایں آستان

مغلیہ دور کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر غوث اعظم رضی اللہ کی خدمت عالیہ میں اپنا قلبی اظہار عقیدت یوں پیش کرتے ہیں

مکن تشویش وباش اے دل غلام شاہ جیلانی
غلامش رابود در برد و عالم سر سلطانی
بہ برم واصلان حق بہ بین قریش بذات حق
اسیر ہم مقبول یزدانی وہم محبوب سبحانی
کند مشکل کشائی چونکہ دست فضل واحد نش
ہزاراں عقدہ دشوار بہ کشاید بآسانی

Marfat.com

به خاک آستانش گرنمالا مہر روئے خود
نگرد و چہره اش زنیاں به اوج چرخ نورانی
فلک او در تسبیح گہر از دانه انجم
کند تا ہر ملک درخانقاہش سبحه گردانی
چه باشد حاجت اظہار مطلب در حضور او
به ظاہر بر ضمیز اش اسرار پنہانی
ظفر در دین و دنیا نیست دیگر دستگیر من
بغیر از پیر پیران غوث اعظم قطب ربانی

عبدالقادر بدایونی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں یوں رقم طراز ہیں

غوث اعظم بمن بے سرو سامان مددے
قبله دین مد دے کعبه ایمان مددے
مہبط فیض ابدگہ که شد چشم کرمے
مظہر سر ازل واقف پنہاں مددے
خاک بغداد بود سرمه بینائی من
دید را راچه کند کحل صفا ہان مددے
بلبل سرائے تو ام ای اشک بہار
موجب رونق این گلشن امکان مد دے

Marfat.com

ماگدائے ام تو سلطان دو عالم ہستی

از تو داریم طمع ای شاہ جیلانی مدد ے

مولانا حسرت موہانی بھی یوں نغمہ سرا ہیں۔

دستگیری کا طلب گار ہوں شیئاً للہ

پیر بغداد میں ناچار ہوں شیئاً للہ

کیا کروں میری دعا بھی نہیں مقبول

میں ایک فرد گنہگار ہوں شیئاً للہ

حسرت کوئی مدد نہ کرے کیا مضائقہ

کافی ہیں غوث اعظم جیلانی میرے لئے

رشک شاہی ہوں نہ کیوں اپنی فقیری حسرت

کب سے کرتے ہیں غلامی شاہ جیلانی

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے عقیدت سے کچھ پھول نچھاور کئے ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا

اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

Marfat.com

کیوں نہ قاسم ہو کہ ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں وہ نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں ہے پٹا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
فخر آقا رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں سہرہ ترا

مولانا حسن رضا خان بریلوی رح برادر مولانا احمد رضا خان بھی یوں گویا ہیں۔

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم رح
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم رح
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم رح
جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اسی کا تو ہے لاڈلا غوث اعظم رح

Marfat.com

مشائخ ہاں آئیں بہر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظمؒ
میری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظمؒ
کہے کس سے جاکر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوث اعظمؒ

مولانا حاجی امداد اللہ عرض پرداز ہیں

خدا وند ! بحق شاہ جیلانی
محی الدین و غوث و قطب دوران
بکن خالی مرا ہر خیالے
و لیکن آں کہ و پیدا است حالے

مجدد دوراں مفکر خلافت محدث ہزارویؒ ذکر و شکر فیضان قادری میں فرماتے ہیں۔

دین اور ایمان کا دم خم
سید نا غوث الاعظمؒ
یوم ندعوا کل اناس
ہم ہیں خوش بخت خیر امم

Marfat.com

کندھا غوث معراج میں زینہ
حکماً اولیاء زیر قدم
خواجہ سید عبدالقادرم
خوش قسمت ہیں قادری ہم
نعمت کا شکرانہ لازم
ثابت ہے قول سے ثابت ہم
دنیا نزع قبر قیامت
زیرو اماں آپ کے ہم
کفر و شرک ، بدی سے بچ کر
پیش داور جائیں ہم
چور قطب ہوں پیڑے تیرائیں
پیر ہمارے غوث الاعظم
مظہر ذات و صفات کے مظہر
عبدالقادر غوث الاعظم
قادر نے خود قدرت بخشی
پھیریں آپ قضاء مبرم
قرب فرائض اور نوافل
محمود معیت قائم دائم

Marfat.com

حضرت میاں محمد گل صاحب کاکاخیل رحمتہ اللہ علیہ یوں نغمہ سرا ہیں

اے دہر سلطان سلطانہ
واللہ پہ نبی گرانہ
د جملہ ولیانو خان
د حضرت حسن او لادہ
دوالیانو پہلوانہ
یوسہ غم لہ ما نہ
راکرہ لاس د خدائی د پارہ
راکرہ لاس د خدائی د پارہ

(نقل از لوئی مخوان مرتبہ احسان اللہ خان دانش)

ترجمہ:- اے سلطانوں کے سلطان اور اللہ کی نیکی پر شاد اور جملہ اولیاء کرام کے سردار اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد اور اولیاء کرام کے پہلوان مجھ سے غم دور کر اور میری مدد کے لئے مجھے دست تعاون سے سرفراز فرما۔

حضرت العلامہ والفھامہ ابو عبداللہ الشیخ محمد ملا تونسی الحنفی نے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی منقبت میں کئی نظمیں لکھی ہیں ان میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

من نورہ الکون مشرق
لہ من البشر رونق
یا ایہا القطب یا ہمام
یا من لہ الفخر فی الانام
صل مغرما شفہ المقام
یا شیخ عبدالقادر
علیک من عبدک التحیہ
فی کل صبح مع العشیہ
فائحہ النشر عنبریہ
تخص یا عبدالقادر

صاحب موصوف دوسری جگہ آپ کی منقبت بیان کرتے ہیں چند اشعار درج ذیل ہیں۔

قد فاز محی الدین فضلا کثیرا
عند الکریم و نال جاھا کبیرا
اضح امام الاولیاء و غوثھم
و غدا علی کل الرجال امیرا
قد اجمع السادات شرقا و غربا
ان لہ مجدا رفیعا شہیرا

Marfat.com

مرید محی الدین لکھتے ہیں

آن کہ بے شک قطب ربانی بود
بے گمان محبوب سبحانی بود
شاہ شاہان شیخ عبدالقادر است
دلنشین و دلرباء و دلبر است
سید و عالی نسبت در اولیاء است
نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ است

یہی موصوف دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

آں کہ محبوب حضرت حق است
بہر آفاق رحمت حق است
قطب بغداد غوث جیلانی
لیس فی الدھر . مثلہ ثانی

(حجتہ البیضاء۔ صفحہ ۶۲

منظوم کلام کے یہ چند نمونے عقیدت نیاز مندانہ پیش کئے گئے ہیں اگر تمام کو اکٹھا کیا جاتے تو پھر کئی کتابیں اور جلدیں بن جائیں گی لہذا تسکین قلب کے لے یہی کافی ہیں۔

81468

Marfat.com

ولادت شریف

اس دار فانی میں ۴۷۰ھ / ۱۰۷۷ء اور تین چار روایات کے مطابق ۴۷۱ھ / ۱۰۷۸ء میں جلوہ افروز ہوئے کئی مستند کتب میں آپ کی ولادت شریف و عمر شریف یوں تحریر ہے۔

انّ ہٰذا اللہ سُلطانُ الرّجالی
جاء فی عشق وراح فی کمالی

لفظ عشق سے تاریخ ولادت شریف ۷۰ + ۳۰۰ + ۱۰۰ = ۴۷۰ھ

لفظ کمال سے ۲۰ + ۴۰ + ۱ + ۳۰ = ۹۱ برس اور سن وصال مبارک دونوں کے مجموعہ (عشق + کمال) پر ۵۶۱ھ / ۱۱۶۸ء برآمد ہوتا ہے۔

حضرت علامہ مولانا عبدالجلیل رحمتہ اللہ علیہ سیف المقلدین میں لکھتے ہیں۔

تولد آنحضرت سنہ سبعین وبروایتے احدی و سبعین ماتہ است

آنحضرت کی پیدائش ۴۷۰ھ اور دوسری روایت کے مطابق ۴۷۱ھ ہے۔ (سیف المقلدین حصہ دوم ص ۵۳۳)

یہی موصوف آپ کی پیدائش پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

بعض رسائل چنین آوردہ کہ آنحضرت

بعض رسائل میں لکھا ہے کہ غوث پاک نے

Marfat.com

بتاریخ یکم رمضان المبارک بروز دو شنبہ

یکم رمضان المبارک پیر کے دن صبح کی وقت عالم میں افروز ہوتے

وقت صبح صادق مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم افروز گلشن دنیا کردید

کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اس علیہ و آلہ وسلم

چنانچہ نام تاریخی اشیان عاشق است

چنانچہ تاریخی نام آپ کا عاشق ہے

یعنی در سنہ چہار صد و ہفتاد و یک بوجود

یعنی ۴۷۱ھ میں دنیا میں ظہور پذیر ہوا

بر آمدہ و بعمر نود و یک سالکی شیب

اور اکیانوے سال کی عمر میں شب پیر

دو شنبہ بعد نماز عشاء بتاریخ یاذوہم

عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ ربیع الثانی

ماہ ربیع الثانی سنہ پانصد و شصت دو عالم فانی رحلت فرمود ۔

۵۶۲ھ میں اس عالم فانی سے

رحلت فرما گئے

(سیف المقلدین حصہ دوم ۵۳۴ھ)

نور الابصار میں لکھا گیا ہے "آپ قصبہ گیلان میں رمضان شریف میں جس وقت پیدا ہوتے تو آپ نے دودھ مغرب تک پینا چھوڑ دیا اور مغرب کی اذان کے بعد آپ نے

Marfat.com

بھی دودھ پینا شروع کردیا تمام علاقہ میں مشہور ہوا کہ گیلان کے سادات کے گھرانہ میں ایک نیک بخت بچہ پیدا ہوا ہے کہ پیدائش کے پہلے دن میں روزہ رکھا اور آپ کی یہ روش تمام مہینہ رہی اور یہ ایک معمولی بات نہ تھی اور ہر ایک نے یہ سمجھ لیا کہ بچہ پیدائشی ولی اللہ ہے اور اس وقت کے بزرگان کرام سے۔ بہت کم لوگ اس حقیقت کو پہنچے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے سال ہلال کے دیکھنے میں لوگوں کو شک ہوا تو لوگ حضرت ابو صالح موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضر ہوتے اور عرض کرنے لگے کہ انہیں نیک بخت بچے کا روزہ ہے یا نہ؟ تو اندر سے جواب ملا کہ بچے نے سحری کے بعد دودھ نہیں پیا۔ گیلان کے باشندوں کے لئے یہ شہادت کافی تھی اس لئے انہوں نے بھی روزہ رکھا جب رمضان کا مہینہ ختم ہوا تو اس نیک بخت بچے کا روزہ صحیح تھا (نور الابصار صفحہ ۲۵۷) حضرت علامہ عبدالرحمان جامی رحمتہ اللہ علیہ نے نفحات الانس کے اندر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۷۰ھ نقل کی ہے اور زیادہ سوانح نگاروں کے بیانات نفحات الانس سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

بوقت ولادت غوث اعظم بلاد اسلامیہ کی حالت:۔

غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ کی ولادت باسعادت کے وقت ملت اسلامیہ و افراتفری کا شکار تھا اور پورے عالم اسلام میں طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا ممالک اسلامیہ شام عراق ایران کردستان کرمان اور اناطولیہ وغیرہ میں سلاجقہ کے جانشینوں نے چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کر رکھی تھیں ملت اسلامیہ کے سیاسی انتشار و زوال کا آغاز اگرچہ خلافت راشدہ سے انحراف کر کے قیام ملوکیت کے وقت ہی شروع ہو چکا تھا مگر واضح طور پر عباسی خلیفہ المامون (۸۱۳۔۸۳۳ء) کے زمانے میں مرکز گریز رجحانات کے عام ہونے سے ہوا۔ المامون کے سپہ سالار طاہر ذوالیمین (م ۸۲۲ء) نے ۸۲۰ء میں مرکزی حکومت سے بغاوت کر کے خراساں میں ایک آزاد ریاست کی بنیاد رکھ کر اپنے جیسے دوسرے باغیوں کو بھی قسمت آزمانے کے مواقع فراہم کر دیئے۔

طاہر ذوالیمین کے بعد یعقوب بن لیث نے ۸۶۸ء میں سیستان میں آزاد مملکت قائم کر لی یعقوب کے بعد دو اور حکمران تخت نشین ہوتے اور بالآخر ۹۰۳ء میں بخارا کے سامانی حکمرانوں کے ہاتھوں اس ریاست کا خاتمہ ہوا۔

ایران میں بحیرہ خزر کے جنوب مشرقی علاقہ طبرستان میں علویوں نے ۸۶۴ء میں ایک آزاد خود مختار ریاست کی بنیاد رکھی ان کے حکمران امامت کے دعویدار رہے بالآخر ۹۲۸ء میں سامانیوں کے ہاتھوں اس ریاست کا خاتمہ بھی ہو گیا۔

عباسی خلفاء کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوتے بلخ کے ایک شریف زادے نصر بن احمد نے بھی ۸۷۴ء میں ماوراء النہر میں سامانی ریاست کی بنیاد رکھی اس خاندان کے دس حکمران

Marfat.com

ہوتے انہوں نے اسلامی فن تعمیر کی سرپرستی کی اس خاندان کے حکمران اسماعیل بن احمد (م ۹۰۷ء) کا مقبرہ فن تعمیر کا ایک نادر شاہکار ہے۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا مزار کراچی میں اس طرز پر تعمیر ہوا ہے۔ آخر آل سامان کا خاتمہ ۹۹۹ء میں غزنویوں کا ہاتھوں ہوا۔

مشہور پروفیسر شیخ عبدالرشید (م ۱۹۹۴ء) علامہ شمس الدین ذہبی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت سید علی ہجویریؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت سید علی ہجویریؒ کے مرشد حضرت ابوالفضل محمد بن حسن ختلی نور اللہ مرقدہ ۱۰۶۸ء / ۴۶۰ھ میں سلطان ظہیرالدولہ ابراہیم غزنوی کے دور حکومت میں موضع بیت الجن (شام) میں فوت ہوتے تھے۔ سلطان ابراہیم ہی کے زمانے میں حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخشؒ لاہور تشریف لاتے اور اسی سلطان کے عہد معدلت میں حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی پیدا ہوتے آپؒ کی حیات طیبہ میں غزنوی خاندان کے چھ حکمرانوں نے داد حکمرانی دی۔

حضرت غوث پاک کی ولادت کے وقت

ونعاء میں بنو صلیح کی حکومت قائم تھی اور وہاں ابو کامل علی بن محمد (۱۰۳۷ء۔۸۰) حکمران تھا۔ اس کے بعد ۱۰۸۰ء میں اس کے مرنے کے بعد احمد المکرم تخت نشین ہوا جو ۱۰۹۱ء تک برسراقتدار رہا اس کے بعد ابو حمیر سبا المنصور تخت نشین ہوا جو ۱۰۹۸ء تک حکومت کرتا رہا اسی سال بنی حمدان کے ہاتھوں اس شاہی خانوادے کا خاتمہ ہوا غوث پاک نے ان تینوں حکمرانوں کا زمانہ پایا۔

بنوں حمدان نے صنعاء اور صعدہ پر ۷۵ برس تک حکمرانی کی۔ غوث پاک نے اس خانوادے

Marfat.com

کے آٹھ حکمرانوں کا زمانہ دیکھا غوث پاک کی حیات ظاہریہ میں ۱۱۷۳ء میں اس خاندان کا خاتمہ ایوبیوں کے ہاتھوں ہوا۔

غوث پاک چھ برس کے تھے تو عدن پر بنی زریع قابض ہوئے آپ نے ان کے آٹھ حکمرانوں کا زمانہ پایا۔ آخری حکمران محمد بن عمران کے عہد میں غوث پاک کا وصال ہوا اور اس کے ۷ سال بعد ۱۱۷۳ء میں ایوبیوں کے ہاتھوں بنی زریع کا خاتمہ ہوگیا۔

۱۰۳۵ء میں اسماعیل بن عبدالرحمان بن ذی النون الظافر نے طلیطلہ میں ایک آزاد ریاست کی بنیاد رکھی اس خاندان کے تیسرے اور آخری حکمران یحییٰ بن اسماعیل القادر کے دور حکومت (۸۵-۱۰۷۴ء) میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پیدا ہوئے۔ آپؒ ابھی آٹھ برس کے تھے کہ لیون کے عیسائی فرمانروا الفانسو ششم نے اس ریاست کا خاتمہ کر دیا۔

اسرائے عبادی کے آخری حکمران ابوالقاسم محمد ثانی بن معتضد (۱۰۹۱-۱۰۶۸ء) کے عہد میں غوث تاک متولد ہوئے۔

بنو عامر کے خانوادے کے پانچویں حکمران ابوبکر بن عبدالملک (۱۰۸۵-۱۰۷۵) کے عہد میں غوث پاک پیدا ہوتے آپ کی ولادت کے آٹھ سال بعد اسی خاندان کے آخری حکمران القادر کو سرابطین نے معزول کر دیا آپ کی ولادت کے وقت بنو تجیبی وہودی خانوادہ کا پانچویں حکمران احمد بن سلیمان (۱۰۸۱-۱۰۴۶ء) حکمران تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نویں فاطمی خلیفہ مستنصر ابوالنجم (۱۰۹۴-۱۰۳۵ء) کے عہد میں پیدا ہوتے اور انہوں نے چھ فاطمی خلفاء کا زمانہ پایا۔ فاطمی خلیفہ عاضد کے آخری ایام حیات میں صلاحی الدین ایوبی نے مصر میں عباسی خلیفہ کے نام کا خطبہ اور سکہ رائج کر دیا عاضد

Marfat.com

کے ساتھ ہی فاطمی خلافت کا خاتمہ ہوگیا۔ ۱۰۸۶ء میں جب شیخ عبدالقادر نو برس کے تھے تو ہسپانیہ کے بنو عباد کی دعوت پر یوسف بن تاشفین نے ہسپانیہ جاکر وہاں کے کمزور مسلمان حکمرانوں کی عیسائیوں کے خلاف مدد کی اور یہ مہم انجام دے کر واپس چلا آیا چار سال بعد ۱۰۹۰ء میں شاہ اشبیلیہ نے یوسف کو ہسپانیہ آنے کی دعوت دی اس نے ہسپانیہ پہنچ کر طلیطلہ کے علاوہ پورا ہسپانیہ عیسائیوں کے قبضے سے آزاد کروالیا۔

خوارزم شاہی:-

وسط ایشیا۔ میں بحیرہ ارال کا جنوبی علاقہ جسے دریائے سیحون (جدید نام آمو دریا) دو۔ حصوں میں تقسیم کرتا ہے قرون وسطیٰ میں خوارزم کے نام سے موسوم تھا اسی لئے اس عہد کے سیاح و جغرافیہ دان بحیرہ ارال کو بحیرہ خوارزم لکھا کرتے تھے۔

حضرت غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی کے زمانے میں خوارزم ایک آزاد و خود مختار ریاست تھی۔ جس کا بانی انوشتگین غزنوی کے حکمران بلکاتگین (۹۷۲-۹۶۶ء) کا غلام تھا۔ ایک زمانے میں وہ سلطان ملک شاہ سلجوق کا طشت بردار رہ چکا تھا ملک شاہ سلجوق نے انوشتگین کو خوارزم کا گورنر مقرر کیا تو وہ خوارزم شاہ کہلایا انوشتگین (۱۰۷۷-۹۷ء) اور اس کا بیٹا اور جانشین قطب الدین محمد (۱۱۲۷-۱۱۵۶ء) مسند آرا ہوا۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر الجیلانی نور اللہ مرقدہ انوشتگین کے عہد حکومت میں تولد ہوتے اور اہل ارسلاں کے دور حکومت میں وصال فرمایا۔

اہل ارسلاں کے بعد اس خانوادے میں چار حکمران ہوتے اور بالآخر ۱۲۳۱ء میں منگولوں کے ہاتھوں اس حکومت کا خاتمہ ہوا مورخین کے مطابق دور عروج میں خوارزم شاہی مملکت وسعت میں سلجوقی ریاست کی ہم پلہ تھی لیکن اس کے عروج کا زمانہ بہت

Marfat.com

مختصر تھا۔

غوث پاک رح کی ولادت (۴۷۰ھ) کے سات سال بعد ۴۷۷ھ میں شیخ الصوفیہ ابو علی الفارمدی رح (مؤلف رسالہ قشیریہ) نے وفات پائی۔

۱۱۶۳ء میں گروہ الموحدین کا حکمران عبدالمومن فوت ہوا تو اس کا بیٹا ابو یعقوب یوسف مسند آرا ہوا اسی ۱۱ اپریل ۱۱۶۶ء بمطابق ۱۰ ربیع الآخر ۵۶۱ھ کو حضور غوث پاک سید عبدالقادر الجیلانی کے بعمر ۹۱ برس واصل بحق ہوئے ان کے مزار پر سلطان سلیمان نے ۹۴۱ھ / میں ایک خوبصورت قبہ تعمیر کرایا جو آج تک زیارۃ گاہ خاص و عام ہے۔

Marfat.com

شجرہ شریف پدری

حضرت سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید عبداللہ بن سید یحییٰ بن سید داوٗد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جیون بن سید عبداللہ محض بن سید امام حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین

شجرہ از جہت والدہ ماجدہ رضؓ

حضرت ام الخیر فاطمہ بنت سید ابو عبداللہ الصومعی الزاہد بن سید ابو الجمال بن سید محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابو عطاء عبداللہ بن سید ابو الکمال عیسیٰ بن سید علاؤ الدین محمد جواد بن امام ہمام علی الرضا بن امام ہمام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام ہمام باقر بن امام ہمام زین العابدین بن سید الشہداء شباب اہل الجنتہ امام حسین بن امیر المومنین و امام الاشجعین امام المشارق و المغارب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

غوث پاک کے نانا حضرت سید عبداللہ صومعی رحمتہ اللہ قصبہ جیلان شریف کے صاحب فضل و کمال زاہد و پرہیز گار مستجاب الدعوات ولی کامل تھے اکثر امور کے واقعہ ہونے سے قبل ہی آپ ان کی اطلاع دے دیا کرتے تھے۔ آپ کی پھوپھی جان سیدہ عائشہؒ بڑی عابدہ، زاہدہ اور مستجاب الدعوات تھیں ان سے بڑی کرامتیں ظہور

Marfat.com

پذیر ہوییں ایک دفعہ قصبہ گیلان میں خشک سالی کا قحط پڑا عوام المسلمین نے بہت دعا کی نماز استسقاء پڑھی مگر بارش نہ ہوئی تمام لوگ ام محمد عائشہؒ کی خدمت میں طلب باران رحمت کے لے حاضر ہوتے تو ام محمد عائشہؒ اپنے صحن میں جھاڑو دے کر دعا فرمائی "اے اللہ ! میں نے جھاڑو دے دی ہے اب پانی برسانی تیرا کام ہے" زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ زور دار بارش برسنے لگی اور لوگ شرابور ہو گئے اور اپنے اپنے گھروں کو پہنچے اس نیک و پارسا بی بی نے طویل عمر پائی اور قصبہ گیلان ہی میں مدفون ہوئیں۔ آپ حسنی اور حسینی سید ہیں نجیب الطرفین ہیں والد ماجد کے سلسلہ نسب سے حسنی ہیں اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں۔ لیکن بعض ناواقف الانساب اور معاندین غوث پاک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ نسب میں معاندانہ رویہ اختیار کر کے آپ کی سیادت سے انکار کرتے ہیں ان انکار کرنے والوں میں سے ایک صاحب کی کتاب کلید مناظرہ ہے اور دوسری کتاب چودہ ستارے ہے فی الحال چودہ ستارے سے وہ اقتباس نقل کرتا ہوں۔

اس کتاب کے مؤلف علامہ نجم الحسن کراروی صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں "شیخ عبدالقادر جیلانی" برادران اہل سنت کے عوام کا خیال ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی ابن جنگی دوست اور بر روایت ابن جنگ دوست سید تھے اور ان کا نسب جناب حسن مثنیٰ ابن حسن بن علی علیہم اسلام تک پہنچتا ہے لیکن ان کے علماء اس سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ امام الانساب احمد بن علی بن حسین بن علی بن منہا اپنی کتاب عمدۃ المطالب طبع بمبئی کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ خود شیخ عبدالقادر نے اپنی سیادت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ان کے بیٹوں نے کہا ہے البتہ اس کی ایجادان کے پوتے قاضی ابو صالح نصر

Marfat.com

بن ابو بکر بن عبدالقادر نے فرمائی لیکن اپنے دعویٰ کے ثبوت میں وہ دلیل لانے سے قاصر رہے یہی وجہ ہے کہ کسی اہل نسب نے آپ کا دعویٰ تسلیم نہیں کیا علامہ دوران سید احمد بن محمد الحسینی نسابہ کتاب شجرۃ الاولیاء میں رقم طراز ہے کہ تمام علماء انساب نے شیخ عبدالقادر کے سلسلہ سیادت سے انکار کیا ہے اور کسی نے بھی ان کے سادات میں ہونے کو نقل نہیں کیا اور خود انہوں نے بھی اپنے سید ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور ان کی زندگی میں کسی اور نے بھی ان کو سید نہیں کہا ان اول من اظہر ھذہ الدعویٰ الباطلۃ ھو نصر ابن ابی بکر بن الشیخ عبدالقادر معلوم ہونا چاہئے کہ اس دعویٰ باطلہ کو سب سے پہلے ان کے پوتے نصر بن ابی بکر نے ظاہر کیا ہے۔ رسالہ صوفی جو سرپرستی خواجہ حسن نظامی منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات سے شائع ہوا تھا اس کے ص ۲، ج ۳ ص ۶ میں لکھا ہے سوم پیر طریقت خواجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں ولدیت آپ کی قدم بہ قدم حضرت عیسیٰ کی ہے سلسلہ نسب آپ کا حضرت عمر فاروق تک پہنچتا ہے۔ امام شبلنجی کا ارشاد ہے کہ آپ کی ولادت ۴۷۰ھ اور وفات ۵۶۱ھ میں ہوئی آپ حنبلی المذہب تھے آپ کی والدہ ام الخیر مقام جیال علاقہ ہے طبرستان کی رہنے والی تھی اس لئے آپ کو عبدالقادر جیلی کہتے ہیں اور جیلانی اعزازی طور پر کہا جاتا ہے۔ نور الابصار ص ۲۱۴ اقتباس الانوار ۲۷ آپ دو کتابوں غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب کے مصنف ہیں۔ تاریخ اسلام ج ۵ ص ۶۳ (چودہ ستارے ص ۱۳۴)

علامہ سید برکت علی شاہ گوشہ نشین وزیر آبادی ولادت ۱۸۸۳ء نے نجم الحسن کراروی سے بہت پہلے یہ بات لکھ دی ہے اور نجم الحسن صاحب نے کلید مناظرہ سے

Marfat.com

یہ نقل کیا ہے مؤلف کلید مناظرہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں "چونکہ آپ کے آباؤ اجداد ہمیشہ شاہی افواج میں اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہے ہیں" آگے لکھتے ہیں "اس وقت بھی سرکار برطانیہ خلد اللہ سلطنتہ کے زیر سایہ قبلہ گوشہ نشین صاحب کے اقرباء اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔" (کلید مناظرہ ص ۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ مؤلف کلید مناظرہ حکومت برطانیہ کے لئے دعائیں مانگ رہا ہے جو برطانیہ کا وفادار ہو وہ اسلام کا وفادار کبھی نہیں ہو سکتا اس لئے غوث پاک رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ لکھا اور اس سے نجم الحسن صاحب نے اخذ کیا وہی الفاظ ہیں وہ لکھتے ہیں "حالات شیخ عبدالقادر گیلانی عمدۃ المطالب امام ال نساب احمد بن علی بن حسین بن علی مہنار مطبوعہ بمبئی ص ۱۱۲ اور عمدۃ المطالب مطبع جعفری لکھنؤ ص ۱۱۱ اور شجرۃ الاولیاء۔ سید احمد بن محمد حسینی نسابہ پر "عبدالقادر۔ جیلانی بن محمد جنگی دوست بن عبداللہ بن محمد یحیٰی بن محمد بن الرومیہ ابن موسیٰ بن عبداللہ وغیرہ لکھا ہے خود شیخ نے کبھی سید ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس کے بیٹوں نے بلکہ سب سے پہلے اس کے پوتے قاضی ابو الصالح نصر بن ابو بکر بن عبدالقادر نے اس امر کا دعویٰ کیا مگر اس کے ثبوت میں کوئی دلیل اور گواہ نہ لا سکا اور نہ کسی اہل نسب نے اس دعویٰ کو تسلیم کیا حالانکہ عبداللہ بن محمد بن یحیٰی ایک مجازی شخص ہے جو ملک مجاز سے باہر نہیں گیا اور یہ نام جنگی دوست عجمی ہے جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ بہر حال چونکہ نسب بغیر صالح اور عادل شہادت کے ثابت نہیں ہو سکتا جس سے قاضی ابو صالح عاجز رہا مزید بر آں شیخ عبدالقادر اس کے بیٹوں نے بھی یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا۔ عمدۃ المطالب ص ۱۱۱ کے حاشیہ پر جنگی دوست کی بجائے چنگ دوست بھی لکھا ہے چنگ گانے بجانے کا باجا ہوتا ہے جس سے

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ چنگ پر گانا بجانا اس کا ذریعہ معاش تھا یا چنگ سننے یا بجانے کا عادی تھی۔ رسالہ صوفی نمبر ۳ جلد ۳ ص ۶ پر ہے کہ تیرے پیر حقیقت حضرت خواجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں ولدیت آپ کی قدم بہ قدم حضرت عیسیٰ کی ہے سلسلہ نسب آپ کا حضرت عمر فاروق تک پہنچتا ہے۔

شجرۃ الاولیاء۔ علامہ سید احمد بن محمد الحسینی میں ہے کہ بعض لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی جو بغداد میں مدفون ہے اور عام لوگ اس کو صاحب مقامات و کرامات بلکہ خدا تک پہنچا ہوا خیال کرتے ہیں اور وہ ان لوگوں میں علم الشرق کے لقب سے مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ سید محمود داؤد کی اولاد کی اولاد سے ہے اور ثبوت میں ایک شعر پیش کرتے ہیں جو ایک نصرانی مرد شیخ سے روایت کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں حسن اور حسین کی اولاد سے ہوں لیکن تمام علمائے انساب نے شیخ کے اس نسب سے انکار کر دیا یہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا علاوہ ازیں شیخ کی زندگی میں کسی اور شخص نے بھی شیخ کو سادات کی طرف نسبت نہیں دی اول جس شخص نے یہ باطل دعویٰ کیا وہ نصر بن ابی بکر بن شیخ عبدالقادر مذکور تھا ناظرین عبارت بالا سے صریحاً ظاہر ہوا کہ علمائے انساب نے شیخ کو کبھی سید تسلیم نہیں کیا خود شیخ نے کبھی سید ہونے کا دعویٰ نہیں کیا شیخ کی زندگی بھر کسی اور شخص نے بھی شیخ کو سید نہیں کہا اور شیخ کے پوتے نے البتہ شیخ سے سید ہونے کا دعویٰ کیا جس میں وہ کاذب قرار دیا گیا" (کلید مناظرہ ص ۳۸۲۔ اس کتاب پر شیعہ علماء کے عالم سید علی الحائر کی تقریظ بھی ہے۔ ان خرافات کی تصدیق کرنے والے علامہ الحائری نے اپنی کتاب مناظرہ "موعظہ حسنہ" کے مقالہ ہشتم میں حضرت غوث پاکؒ کے نسب پر مفصل بحث

Marfat.com

تحریر فرماتی یہ اس کے رد میں سید نہال احمد صاحب مرحوم نے جواب لکھا مؤلف کلید مناظرہ مزید لکھتے ہیں۔

"ناظرین ! شیخ گیلان واقعہ ایران میں پیدا ہوا اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد چلا آیا ان ایام میں شعبدہ اور فری سحر کا عام رواج تھا جیسے کہ پنجاب میں بعض لوگ فقیری لباس پہنے گلے میں دس بارہ تسبیح ڈالے لمبے لمبے سر کے بال شانوں پر ڈالے اور گھوڑوں پر سوار مقام بہ مقام پھرتے ہیں اور جہلا کو اپنے بالوں سے دودھ نکال کر دکھاتے اور ہزار روپیہ بٹورتے پھرتے ہیں شیخ بھی یقیناً ایسا ہی شعبدہ باز تھا اس امر کا قوی ثبوت یہ ہے کہ شیخ کے بارہ میں یہ مقولہ زبان زد خلائق تھا کہ چلو عجمی مرد سے ملاقات کرائیں اور یہ بات کہ عجم ان ایام میں شعبدہ کا مرکز تھا تاریخوں سے صاف ظاہر ہے شیخ کی ماں کا نام ام دار رومیہ تھا۔ (کلید مناظرہ ص ۳۹۲)

مندرجہ بالا عبارات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اہل تشیع غوث پاک کے مخالف ہیں اور انہوں نے غیر مصدقہ و لایعنی باتیں لکھ کر غوث پاک کی سیادت کے متعلق اختراع پردازی کی یہ کہ وہ سید نہیں اور اس نے سید ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ سب باطل ہے کیونکہ قصیدہ غوثیہ میں خود غوث پاک نے فرمایا ہے

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمِخْدَعُ مَقَامِیْ　　　وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِیْ

میں حضرت امام حسن کی اولاد سے ہوں اور باطنی مقام مخدع ہے اور میرا قدم تمام اولیاء البتہ اولین و آخرین کی گردنوں پر ہے۔ شجرۃ الاولیاء نامی کتاب علماء دین کی نہیں یہ بھی جھوٹ کا پلندہ روافض کا مرتب کردہ ہے۔ بہجۃ الاسرار میں ہے کہ قاضی القضاۃ ابو نصر نے کہا کہ میرے والد عبدالرزاق پسر غوث پاک نے بیان کیا تھا کہ میں

Marfat.com

نے (یعنی عبدالرزاق نے) اپنے والد غوث اعظم سے ان کے نسب کے متعلق دریافت
کیا تو انہوں نے جواب میں بیان کیا کہ عبدالقادر ابن ابی صالح جنگی دوست ابن ابو
عبداللہ بن سید یحییٰ الذاہد۔ حضرت محبوب سبحانی کے فرزند ارجمند نے فتوح الغیب
کے ابتداء میں لکھا ہے والدی مؤید الائمہ سیدہ الطائفہ ابو محمد محی الدین
السید عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی ابن ابن صالح جنگی دوست ابن
الامام عبداللہ ابن الامام .یحییٰ الزاھد ابن الامام عبدالمحض ابن الامام
حسن مثنی ابن الامام امیر المومنین سیدنا الحسن السبط ابن الامام اسد
اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب آپ کے فرزند ارجمند نے اپنا شجرہ بھی بتایا
اور اپنے والد ماجد کو حسنی اور حسینی بتایا۔ اس کے علاوہ شیخ شہاب الدین سہروردی کی
شہادت ہمارے لئے کافی ہے کیونکہ آپ نے غوث الاعظم رضی کو بچشم خود دیکھا ہے اور
سلسلہ سہروردیہ کے بانی بھی ہیں اور آپ کا یہ قول شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور
علامہ ظہیر الدین نے فتح المبین میں اور علامہ سید محمد قادری نے اپنی کتاب شکوہ
ولایت الکبریٰ میں اور امام یافعی شافعی نے خلاصتہ المفاخرہ میں نقل کیا ہے وہ لکھتے
ہیں کہ میں نے غوث پاک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے قدم پر ہوں اس سے زیادہ اور کونسی معتبر شہادت اپنی زبان سے
اظہار نسب کے لئے ہوسکتی ہے کیا کوئی بھی غیر شخص جو رسول اللہ صلیہ اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی اولاد میں نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جدی کہہ کر یاد کرسکتا ہے۔
سلسلہ نقش بندیہ کے مسلم بزرگ عارف ربانی مولانا جامی نفحات الانس میں ایک مقام
پر تحریر فرماتے ہیں کہ یکے از مشائخ گوید کہ من و شیخ علی ہیبتی در

Marfat.com

مدرسہ شیخ عبدالقادر بودیم کہ یکے از اکابر بغداد پیش آمد و گفت کہ یا سیدی قال جدک رسول اللہ من دعی الخ کیا کوئی غیر فاطمی نسب والا رسول اللہ کو جدی کہہ کر یاد کر سکتا ہے۔

تفریح الخاطر شریف ص ۴۵ میں ہے قال فی جامع العلوم کان الغوث جالسا علی المنبر للوعظ منزل -- فقال رایت جدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مکانی بوعظ۔ یعنی کتاب جامع العلوم میں بیان ہوا ہے کہ ایک روز غوث پاک منبر پر بیٹھے ہوتے وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک منبر کی سیڑھی کے آخری ڈنڈے پر اتر آتے اور دست بستہ متواضع ہو کر استادہ ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور بدستور وعظ میں مشغول ہو گئے حاضرین میں سے کسی نے اس کیفیت کے متعلق سوال کیا تو غوث پاک نے جواب دیا کہ میرے نانا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے اور منبر پر جلوس فرمایا تو میں ازراہ ادب سیڑھی کے سب سے نیچے ڈنڈے پر اتر آیا اس کے بعد جب حضور کھڑے ہو گئے اور روانہ ہونے لگے تو مجھے اپنی جگہ پر بیٹھنے اور وعظ کہنے کے لئے حکم فرمایا۔ شیخ شہاب الدین کی شہادت کے علاوہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت ہمارے لئے کافی ہے اور یہ سلسلہ چشتیہ کے اکابرین میں شمار ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۵۳۰ھ اور غوث پاک کا وصال ۵۶۱ھ ہے حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی کے خلیفہ اعظم ہیں آپ اپنے ایک طویل قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سیادت از امام حسین است اورا در نسب نامہ حسن از جانب والد حسین از جانب ثانی

علامہ حائری موعظ حسنہ مقالہ سیادت ص ۱۴۳ میں لکھتے ہیں کہ تمام علماء انساب نے غوث اعظم کی سیادت کا انکار کیا ہے اس کا جواب یہ ہے وہ یہ تو بتائیں کہ کون سے علماء انساب نے انکار کیا ہے در حقیقت تمام اکابرین خواہ وہ کسی مسلک سے منسلک کیوں نہ ہوں خواہ وہ حنفی ہو یا شافعی، حنبلی ہو یا مالکی، اہل حدیث ہو یا وہابی ہو یا خارجی جو بھی ہو کسی نے غوث پاک کی سیادت سے انکار نہیں کیا ہے۔ اب اگر غنیہ الطالبین کتاب کی وجہ سے چند رافضی انکار کریں تو ان کا انکار محض تعصب پر مبنی ہے اور فقیر نے کتاب غنیتہ الطالبین کے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے کہ یہ کتاب غوث پاکؓ کی نہیں ہے ہمارے اکابرین جیسے شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ پرھاروی، برخوردار، حافظ ابن حجر فقیر نور محمد کلاچوی وغیرہ نے اس کتاب کے غوث پاک کی طرح انتساب کا انکار کیا ہے کیونکہ آپ کی دوسری کتابوں کے بیانات اس سے مختلف ہیں اور اس کتاب میں موضوعی مواد اور رطب یابس سب کچھ اکٹھا کیا ہے یہ غوث پاک کی شایان شان نہیں اس کتاب کے مضامین آپ کی اپنی کتب کے مخالف ہیں۔ اب اس کتاب کی وجہ سے غوث پاک کی سیادت سے انکار عقلمند کے لئے زیبا نہیں۔ وہ کتابیں جو دنیائے اسلام میں مقبول ترین ہیں اور مسلمان ان حضرات کی تالیفات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان میں چند درج ذیل ہیں۔

(۱) فتوح الغیب از پسر سید عبدالرزاق غوث پاکؓ (۲) شذرات الذہب ابن العماد

Marfat.com

حنبلیؒ (۳) طبقات الکبریٰ امام شعرانیؒ (۴) طراز الذھب علامہ آلوسیؒ (۵) قلائد الجواھر شیخ محمد یحییٰ حنبلیؒ (۶) زبدۃ الآثار شیخ محقق عبدالحق محدثؒ دہلوی (۷) اعلام الاخبار علامہ کفویؒ (۸) الغبط علامہ محدث جلیل ابن حجر عسقلانیؒ شارح بخاری شریف (۹) شجرۃ الانساب علی بن موسیٰؒ (۱۰) طبقات حافظ زن الدینؒ (۱۱) شرح صلواۃ الکبریٰ علامہ شیخ عبدالغنی نابلسؒ (۱۲) ۔بھجتہ الاسرار شیخ نور الدین ابو الحسنؒ (۱۳) الروضہ علامہ ابن ربیعہؒ (۱۴) الکواکب الدریہ فی تراجم سادات الصوفیہ علامہ عبدالرؤف المناوی (۱۵) تفریح الخاطر علامہ شیخ عبدالقادر اربلیؒ (۱۶) نفحات الانس مولانا جامیؒ (۱۷) فتح المبین علامہ ابو الظفر ظہیر الدینؒ (۱۸) معمولات مظہریہ مرزا مظہر جانانؒ (۱۹) تاریخ المختصر امام عبداللہ الیمنی الشافعیؒ (۲۰) تتمہ روض الریاحین علامہ شیخ عفیف الدین شافعیؒ (۲۱) نور الابصار علامہ شبلنجی (۲۲) نزہتہ الخاطر علی سلطان قاری (۲۳) کتاب الانساب علامہ نسابہ ابو التوفیق وغیرہ۔ مومن مسلمانوں کے لئے تو یہ کافی ہے اور منکر کے لئے تو دفتروں کے دفتر بھی بیکار ہیں۔

کلید مناظرہ چودہ ستارے، موعظ حسنہ علامہ حرائری سے۔بہت پہلے حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد مرید محی الدین القادری العفوری النوشہروی کے ساتھ بمبئی میں ایک واقعہ پیش آیا تھا کہ دمشق سے کمال الدین رفاعی آیا ایک روز قاضی صاحب سے فارسی کی کتب پڑھ رہا تھا کہ اس نے غوث پاکؒ کی سیادت سے انکار کیا اور حوالہ میں عمید الدین نحفی کا حوالہ دیا رات آپ نے غوث پاک کو خواب میں دیکھا اور آپ نے غوث پاک سے پوچھا تو انہوں نے قاضی محبوب کو بتایا کہ رفاعی کو سبق نہ پڑھاؤ پس قاضی صاحب نے علم الانساب کی کتابیں سامنے رکھ کر ایک مبسوط کتاب بنام حجۃ

البیضاء فی رد اهل الطغیٰ المنسوب بمناقب الغوثیہ فی الرد الرفاعیہ الدمشقیہ لکھی جو کہ ۳۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

قاضی مرید محی الدین نوشہروی لکھتے ہیں کمال الدین نام رفاعی از دمشق در بمبئی رسیدہ بود و در باطن انکار از نسب شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ داشت و ظاہرا دعویٰ میکرد و میگفت کہ مرتبہ جناب سید احمد کبیر رحمہ اللہ علیہ اعلیٰ و بہتر است از جمیع طرق خواہ نقش بندی خواہ چشتی خواہ سہروردی و در نزد من درس میخواند کتب فارسی شبی دعوت مولود شریف دار و بخانہ اش حاضر شدیم نام جناب محبوب سبحانی را آخر گرفت و بر سلام بر خواسیتم در سلام مولود شریف اسم جناب سید احمد کبیر را ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکجا گرفت بعد از تمام دعا استفسار در مجلس عام از و شان کردم کہ در سلام مولود شریف خاص باسم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواندہ میشود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم را دخل نیست ایں ہمراہ کردن جناب سید احمد کبیر رحمہ اللہ علیہ از کجاست بعد ازاں گفت کہ جناب سید احمد رحمہ اللہ علیہ افضل از ہمہ اولیاء اللہ است تاکہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ و مباحث ہمراہ آن کردم تاکہ نوبت بحقان رسید از آنجا آمدم گفت مولوی صاحب بر من افترا کردہ است گفتم خوب نوشتہ بمہر خود کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سادات اند و قدم ایشان را کل اولیاء اللہ کرام قبول

Marfat.com

کردہ اند و وضع رقاب نمودہ اند نوشتہ نداد و صحبتش را و تدریس آنرا
ترک کردم تا کہ شب جمعہ ہفدہم ماہ ربیع الثانی در بمبئی در مسجد
نل بازار بخواب بودم در ۱۳۰۹ھ ہزار وسہ صدونہ بعد از نصف شب در
خواب بجمال باکمال بلقای پر ضیائی حضرت شیخ الاسلام والمسلمین
غوث الثقلین قطب الخافقین محبوب سبحانی غوث صمدانی عارف حقانی
حضرت شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
مشرف شدم دیدم کہ مرد بیسار نورانی پیوست آبرو کشادہ دستار
جناب گوشت چپ گزاشتہ اندر جبہ سفید پوشیدہ اند و ریستادہ اند
برخاستم و در دست مبارک ایشان دو کتاب ست و دستہای مبارک
ایشان بسیار ملائم مانند بریشم و دیدم دو کتاب است یکی کان کہ
بعرض یک بالشت و چہار انگشت و بدرازی مقدار دو بالشت و بہ
غفصی یعنی حجم آں بقدر بست جزء و کتاب خورو بعرض ہشت
انگشت و بدرازی یک بالشت و حجم آں بقدر دو جزو فرمودند کہ
بگیر ایں ہر دو کتاب را کتاب کلاں مناقب من است و کتاب خورد
مناقب سید احمد کبیر رفاعیؒ و تو خواہی نشت طبع خواہی کرد و ایں
مرد کمال نام کار است از یں غافل مباش و ایں را تعلیم نہ کن در ایں اثناء
از خواب بیدار شدم (حجتہ البیضاء فی رد اہل الطغی ص۲)

ترجمہ عبارت بالا:-

کمال الدین رفاعی نام والا ایک شخص دمشق سے بمبئی پہنچا اور وہ اپنے اندر نسب

Marfat.com

شریف غوث الثقلین کا انکار کرتا تھا اور ظاہر میں یہ دعوی کرتا اور کہتا تھا کہ سید احمد کبیر کا مرتبہ تمام طرق خواہ نقش بندی یا چشتی، سہروردی سے اعلیٰ و بہتر ہے اور وہ مجھ سے فارسی کی کتب پڑھتا تھا ایک دفعہ اس نے مولود شریف میں مدعو کیا اور میں اس کے گھر حاضر ہوا غوث پاک کا نام آخر میں لے کر سلام مولود کے لئے ہم کھڑے ہو گئے اس نے حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے نام کے ساتھ حضرت سید احمد کبیر کا نام اکٹھا کر لیا دعا کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ مولود شریف میں حضور علیہ الصلواۃ کا نام لیا جاتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی اس میں داخل نہیں تو یہ حضرت سید احمد کبیر کو حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ ملانا کیا معنی رکھتا ہے اس نے کہا کہ سید احمد کبیر رحمتہ اللہ علیہ تمام اولیاء میں افضل ہے یہاں تک کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بھی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہم ایک دوسرے سے خفا ہو گئے وہاں سے میں آیا اور اس نے کہا کہ مولوی صاحب نے مجھ پر افترا کیا ہے تو میں نے کہا کہ اچھا اس بات کو لکھ دو کہ غوث الثقلین سادات سے ہیں اور تمام اولیاء اللہ سے افضل ہیں اور آپ کا قدم تمام اولیاء کرام نے قبول کیا ہے اس نے یہ نہ لکھا تو میں نے اس سے ترک صحبت کر لی او ر کو درس دینا چھوڑ دیا تو جمعہ کی رات ماہ ربیع الثانی کے ساتویں روز ۱۲۰۹ھ کو جا مسجد نل بازار میں میں نے خواب دیکھا اور آدھی رات کے بعد حضرت غوث الثقلین کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوا کہ ایک نورانی شخص جس کا ماتھ کشادہ ہے اور ابرو ملے ہوتے ہیں اور رنگ گندمی سرخ و سفید سیب کی طرح کالی آنکھیں اور اچھا چہرہ اور دستار سبز اس کے سر پر ہاتیں گوشی کی طرف رکھا ہوا تھا سفید جبہ پہنا ہوا تھا اور کھڑا تھا میں اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا اس

Marfat.com

کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں اور آپ کے ہاتھ ریشم کی طرح بہت ملائم تھے اور میں نے دیکھا کہ دو کتابیں ہیں ایک بڑی اور دوسری چھوٹی، بڑی کتاب کا عرض ایک بالشت اور چار انگشت کے برابر اور لمبائی تقریباً دو بالشت اور حجم میں بیس جز کے برابر تھی اور چھوٹی کتاب کی لمبائی ایک بالشت اور عرض آٹھ انگشت کے برابر تھی اور حجم میں دو جز کے برابر تھی آپ نے حکم دیا کہ اس کو پکڑو بڑی کتاب میری مناقب کی ہے اور چھوٹی کتاب مناقب سید احمد کبیرؒ کی ہے اور اگر چاہتے ہو تو لکھو کہ یہ شخص کمال نامی مکار ہے اس سے غافل نہ رہو اور اس کو مت پڑھاؤ اس وقت میں خواب سے بیدار ہوا اس واقعہ کے بعد میں چہار کتابوں کا مطالعہ کیا رفاعیہ کی کتابوں سے اور ان میں لکھا کہ حضرت غوث الثقلین کا نسب بعلی مرتضیٰ سے ملتا ہے تو میں نے کوشش کی اور اثبات صحت نسب شریف کے متعلق دو سو ایک کتب مطالعہ کیں اور ان تمام معتبر کتب میں لکھا تھا کہ حضرت غوث الثقلین حسنی اور حسینی سید ہیں۔

امام عبداللہ یافعیؒ اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا ملا علی قاری اور شیخ محمد بن یحییٰ المنادی الحنبلی و امام شعرانی و شیخ علی شطنونی و سید مومن شلبنجی اور باقی کتابوں میں حضرت غوث الثقلین کے نسب شریف کو حسنی اور حسینی سید تحریر کیا ہے ملا علی قاری اپنی مشہور کتاب نزھتہ الخاطر میں ایک مقام پر حضرت غوث پاکؓ کے نسب سیادت کی تصدیق کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

فلا حاجتہ لاقامتہ الدلیل علی ھذا النسب الشریف الواضح البرھان الثابت البنیان المشھور فی کل مکان کما قال الشاعر فلا تصحح فی الاعیان شئی

اذا احتاج النھار الی دلیل

Marfat.com

یعنی اس نسب شریف پر کسی دلیل کی حاجت نہیں ہے کیونکہ نسب واضح البرہان ثابت البنیان اور ہر مقام پر معروف و مشہور ہے اور اگر روز روشن کو بھی محتاج دلیل سمجھ لیا جائے تو پھر کوئی شی اعیان میں درست نہیں ہو سکتی۔

اہل تشیع کی قابل فخر ہستی جن کو شہنشاہ ایران ناصر الدین قاچار شیعی بایں الفاظ خطاب کرتے ہیں "جناب محاسن و محامد آداب فواضل و فضائل نساب سلالہ دود ماں مصطفوی و نخبہ خاندان مرتضوی" دی رائٹ آنریبل سر سید امیر علی رضوی ایم اے بار ایٹ لا۔ پریوی کونسلر کی ہے جو اسلامیات کے مضمون میں خاص عالمگیر شہرت کے محقق عظیم و جلیل مانے جاتے ہیں اپنی مشہور و معروف تصنیف اسپرٹ آف اسلام میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

ترجمہ انگریزی۔ اہل سنت حضرت عبد القادر جیلانی کے بے حد و حساب ثنا۔ و منقبت بیان کرتے ہیں اور ان کی تعظیم بافراط کرتے ہیں اور انہیں غوث اعظم و محبوب سبحانی و قطب ربانی کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں غوث اعظم عالم باطن اور نسباً فاطمی تھے علماء اور درویشان باصفا میں ان کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے (صفحہ ۳۱۴) مناقب غوثیہ فی رد الرفاعیہ الدمشقیہ سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں امام علامہ شیخ الاسلام زین الدین ابو الفرج عبد الرحمان ابن الامام شہاب الدین احمد بن رجب الحنبلی البغدادی ثمہ الدمشقی اپنی کتاب طبقات حنبلی اصحاب میں ذکر کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضرت مولانا و سیدنا سید الاولیاء۔ و امام الاصفیاء۔ السید ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی الحسینی رضی اللہ عنہ ھو سید عبدالقادر بن سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست ابن السید عبداللہ الجبلی ثم البغدادی۔۔

Marfat.com

صاحب موصوف نے غوث الاعظم کو سید کہا اور ان کا شجرہ ہی ساتھ لکھ دیا۔ فقیہ النبیہ علامہ امام الاکمل ابو عبداللہ السید حسن بن عبدالرحمان لاھدل الحسینی الیمنی الشافعی اپنی تاریخ المختصر میں حوادث کا ذکر کرتے ہوتے لکھتے ہیں عند ذکر حوادث سنہ ۱۵۶ مانصحہ و فیھا توفی قطب الاولیاء محی الدین السید عبدالقادر ابن السید ابی صالح موسیٰ ابن السید عبداللہ بن السید یحییٰ الزاہد الخ اس میں بھی غوث الاعظم کو سید لکھا ہے۔ امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ مرات الجنان میں لکھا ہے قطب الاولیاء الکرام شیخ الاسلام رکن الشریعت و علم الحقیقۃ و واضح اسرار الحقیقۃ حامل رایتہ علماء المعارف و المفاخر شیخ الشیوخ و قدوۃ الاولیاء العارفین الاکابر استاذ الوجود ابو محمد السید محی الدین عبدالقادر بن السید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست الجیلی الحسنی الشریف قدس سرہ و نور ضریحہ امام یافعی نے بھی غوث الاعظم کو سید لکھا ہے۔ امام عبدالرؤف مناوی نے طبقاۃ الکبریٰ میں لکھا ہے السید عبدالقادر بن السید موسیٰ بن السید عبداللہ بن السید یحییٰ الزاھد الجیلانی الحنبلی من ذریتہ الامام سیدنا الحسن السبط رضی اللہ عنہ۔ امام مناوی نے بھی غوث پاک رضی اللہ عنہ کو سید لکھا ہے۔ شیخ مدقق ابو عبداللہ محمد بن احمد المسناوی الکری نے نتیجتہ التحقیق فی بعض اھل الشرف الوثیق ذکر بعض الحفاظ الجیلانی الحسنی الحسینی امام طبری نے بھی غوث الاعظم کو سید لکھا ہے۔ حافظ ابو سعید عبدالکریم الحنابلتہ۔

امام سمعانی نے بھی اپنی تاریخ میں غوث پاک رضی کو سید لکھا۔ علامہ محب الدین محمد بن النجار بھی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں السید عبدالقادر بن السید ابی صالح جنگی

Marfat.com

دوست۔ علامہ محمد بن شاکر بن احمد نے فوات الوفیات یعنی تاریخ ابن خلکان میں لکھا ہے السید عبدالقادر الجیلانی ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست۔ امام عبدالوھاب الشعرانیؒ نے لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں لکھتے ہیں۔ ومنھم ابو صالح سیدی عبدالقادر الجیلی رضی اللہ عنھم و ھو ابن موسیٰ۔ الحسن ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھم۔ امام شعرانی نے علی ابن ابی طالب تک شجرہ بھی لکھا ہے حضرت العلامہ عفیف الدین عبداللہ بن اسعد الیمنی الشافعیؒ نے روض الریاحین فی حکایات الصالحین میں غوث الاعظمؓ کو سید لکھا ہے حضرت ابن المعاد الحنبلی شذرات الذھب میں لکھتے ہیں نسبہ الی الامام الحسن رضی اللہ عنہ۔ امام برزنجی المفتی الشافعیہ نے مولد النبوی میں غوث الاعظم کو سید نقل کیا ہے امام محمد امین با احمد ٹینوسی المالکی نے ریاض البساتین میں غوث الاعظم کو سید تحریر کیا ہے یہ حوالے مرید محی الدین نوشہروی نے مناقب غوثیہ میں لکھا ہے۔

مندرجہ بالا مصدقہ حوالہ جات کے ہوتے ہوئے روافض نواصب کی پرزہ سرائیاں کیا معنی رکھتی ہیں نام نہاد دین و ایمان سے عاری ڈاکٹر صاحبان سبحانی سماوی وغیرہ کے مقالات ان کی ذہنی و قلبی پریشانی و راہ حق سے روگردانی کے آئینہ دار ہیں وہ راہ ہدایت نہیں پاسکے بلکہ چاہ ضلالت میں غوطہ زن ہیں جن کے علم و عقل میں یہ بھی نہ آسکا کہ شہباز لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی اولیٰ ہیں یا حضرت امام موسیٰؑ کاظم جو مدعی علم حضرت امام موسیٰ کاظم مرید علیہ السلام کی جیسی شخصیت کے تعارف سے نابلد رہا ہو اصحب النار واسلمتہ الجنہ کے عرفان سے عاری ہو۔ اس کی جہالت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل بات نہیں۔ ان کے نفس امارہ نے انہیں صرف اس تلبیس ابلیس وبدفہمی میں مبتلا

Marfat.com

کہتے رکھا کہ ازہر شریف کے علما۔ میری تعریف کرتے نہیں تھکتے تھے اور بالآخر ان کے نفس امارہ نے ان کی روافض کے حوض علمیہ کے طالب علموں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور کردیا وہ خود معترف ہیں کہ "ارے میں وہی تو ہوں جو کچھ دنوں پہلے مصر میں مانا ہوا عالم تھا اپنے اوپر فخر کرتا تھا ازہر شریف کے علما۔ میری تعریف کرتے تھکتے نہیں تھے۔ اور آج میں اپنے کو مغلوب شکست خوردہ محسوس کررہا ہوں۔ وہ بھی کن کے سامنے جن کو ہمیشہ غلطی پر سمجھا کرتا تھا میں لفظ شیعہ کو گالی سمجھتا تھا"

(پھر میں ہدایت پاگیا صفحہ ۵۳)

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ جب ایمان سلب ہوجاتے تو عقل و شعور بھی از خود ساتھ چھوڑ دیتے ہیں ان کی سمجھ میں یہ بات بھی نہیں آرہی کہ غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی ایرانی النسل تھے۔ جیلان میں پیدا ہوتے عرب نہیں تھے لہذا وہ سید آل رسول کیسے ہوسکتے ہیں۔

کاش وہ کسی صاحب علم و عرفان ولی کامل سے ملے ہوتے تو وہ ان کو مقام آل و اصحاب مصطفیٰ و منصب غوث الوریٰ کا عرفان عطا فرما کر راہ ہدایت دکھا دیتے افراط و تفریط کی بھول بھلیوں سے نکال کر راہ اعتدال پر گامزن کردیتے مگر یہ تو اپنے اپنے نصیبوں کی بات ہے۔

Marfat.com

بزرگان دین کی بشارتیں

آپ کی ولادت سے قبل مشائخ کبار رحمہم اللہ آپ کی ولادت کی بشارتیں دیتے تھے۔ جن میں سے چند درج کی جاتی ہیں۔

(۱) امام عسکریؓ۔ حضرت امام حسن عسکریؓ نے اپنا سجادہ (مصلہ) حضرت غوث اعظمؓ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے ایک مرید کو دیا اور کہا کہ اس کو بہت حفاظت سے رکھنا اور اپنے وصال کے وقت کسی معتمد اور وصال کے وقت کسی معتمد اور معتبر شخص کو دینا اور اسے وصیت کرنا کہ وہ بھی وصال وقت کسی دوسرے معتمد شخص کو دے دے حتیٰ کہ غوث اعظم جن کا نام مبارک شیخ سید عبدالقادر جیلانی الحسنی ہو گا ظاہر ہوں گے یہ ان کی امانت ہے ان کو یہ پہنچا دینا اور میرا اسلام کہنا۔ پانچویں صدی تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔

(۲) حضرت جنید بغدادی۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے غیب سے معلوم ہوا کہ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے ایک قطب عالم ہو گا جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر ہو گا اس کی گیلان میں پیدائش ہوگی اب خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اطہار میں آئمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر ان کا قدم ہو گا (تفریح الخاطر ص ۲۶)

(۳) حضرت حسن بصریؒ۔ محمد بن احمد سعید بن ذریع الزنجانی قدس اسرہ النورانی نے اپنی کتاب روضۃ النواظر و نزہتہ الخواطر کے باب ششم میں ان مشائخ کا جنہوں نے

Marfat.com

حضرت سیدنا غوث اعظمؓ کی قطبت کے مرتبہ کی شہادت دی ہے ان کا تذکرہ فرماتے ہوتے رقم طراز ہیں کہ آپ سے پہلے اولیاء میں سے کوئی بھی حضرت کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ کی آمد کی بشارت دی حضرت حسن بصریؒ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت محی الدین قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی کے زمانے مبارک تک بالوضاحت آگاہ فرمایا کہ جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادرؓ کی خبر دی ہے (تفریح الخاطر ص ۱۲)

(۴) حضرت شیخ ابو احمد عبداللہ الجونی قدس سرہ النورانی :۔ آپ نے ۴۶۸ھ میں کوہ مرد میں اپنی خلوت میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلاد عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت شہرت ہوگی اس کو تمام اولیاء الرحمان کے نزدیک مقبولیت تامہ حاصل ہوگی اس کے وجود سے اہل زمانہ شرف حاصل کریں گے اور جو اس کی زیارت کرے گا نفع اٹھائے گا (بہجتہ الاسرار)

(۵) حضرت شیخ محمد جنکی رحمتہ اللہ علیہ :۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر کامل شیخ ابوبکر بن ہوارا علیہ الرحمتہ سے سنا کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں (۱) حضرت معروف کرخیؓ (۲) امام احمد بن حنبلؒ (۳) حضرت بشر حافیؓ (۴) حضرت منصور بن عمارؓ (۵) حضرت جنید بغدادیؓ (۶) حضرت سری سقطیؓ (۷) حضرت سہل بن عبداللہ تستریؓ (۸) حضرت سید عبدالقادر جیلانیؓ۔ آپ سے پوچھا گیا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی کون ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ شریف عجم میں سے ایک شخص بغداد شریف میں آ کر سکونت اختیار کرے گا اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا اور وہ شخص اوتاد، افراد، اور اقطاب زمانہ ہوگا۔

Marfat.com

حصول علم کے لئے سفر اور اس میں ایک ایمان افروز واقعہ

آپ سترہ برس کی عمر میں علوم مروجہ سے فارغ التحصیل ہو گئے ایک دفعہ جب آپ نے علم دین کے مزید حصول کے لئے اپنی والدہ سے اجازت چاہی تو والدہ نے چالیس دینار واسکٹ میں سی دیئے اور کہا بیٹا جاؤ اللہ کریم کے سپرد کرتی ہوں مگر ایک بات یاد رکھنا کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا جب وہ قافلہ ہمدان سے گزرا تو اچانک ساٹھ ڈاکوؤں نے اس قافلہ کو گھیر لیا ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا تمہارے پاس بھی کچھ ہے آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے فرمایا ہاں میرے پاس بھی چالیس دینار ہیں ڈاکو مسکرایا اور یقین نہ کیا بالآخر ایک اور ڈاکو آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا تو ڈاکوؤں کے سردار احمد بدی نے کہا کیوں لڑکے تمہارے پاس بھی کچھ ہے آپ نے فرمایا میری والدہ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا آپ کے یہ پاکیزہ الفاظ سن کر سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا افسوس! تم نے تو اپنی والدہ کے کہنے کا اتنا احترام کیا مگر ہم اپنے مالک ذوالجلال والاکرام کے احکام ہی سے منحرف ہیں یہ کہہ کر ڈاکوؤں کا سردار احمد بدوی حضرت کے قدموں پر گر پڑا لوٹ مار سے توبہ کی اور سارا مال قافلے والوں کو واپس کیا۔

۴۸۹ھ میں جب خلیفہ المستنصر باللہ کی حکومت تھی آپ بغداد پہنچے اس وقت بغداد

Marfat.com

علم کا مرکز تھا جہاں علوم و فنون کا دریا موجزن تھا آپ مدرسہ نظامیہ میں داخل ہو گئے ابو ذکریا یحییٰ تبریزی سے علوم ریاضی، منطق انشاء، معقولات حاصل کئے علم ادب شیخ ذکریا بن علی سے پڑھا حضرت ابو سعید عبدالکریم اور شیخ ابو غالب محمد بن حسین باقلی علامہ ابو غنائم محمد جیسے بلند پایہ علماء سے سند حدیث حاصل کی علم فقہ حضرت ابو سعید مبارک مخزومی الحنبلی سے سیکھا جو فقہ حنبلی کے امام وقت تھے ابوالوفاء علی عقیل ابو محمد بن حسین سے علم فقہ حنفی پڑھا اور علم تفسیر ابو القاسم علی ابو یحییٰ عبداللہ سے حاصل کی اس طرح بارہ برس تک باوجود غریب الوطنی ہونے اور مصائب و آلام برداشت کرنے کے علوم دینیہ کی تحصیل فرمارہے تھے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ کے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کو دیکھ کر علامہ ابو سعید نے انہیں اپنے مدرسہ میں صدر المدرسین کے عہدہ پر مقرر کیا اور خود گوشہ نشین ہوئے۔

میرے غوث پاک کا اصل مقام تو تلامیذ الرحمان کی سرداری کرنا تھا مگر دستور دنیا کے عین مطابق اکتساب علم شریعت ظاہراً کرنا پڑا۔ اس طریقہ کار سے تو صرف انبیاء کرام ہی مستثنیٰ ہوتے ہیں ورنہ ہر ولی اللہ کو کسی نہ کسی مرشد کامل و استاد ماہر کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کرنا پڑتا ہے چنانچہ اسی مسلمہ اصول کے تحت آپ بھی ۴۸۸ھ میں وارد بغداد ہوئے اور گیارہ برس یعنی ۴۹۰ھ تک علمائے بغداد سے تمام علوم عقلیہ و نقلیہ و روحانیہ حاصل کئے مگر کن حالات میں جناب اختر حسین شیخ صاحب ان حالات و واقعات کی نقشہ کشی درج ذیل الفاظ میں مگر بڑے ہی عارفانہ و بصیرت افروز انداز میں کرتے ہیں۔

"غوث پاک کی ذات بابرکات کا اعجاز تھا کہ جب انہوں نے بغداد میں قدم رنجہ فرمایا

Marfat.com

تو ابلیس صفت علماء سوء کے چراغ گل ہو گئے۔ امام تقی الدین اپنی شہرہ آفاق تصنیف "روضتہ الابرار" میں رقمطراز ہیں کہ جب آپ نے بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا تو خضر علیہ السلام نے بحکم خداوندی غوث پاک کے گوش گزار کیا جس کی رو سے سات برس تک فصیل شہر کے باہر لب دریا آپ نے قیام فرمایا۔ یہی سات برس کا دورانیہ مجاہدات ریاضات شاقہ فقر و فاقہ اور تحصیل علم لدنی کے اعتبار سے سات زمانوں پر بھاری ہے دریا کے کنارے اگنے والی سبزیوں سے غذا حاصل کرتے رہ۔ جس سے جسم و جان والا رشتہ تو برقرار رہا مگر گردن سے سبز رنگ جھلکنے لگا اس کے علاوہ جن آزمائشوں سے ان کو گزرنا پڑا چشم تصور و احساس سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ایک شب غوث پاک ورد و وظائف میں مشغول تھے کہ ایک سراپا حسن جہاں سوز دوشیزہ اپنے نسوانی ہتھیاروں سے مسلح ان کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ یہ ایسا ابلیسی وار تھا جس سے بچنا پیغمبری شان کے مترادف تھا یوسفؑ بھی اس آزمائش سے گزرے تھے لیکن ہم جانتے ہیں کہ قرآن میں ان کی سلامتی کو برہان ربی سے مشروط کیا گیا ہے اگر وہ خدا کی برہان نہ دیکھتے تو ظلم کا ایسا پہاڑ ٹوٹ پڑتا جس کے تصور ہی سے ہر مومن کانپ جاتا ہے۔

خاتون بے حیا تو کون ہے اور یہاں تیرا کیا کام ہے؟ غوث پاکؓ نے قہر آلود نگاہوں سے حسن جہاں سوز سے پوچھا" یہ بھول جائیں کہ میں کون ہوں میں تو آپ کی تشنگی مٹانے آئی ہوں" اس دوشیزہ نے تبسم کی بجلیاں گراتے ہوئے کہا ساری بات پل بھر میں صاف ہو گئی۔ دوشیزہ کا مخاطب بھی کوئی معمولی انسان نہ تھا در دا دولی اللہ تھا اور ولی بھی ایسا جو اپنی مثال آپ تھا" اچھا تو تم دنیا ہو جو ابلیس لعین ساکت کرنے کے

Marfat.com

بعد مجھے یادالہی سے غافل کرنے آئی ہو" غوپاک نے صورت حال کی وضاحت کر دی۔ مگر محترمہ میرا جواب بھی وہی ہے جو میرے جداعلیٰ علی المرتضیٰ کا تھا میں تمہیں تین طلاقیں دے چکا ہوں اب میری نظروں سے دفع دور ہو جاورنہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں ذبح کردوں گا یہ سنا تھا کہ وہ سجی سنوری دوشیزہ روتی پیٹتی غائب ہو گئی واپس جاتے وقت اس کی صورت اتنی مکروہ تھی کہ اگر ایک عام آدمی بھی اسے پاتا تو سامان دنیا کو واقعی طلاق بائن (غیر رجعی) دے دیتا آخر کا ایک شب ندائے غیبی نے مژدہ سنایا "عبدالقادر! اب تم بغداد میں داخل ہو سکتے ہو"

فصیل شہر سے باہر لب دریا سات برس تک قیام کی وضاحت کوئی دشوار مرحلہ نہیں شہر کے اندر جو طوفان بد تمیزی بپا تھا اس کا قلع قمع کرنے کے لئے سالار جیش کی تربیت بے حد ضروری تھی تاکہ کہیں پائے استقامت میں لغزش نہ آجائے۔ غوث پاک نے آنحضرت کے نقش پا پر چل کر جو فریضہ ادا کرنا تھا وہ کوئی آسان کام نہ تھا۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

فصیل شہر سے باہر سات برس قیام والی روایت کی سچائی زیر بحث نہیں مناقب غوث کی مستند کتب میں یہ موجود ہے۔ بہر حال ارشاد رسالت مآب کے عین مطابق جیلان کا غریب الدیار مفلس طالب علم بغداد میں داخل ہوا اور مدرسہ نظامیہ میں اکتساب علم میں مصروف ہو گیا اسے بغداد کی بلند مرتبہ یونیورسٹی کہا جائے تو مبالغہ

Marfat.com

آرائی نہ ہوگی۔ کیسے کیسے یگانہ روزگار اساتذہ بیک وقت علم و آگہی کی قندیلیں روشن کئے بیٹھے تھے۔ درس گاہ کا گوشہ گوشہ بقعئہ نور ہورہا تھا ادب و تفسیر کی بات چلتی تو پھر چلتی ہی رہتی۔ ابو ذکریا تبریزی دنیائے ادب کا مہر پر تنویر تھا کہ

جب بھی اس کی بات چلی ہے
ساری ساری رات چلی ہے

کی منہ بولتی تصویر فقہ و اصول کے آفتاب عالمتاب علی ابن عقیل حنبلی اور ابو الحسن محمد بن قاضی ابو العلی حنبلی۔ پھر شیخ ابو الخطاب محفوذ الکلو ذاتی مشائخ حدیث میں ابو البرکات طلحہ العاقولی۔ ابو الغنائم محمد بن علی میمون الفرسی ابو عثمان اسماعیل بن محمد الاصبہانی۔ ابو طاہر عبدالرحمان۔ ابو غالب الباقلانی۔ ابو العزبن المختار الہاشمی اور ابو منصور عبدالرحمان القراز۔ گویا سارے عراق کی علمی شخصیات کا جھرمٹ تھا کہ بغداد کی اس درسگاہ کو فیض یاب فرما رہا تھا بے شک مدرسہ نظامیہ مینارہ نور کا درجہ رکھتا تھا مگر جیلان کے دور افتادہ مقام سے روشن جبین طالب علم نے جب اس چار دیواری میں قدم رکھا تو در و دیوار نے اہلاً و سہلاً مرحبا کہا مگر افسوس کوئی ایک حیوان ناطق بھی اس آنے والے کے مقام و مرتبہ کو پہچان نہ پایا جس طرح دوسرے تہی داماں طالب علم چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہے تھے اس دنیاوی بے سروسامان کو بھی تہ سنگ آسیا ہونا پڑا۔

فصلوں کی کٹائی کا موسم آیا تو حسب دستور طلباء دیہاتوں کی جانب نکل پڑے تاکہ

Marfat.com

اپنے اپنے مقدر کی مہر لگے اناج کے دانے اکٹھے کر لاتیں اور دوران تعلیم آتش شکم ٹھنڈی کرتے رہیں، کیسی ستم ظریفی تھی وہ جو غوث الثقلین کے مقام و مرتبہ پر فائز ہونے والا تھا اسے بھی ان کاسہ گدائی والوں کا ساتھ دینا پڑا۔ بغداد کے نواحی گاؤں یعقوبا پہنچے تو ایک زمیندار شریف یعقوبی کی چشم حیراں نے قوس قزح کے رنگوں کو پہچان لیا کرگسوں میں شاہین کو پہچاننا اگرچہ کوئی حیرت انگیز کارنامہ نہیں پھر بھی شریف یعقوبی کو داد نہ دینا بخل سے کام لینے والی بات ہے۔

"فرزند! تمہارا نام کیا ہے اور کس خاندان کے روشن چراغ ہو" زمیندار نے اپنے تجسس کی پیاس بجھائی "بندے کو عبدالقادر کہتے ہیں اور خاندان کی عظمت کا اعتراف روزانہ پانچ مرتبہ کرہ ارض کے گوشے گوشے سے ہوتا ہے" طالب علم نے چوکا دینے والا جواب دیا۔

"بیٹا نجیب الطرفین مردان خدا، دست سوال دراز نہیں کیا کرتے زمانے کو دست نگر بناتے ہیں" زمیندار نے بڑی رسان سے کہا "اس گھرانے کے لوگ تو منگتوں کو سلطنتیں عطا کرتے ہیں مگر شاید لوح محفوظ پر اسی طرح مرقوم ہے"

اس پل اس گھڑی کے بعد آپ نے درس گاہ کے اس دستور پر خط تنسیخ کھینچ دیا اور اناج حاصل کرنے والے طلباء کا ساتھ چھوڑ دیا مگر اس کا کیا علاج کہ طالب علم کو دوسرے طلباء کی طرح بھوک پیاس ستاتی تھی اور ظاہری وسائل سے دامن یکسر خالی تھا یہ بھی تو جد اعلیٰ کے نقش قدم پر چلنا تھا کہ کائنات کا سب سے بڑا انسان رحمت مجسم گداؤں کو ہفت اقلیم کی دولتیں لٹانے والے کے اپنے گھر میں چولہا اکثر و بیشتر ٹھنڈا ہی رہتا تھا جن کے مراتب بلند ہوں ان کی آزمائشیں بھی پہاڑوں ایسی بلند ہوتی ہیں۔

Marfat.com

"بھائی! ڈیڑھ روٹی بطور قرض دے دیا کرو۔ قدرت ہوتے ہی قرض چکا دوں گا"
ایک قریبی نان فروش سے بات اس لب و لہجے میں کی گئی کہ ان پڑھ نانبائی کا کلیجہ کٹ کے رہ گیا

"جان عزیز! جب چاہیں اور جو چاہیں لے جایا کریں" نانبائی آبدیدہ ہو گیا۔ آنسوؤں کی دھند کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ صاف دکھنے والی ہستی کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے اسی طرح لرزاں لہجے میں مدعا گم ہو جاتا ہے اور الفاظ کا پیرہن نامناسب رہ جاتا ہے کچھ عرصہ اس کشمکش میں گزرا۔ نانبائی کا قرض بڑھتا گیا اور غوث پاک کی تفکیر میں اضافہ ہوتا چلا گیا بالآخر یہ قرض "صراف قدر" کی مہربانی سے ادا ہوا۔ (وہ ہستی جو بطور خاص اولیاؤں کا قرض چکانے کے لئے منجانب اللہ مقرر ہوتی ہے صراف قدر کہلاتی ہے) آپ کو سونے کا ایک ٹکڑا مہیا کیا گیا اور نانبائی کے قرض سے سبکدوشی ہوئی جبین نیاز سجدہ شکر میں جھک گئی اسی تنگی ترشی میں دو برس بیت گئے بغداد میں خشک سالی کا دور دورہ ہوا زمین بوند بوند کو ترسی، سبز پتے زرد ہو گئے اشجار بے برگ و بار ہوتے فصلیں جھلس گئیں اور قحط پھوٹ پڑا اس زمانے میں آپ کا قیام محلہ قطبیہ شرقیہ میں تھا (ایک روایت کے مطابق یہ وا اس محلہ میں پیش آیا اور آپ نے عبداللہ سلمی سے بیان فرمایا (تفصیل ملاحظہ ہو)

تنگ دستی کے وہ ایام ایسے تھے کہ اشیاء خوردنی خواب و خیالِ ہو کر رہ گئیں تھیں جسم و جان کا سلسلہ برقرار رکھنے کے لئے ان اشیاء کی بہر حال ہر ذی روح کو ضرورت ہے ایک شخص اچانک کاغذ کا ایک پرزہ آپ کو تھما کر چلا گیا کاغذ میں کچھ رقم موجود تھی یہ گویا امداد غیبی والا ماجرا تھا آپ نے اس رقم کا کھانا وغیرہ خریدا اور محلے کی مسجد میں

Marfat.com

تشریف لے گئے دل میں طرح طرح کے خیال اٹھ رہے تھے جن سے فصیل جاں سپرد اضطراب ہو گئی اور آپ نے قبلہ رو بیٹھ کر کھانے یا کھانے کے متعلق غور و خوض فرمانا شروع کیا سمت قبلہ سے رشتہ استوار ہوا تو یقین کامل تھا کہ غیب سے رہنمائی کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکل آئے گی۔

دیوار مسجد کے قریب ایک کاغذ دکھائی دیا جس کا وجود یقیناً چند لمحے پہلے وہاں نہیں تھا آپ نے لپک کر اسے اٹھایا ، کاغذ پر واضح حروف میں تحریر تھا "ہم نے کمزور مومنین کے لئے خواہش رزق پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لئے اس سے قوت حاصل کریں" آپ نے اپنا رومال اٹھایا کھانا اسی جگہ رہنے دیا دو رکعت نماز ادا کی اور مسجد سے باہر آ گئے آپ کی نگاہ میں صرف لفظ "کمزور مومنین" اہمیت کا حامل تھا وسائل کی کمی مسائل کو جنم تو ضرور دیتی ہے مگر نہ کہ غوث میں ایمان کی کمزوری کا رسائل سے اگر کوئی تعلق تھا وہ تو تعلق معکوس ہونا چاہئے تھا یعنی وسائل کی کمی ایمان کی مضبوطی کا سبب ہونا چاہئے تھی نہ کہ اس کے برعکس۔ بغداد میں تحصیل علم کا یہ دورانیہ بڑا ہی صبر آزما تھا مفلسی الگ سرراہ ہوتی۔ اپنے صبر و استقلال و مجاہدے کے متعلق خود غوث پاک فرماتے ہیں "اس دوران جتنی مشقتیں میں نے برداشت کیں اگر پہاڑوں پر ڈال دی جاتیں تو وہ پارہ پارہ ہو جاتے جب تکالیف میری برداشت سے باہر ہو جاتیں تو میں سر بسجود ہو کر صدق دل سے تلاوت کرتا۔ فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا (بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے)، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتا تو سکون کی دولت سے مالا مال ہو چکا ہوتا۔ علم فقہ حاصل کرنے کے دوران میں اکثر ویرانوں میں راتیں بسر کرتا اونی لباس اور پا پیادہ

Marfat.com

کانٹوں پر چلنا پڑتا۔ درختوں کے پتے اور خود رو گھاس پھوس سے پیٹ بھر لیتا۔ لوگوں نے مجھے دیوانہ بھی قرار دیا کئی بار مجھے مردہ سمجھ لیا گیا۔ ایک بار غوث پاک تو مسلسل بیس روز تک کوئی مباح شے بھی میسر نہ آئی جس سے آتش شکم کو ٹھنڈا کیا جاسکتا۔ مجبوراً آپ ایوان کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف چل پڑے۔ وہاں ایک اور ہی طرفہ تماشہ آپ کا منتظر تھا۔ وہاں پہلے ہی چالیس اولیاء (بعض روایات کے مطابق ستر) اسی جستجو میں ادھر ادھر گھوم رہے تھے انہیں دیکھ کر غوث پاک اپنی تکلیف بھول گئے اور واپس شہر کی جانب چل پڑے فصیل شہر کے قریب ہی آپ کی ملاقات ایک آشنا سے ہو گئی جو آپ ہی کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ جیلان کا یہ باشندہ آپ کے گھر سے کچھ رقم لایا تھا جو ام الخیر نے ممتا کے ہاتھوں مجبور ہو کر بھیجی تھی غوث پاک نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس رقم سے کھانے پینے کی اشیاء خرید کر کھنڈرات میں مارے مارے پھرنے والے اولیاء اللہ کی دعوت کر ڈالی۔ یہ بات مستند ہے کہ غوث پاک کھانے کھلانے کے عمل کو بہترین قرار دیا کرتے تھے۔

شہر سے باہر ویرانے میں ایک برج تھا جہاں آپ نے مسلسل گیارہ برس شب و روز عبادت و ریاضت میں گزار دیئے اس بنا۔ پر اس برج کا نام ہی "برج عجمی" پڑ گیا بھوک سے متعلق ایک اور واقعہ خود غوث پاک نے ابو بکر تمیمی سے بیان فرمایا کہ قیام بغداد کے دوران ایک روز میں بھوک سے جاں بہ لب ہو گیا چند روز تک جب بھوک مٹانے کی کوئی سبیل نہ ہو سکی تو میں مجبوراً دریا کے کنارے جا پہنچا تاکہ گری پڑی گھاس وغیرہ سے اس کا تدارک کر سکوں وہاں مجھے چند لوگ ادھر ادھر مارے مارے پھرتے نظر آتے میں یہی سمجھا کہ وہ سب مجھ جیسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔

Marfat.com

مزاحمت کو نامناسب تصور کرتے ہوئے میں واپس آگیا اور ریحانین کے بازار میں موجود مسجد میں جا پہنچا۔ اس وقت میں بھوک سے نڈھال ہو رہا تھا مگر دست سوال دراز کرنا میرے بس میں نہ تھا مجھے یقین تھا کہ بھوک سے میری موت واقع ہو جائے گی اچانک مجھے روٹی اور بھنے ہوئے گوشت کی اشتہا انگیز مہک نے بے تاب کر دیا۔ ایک عجمی نوجوان یہ نعمت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور ایک کونے میں بیٹھ کر گوشت روٹی کھانے لگا۔ ایک بار تو بھوک کی شدت سے میرا منہ کھل گیا پھر میں نے نفس کو ملامت کی زد میں رکھ لیا اچانک وہ نوجوان میری طرف متوجہ ہوا "آیئے جناب بسم اللہ کیجئے" اس نے مجھے دعوت دی مگر میں نے انکار کر کے اپنے نفس کو ایک اور کوڑا رسید کیا اس نوجوان کا اصرار بڑھتا ہی گیا تو میں نے اس کی دل شکنی کو ناپسند کرتے ہوئے اس کی دعوت قبول کر لی۔

"آپ کا شغل کیا ہے" اس نوجوان نے بر سبیل تذکرہ مجھ سے پوچھا

"میں درس گاہ نظامیہ میں فقہ کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں" میں نے جواب دیا

"آپ کس غرض سے بغداد تشریف لائے ہیں" میں نے بھی اس کا حال دریافت کیا

"غرض تو جو تھی سو تھی آج کل مجھے عبدالقادر جیلانی کی تلاش ہے مگر اس شہر ناسپاس میں میں خود گم ہو کر رہ گیا ہوں" اس نے تاسف بھرے لہجے میں جواب دیا

"آپ کا مطلوبہ شخص میں ہی ہوں میرا ہی نام عبدالقادر ہے" میں اس حسن اتفاق پر حیران رہ گیا میرا جواب سن کر اس نوجوان کا رنگ پھیکا پڑ گیا پھر اس نے اپنی روداد رنج والم بیان کی

"خدا کی قسم جب میں آپ کی تلاش میں بغداد پہنچا تو میرے پاس تین روز کا زاد راہ

Marfat.com

موجود تھا مگر میں آپ کی تلاش میں ناکام رہا تو مزید تین روز آپ کو بھوکا پیاسا تلاش کرتا رہا میرے پاس آپ کی کچھ رقم بطور امانت موجود تھی مگر اس نے خرچ کرنے کا تصور بھی میرے لئے سوہان روح تھا آخر میری کیفیت اس حد تک دگرگوں ہو گئی کہ. جہاں شریعت لقمہ حرام کو بھی جائز قرار دے دیتی ہے تب میں آپ کی رقم سے یہ روٹی سالن خریدا لہذا یہ آپ کا ہی مال ہے اطمینان سے شکم سیر ہو کر کھایئے اور مجھے اپنا مہمان تصور کیجئے" پھر وہ شخص امانت میں خیانت کے ارتکاب پر مجھ سے معذرت طلب کرنے لگا۔

غور طلب و قابل توجہ بات:۔

غوث پاک کی حیات طیبہ کے یہ واقعات بالتفصیل دو وجوہات کی بناء پر بیان کئے گئے ہیں پہلی یہ کہ آج کے طلباء اشیاء کی فراوانی سے نگاہیں ہٹا کر، صرف ایک پل کے لئے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھ سکیں اور اندازہ لگائیں کہ تحصیل علم کے لئے کن کن مصائب کا سامنا کر کے مقام و مرتبے پر فائز ہوا جاتا ہے علم دین حاصل کرنے والے طلباء بھی اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیئے جاسکتے سنت رسول کی اتباع میں سرمہ لگانا (اور حلوہ کھانا) تو وہ ہرگز نہیں بھولتے مگر جہاں ذراسی تنگی ترشی کا سامنا ہوا چھٹ قرض حسنہ کا کشکول لئے ادھر ادھر بھاگنے لگتے ہیں اور دعویٰ اتباع رسول کا یاان کے غلاموں کی پیروی کا کیا جاتا ہے۔

دوسری وجہ اس بات کا احساس دلانا ہے کہ وسائل کی فراوانی کسی زمانے میں بھی کسی مقام پر تقرب الٰہی کی دلیل نہیں رہا بلکہ وجہ آزمائش و ابتلا ضرور رہی ہے اس دور ابتلاء کا زمانہ برسوں پر محیط ہے فاقہ مستیاں رنگ لاتی رہیں مگر علم و آگہی پر۔ عمر

Marfat.com

عزیز ۲۴ برس کی ہوئی تو ۴۹۴ھ میں درسگاہ سے فارغ التحصیل ہوئے دستار فضیلت باندھی گئی تو پورے بغداد میں مروجہ علوم کے لحاظ سے کوئی ہم پلہ نہ تھا۔ فخر و انبساط کا حق تھا تمکنت روا تھی مگر کھنکتی ہوئی نیک مٹی سے خمیر اٹھایا گیا ہو تو فخر و تمکنت کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے ادھر میدان عمل میں قدم رکھا تو ایک طوفان بد تمیزی اپنی لپیٹ میں لینے کو بے قرار نظر آیا بغداد کے کوچہ و بازار میں فروعی مسائل پر مناظرے کشتی گاہوں میں دنگلوں ہی کے انداز میں انعقاد پذیر ہو رہے تھے۔ کہیں معتزلہ عقل کی ابھراؤں کے ناز اٹھا رہے ہیں تو کہیں رافضیت و شیعیت دست و گریبان، خلق قرآن کا مسئلہ الگ تھا محدثین اپنے نکات ہائے فکری کی ترویج و ترقی میں کوشاں تھے۔

الغرض ایک عرصہ سے علماء شریعت و ارباب طریقت کے مابین متعدد امور پر اختلاف چلا آ رہا تھا اور مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اختلاف کی یہ خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی تھی علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ امام وقت کا دعویٰ بھی کر سکتے تھے کہ مسائل فقہ پر جتنی گہری نگاہ آپ کی تھی اس دور میں کسی کو نصیب نہ تھی آپ کی رائے حرف آخر سمجھی جانے لگی تھی مگر اس کے باوجود اپنے حنبلی مسلک کے مطابق فتوے دیتے اور اسی مسلک کی ترویج و ترقی میں کوشاں رہے۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ مسلک احکام شرعی کی اتباع میں سخت ترین رویوں کا حامل ہے اس کی اساس ہی روایت پر استوار ہوتی ہے گویا عقل کے مقید علماء سو۔ کی یہ ضد تھی اس طرح جب اپنے حنبلی مسلک کی اتباع کرتے ہوئے طریقت کو اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور سر عام قال سے حال کا مظاہرہ کرتے ہوئے سامعین و حاضرین کو تڑپا دیا تو علماء شریعت و ارباب

Marfat.com

طریقت کے مابین اختلاف خود بخود ختم ہوگیا حضور غوث الاعظم نے ثابت کردیا کہ مذہبی شعور نابالغ رہ جاتے تو اہل شریعت و طریقت میں اختلاف جنم لیتا ہے یہ شعور بلوغت کے بلند مقام پر ہو تو دونوں میں کوئی فرق نہیں رہتا شریعت و طریقت کے حسین امتزاج کے علاوہ آپ نے عقل پرست معتزلہ فرقے کا ناطقہ بند کردیا خلق قرآن کا مسئلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا وعظ شریعت کا متن تھا قرآن کلامِ الٰہی ہے جو صفت خداوندی کے زمرے میں آتا ہے فانی ذات کی ہر صفت فانی ہو سکتی ہے غیر فانی اور قیوم (ذات جو اپنے سہارے پر قائم ہو) کی ہر صفت بھی غیر فانی ہوگی لہذا قرآن کبھی نہیں مٹ سکتا۔

شیعیت و رافضیت کے دلائل کو رد کرنے کے لئے آپ کا نجیب الطرفین سید ہونا ہی کافی تھا کیونکہ ان کے ہاں سیاسی و روحانی پیشوائی کا حق صرف اسی خاندان کو ہے جسکے آپ چشم و چراغ تھے کسی کو جرات نہ تھی کہ آپ کی موجودگی میں امامت کا دعویٰ کرسکے کوئی مد مقابل تھا ہی نہیں۔ علم و فضل زہد و تقویٰ اصل و نسل ہر لحاظ سے آپ بلند و بالا تھے۔

لقب محی الدین

۵۱۱ھ میں ایک جمعہ کے روز غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی سفر سے پا برہنہ بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ایک ناتواں بیمار شخص دکھائی دیا۔ نقاہت و بیماری سے وہ جاں بہ لب نظر آرہا تھا اس نے آپ کو پورے آداب واکرام کے سلام کیا "السلام وعلیک واعبدالقادر" آپ نے سلام کا جواب دیا تو وہ یوں گویا ہوا

Marfat.com

"اے عبدالقادر، مجھے سہارا دے کر اٹھائیے" غوث پاک فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی خواہش پوری کی تو چند لمحات ہی میں اس کے چہرے پر رونق آگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا لاغر جسم خوب موٹا تازہ ہوگیا میں حیرت زدہ ہوا تو وہ شخص مسکرا کر کہنے لگا "میں آپ کے جد پاک کا دین ہوں جو قریب المرگ ہو چکا تھا اب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے مجھے از سر نو زندہ کردیا ہے لہذا آپ "محی الدین" ہیں۔ اس کے بعد جب میں جامع مسجد کی حدود میں داخل ہوا تو ایک شخص نے مجھے جوتا پہنایا اور پہلی بار یا سیدی محی الدین کے نام سے پکارا۔ نماز جمعہ کے اختتام پر لوگ جوق در جوق میری جانب آنے لگے اور یا محی الدین یا محی الدین کے نام سے پکار پکار کر میرے ہاتھوں کو بوسے دینے لگے، حالانکہ اس سے پہلے مجھے کبھی بھی کسی نے اس نام سے نہیں پکارا تھا"

مناقب غوث پاک کے سلسلے میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ شرح مشکواۃ شریف میں یوں رقمطراز ہیں

"اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقاد کا اور دین ان دونوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ گویا دین وہ جامع نظام ہے جو بنی نوع انسان کے عقائد و اعمال ظاہر و باطن، صورت و معانی، روحانیت اور جسمانیت پر مشتمل ہے ایسے نظام کا احیاء نبی مرسل یا اس کا حل ترین نائب کے بغیر ممکن نہیں۔ اگرچہ آنحضرت نے ہر صدی کے سرے پر ایسی ہستی کی نشان دہی فرمائی ہے جن سے تجدید دین کا فریضہ انجام پذیر ہوتا ہے مگر تجدید اور احیاء میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے مجددین کی فہرست میں ابتداء سے لے کر اس وقت تک بہت سے حضرات کے اسمائے گرامی

Marfat.com

پاتے جاتے ہیں مگر محی الدین کا لقب کسی اور کو عطا نہیں ہوا۔ تاریخ اسلام کے مطالعے سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ احیائے دین کا اہم ترین فریضہ حقیقتاً جناب غوث الاعظم کی ذات گرامی قدر ہی سے پایہ تکمیل کو پہنچا اور یہ عظیم الشان لقب صرف آپ ہی کے وجود مسعود پر صادق آتا ہے۔"

Marfat.com

تصانیف و تالیفات

غوث صمدانی شہباز لا مکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار تالیفات ہیں ان میں سے ایک مشہور کتاب (۱) سر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار ہے یہ کتاب تصوف میں بلند پایہ کتاب تسلیم کی جاتی ہے اور عرفان میں یہ کتاب مشعل راہ ہے۔ علامہ ابراہیم عبدالغنی الدروبی المتوفی ۱۳۷۷ھ نے کتاب "المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الگیلانی و اولادہ میں سر الاسرار فی التصوف کا ذکر کیا ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ مکتبہ القادریہ بغداد شریف میں بھی موجود ہے اور اس کتاب کا ذکر عمر رضا کحالہ نے "معجم المؤلفین ج ۵ ۳۰۷ پر کیا ہے اور دائرۃ المعارف اسلامیہ اردو ج ۱۲ ۹۲۲ پر مولانا عبدالنبی کوکب نے بھی اپنے مقالہ میں کیا ہے۔ یہ کتاب لاہور سے کئی بار شائع ہوئی ہے اور با آسانی مل سکتی ہے۔

(۲) الفتح الربانی: یہ کتاب مواعظ پر مشتمل ہے اس کتاب کو ترتیب آپ کے مرید خاص شیخ عفیف الدین اور بعض کتب میں آپ کے نواسے نے دیا ہے۔ یہ کتاب باسٹھ مجالس پر مشتمل ہے اور ابتداءً صبح اتوار کے دن ۳ شوال ۵۴۵ھ مدرسہ عالیہ میں ختم ہوئی یہ کتاب پہلے ۱۲۸۱ھ میں مصر میں طبع ہوئی اس کتاب کے تراجم مختلف زبانوں میں ہوئے اس میں بھی عرفان حق کا درس موجود ہے۔ اس کتاب کا ذکر اردو دائرہ المعارف پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ج ۱۲ ص ۸۳۲ پر موجود ہے اور سرکیس نے معجم المطبوعات عمود ص ۷۲۸ پر بھی کیا ہے البغدادی نے ایضاح المکنون ج ۲ ۱۶۳ پر اس کا نام الفتح الربانی والفیض الرحمانی تحریر کیا ہے۔

Marfat.com

(۳) فتوح الغیب: یہ کتاب تصوف کی دنیا میں ایک بحر بے پایان کی حیثیت رکھتی ہے اس کتاب میں بھی علم و عرفان حق سے فتوحات کے متعلق زبردست وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے یہ کتاب اپنی مثل آپ ہے اسی کتاب کی بھی بہت سے محققین نے شرح لکھی ہیں اور تراجم بھی کئے ہیں حضرت شاہ ابو المعالی قادریؒ نے۔ حضرت العلامہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی کو فارسی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کرنے کا حکم دیا تھا تو آپ نے اپنی شرح لکھی کہ طالبان حق کی آنکھیں اس شرح پر روشن ہو گئی آپ نے مفتاح المفتوح کے نام سے فارسی میں اس کی شرح لکھی۔

کشف الظنون میں حضرت حاجی خلیفہ نے فتوح الغیب کا ذکر کیا ہے اور آپ کی تالیفات میں شمار کیا ہے اور ہدایتہ العارفین و ایضاح المکنون میں بھی اس کتاب کا تذکرہ موجود ہے۔

قاضی ابو بکر ابن قاضی موفق الدین اسحاق بن ابراہیم المعروف بہ ابن عبدالفتاح المصری فتوح الغیب کی شان میں یوں رقم طراز ہے

وھو المنطق و المؤید قولہ
ولد فتوح الغیب آیتہ قادر

(قلائد الجواہر ع یلی ص ۱۲۸)

یہ کتاب کو آپ کے صاحبزادے شرف الاسلام ابو محمد عبدالرحمان عیسیٰؒ نے جمع فرمائی (مفتاح فتوح الغیب ص ۲)

یہ کتاب ۵۲۰ھ میں مرتب ہوئی۔ شمس بریلوی نے بھی رموز الغیب ترجمہ فتوح الغیب

Marfat.com

کے نام سے ترجمہ کیا ہے اور مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنی کتاب تصوف اسلام میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

(۴) مکتوبات شریف:- آپ کی کتاب خطوط پر مشتمل ہے اور عربی فارسی زبانوں کا عجیب امتزاج اور مرقع ہے۔ ان مکتوبات شریف میں آپ نے حقائق و اسرار طریقت کے علاوہ علوم شریعہ کو بھی بیان کیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ لاہور کے اللہ والے کی قومی دوکان سے شائع ہو چکا ہے اور اخبار الاخیار میں آپ کے دو مکتوب مذکور ہیں اور سید ظہیر الدین گیلانی نے کتاب الفتح مبین ص ۱۰ پر پندرہ مکتوبات کا ذکر فرمایا ہے اور ملا علی قاری نے بھی نزہتہ الخاطر والفاتر میں آپ کے مکاتب کے متعلق ذکر کیا ہے۔

(۵) الرسالتہ الغوثیہ:- اس کتاب میں چون الھامات مذکور ہیں جو علم و فرحان کے حقائق و دقائق ہیں اور آپ کے الہامات و مکاشفات پر مبنی رسالہ ہے اس کا ذکر دائرۃ المعارف الاسلامیہ مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی ج ۱۲ ص ۹۳۲ پر موجود ہے اور البغدادی نے بھی ہدایتہ العارفین ج ۱ عمود ۵۹۶ پر کہا ہے اور قاضی عبدالصمد فاروقی نے سوانح بندہ نواز گیسو دراز میں اس کا ذکر فرمایا ہے اور شاہ محمود رضا بن شیخ فاضل نے ارشاد الطالبین میں اس رسالہ کا ذکر کیا ہے اور مولانا قادر بھیروی نے اپنی کتاب نور ربانی میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور سید شریف احمد شرافت نوشاہی نے اپنی کتاب شریف التواریخ ج ۱ ص ۶۸۴ پر اس کا ذکر کیا ہے شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے مکتوبات میں اس رسالہ کا ذکر فرمایا ہے اس رسالہ کے اور بھی نام ہیں الرسالتہ المعراجیہ الھامات غوثیہ، رسالہ معرفت فتح ربانی، سلوک قادریہ وغیرہ۔

Marfat.com

(۶) غنیتہ الطالبین:۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے اس میں شریعت اسلامی کے ارکان کی تفصیل اور متعلقہ مسائل فقیہ بیان کئے گئے ہیں اور اس میں انفرادی اور مجلسی زندگی کے بارے میں شرعی آداب بتائے گئے ہیں اور اس کتاب میں آخری اوراق میں طریقت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا ہے اگرچہ علماء ظاہر نے اس کتاب کو غوث صمدانی شہباز لامکان حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ کی تالیف قرار دی ہے لیکن اہل عرفان و محققین کے نزدیک یہ کتاب بغداد کے ایک واعظ عبدالقادر کی تالیف ہے اس کتاب میں حدود اسلامیہ سے تجاوز بھی کیا گیا ہے جس سے غوث پاکؒ کی شخصیت مبرا ہے فقیر کی بھی یہی تحقیق ہے کہ غنیتہ الطالبین غوث اعظم کی تالیف نہیں ہے اس سلسلہ میں فقیر چند محققین کے دلائل پیش کرتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

سلطان الفقراء نور محمد سروری قادری کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ مخزن الاسرار میں لکھتے ہیں "ہم یہاں اس کتاب میں اس حقیقت کے اظہار پر مجبور ہیں کہ کتاب غنیتہ الطالبین حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہ کی تصنیف نہیں ہے" آگے یہی موصوف تحریر کرتے ہیں "بعض لوگ ہماری اس حق گوئی پر اعتراض یہ کریں گے کہ پھر یہ کتاب غنیتہ الطالبین کیوں اور کس طرح آپ کے نام سے منسوب ہو گئی دراصل بات یہ ہے کہ چند کتابیں آج تک موجود اور معلوم ہیں جو معمولی عالموں کی تصانیف و تالیفات ہیں لیکن دکانداروں کتب فروشوں اور ناشروں نے ان کی محض خریداری بڑھانے کی خاطر انہیں کسی بہت مشہور اور معروف اور برگزیدہ ہستی کے نام سے منسوب کر دیا ہے چنانچہ فتوح الحرمین فارسی نظام کی ایک ضخیم کتاب ہے جسے

Marfat.com

حرمین شریفین کی تعریف و توصیف میں حضرت جامی رحمتہ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی ہے لیکن حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ کے اسم گرامی سے منسوب کردی گئی ہے یہ کتاب ہر دکاندار سے چھپی ہوئی ملتی ہے اور ہر شخص اسے دیکھ سکتا ہے نیز ایک دیوان محض غلط طور پر حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے نام موسوم کیا گیا ہے اس کی تمام غزلیں حضرت ملا معین کاشفی کی کتاب معارج النبوۃ سے لی گئی ہیں اور اسے دیوان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا غلط نام دیا گیا ہے اس کتاب میں ہر دو حضرات کے تخلص اسم معین کی مماثلت تو موجود ہے لیکن کتاب فتوح الحرمین میں وہ مماثلت بھی مفقود ہے"

(مخزن الاسرار ص ۱۷۳، ۱۷۴)

حضرت سید پیر عبدالستار شاہ المعروف بہ "باچہ جان صاحب" کے خلیفہ حمزہ شنواری اپنی تالیف وجود و شہود میں لکھتے ہیں "غنیتہ الطالبین جیسی کمزور کتاب کا ان کی طرف منسوب کرنا حضرت کی توہین کے مترادف ہے وہ بلند ہمت انسان جو کہ فرما سکتے ہیں" یہی صاحب موصوف آگے تحریر کرتے ہیں "ہمارے سلسلہ نظامیہ کے تمام بزرگ اس پر متفق ہیں کہ غنیتہ الطالبین کو حضرت غوث پاک نے نہیں لکھا" (وجود شہود ص ۴۳۵)

حضرت العلماء مولانا عطاء محمد گجراتی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تالیف تفسیر غوثیہ کے اختتام پر لکھتے ہیں۔

سوال : کیا غنیتہ الطالبین فی الحقیقت میں حضرت غوث الثقلین کی تصنیف ہے؟

جواب : انتباہ بعض لوگ غنیتہ الطالبین کے حوالہ جات کو پیش کرکے نہ صرف غلط

Marfat.com

پروپیگنڈہ کر رہے ہیں بلکہ مسلمانوں میں بالعموم اور عقیدت مندان جناب پیران پیر دستگیر روشن ضمیر میں بالخصوص نفاق اور پھوٹ کا بیج بو رہے ہیں یہ لوگ حضور کی دیگر تصانیف مثلاً فتوح الغیب، سر الاسرار وغیرہ نیز بهجتہ الاسرار جو آپ کے حالات میں نہایت مستند کتاب ہے سے کیوں استدلال نہیں کرتے غنیتہ الطالبین کی طرز تحریر حضور کی دوسری تصانیف سے بالکل نرالی ہے اور جداگانہ ہے اول تو یہ جناب غوثیت مآب قدس سرہ کی تصنیف ہی نہیں (تفسیر غوثیہ ص ۳۱۹)

صاحب موصوف آگے لکھتے ہیں " مولوی غلام قادر اور مولوی عبدالعزیز ملتانی پرہاروی نے لکھا ہے کہ غنیتہ الطالبین تصنیف حضرت پیر دستگیر کی نہیں ہے۔ مفتی سید الفتاح حسینی قادری گلشن آبادی نے اپنے جامع الفتویٰ میں ج ۳ ص ۳۱۶ میں بھی انکار کیا ہے اور شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کا حوالہ دیا ہے پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کے ملفوظات مہریہ ص ۱۰۵ میں ہے کہ غنیتہ الطالبین کے متعلق اختلاف ہے اور سواد اعظم لاہور پرچہ ۲۳ شوال ۱۳۷۶ھ میں غنیتہ الطالبین کے متعلق بحث کی ہے۔

فخر المتکلمین مولانا علامہ محمد عبدالعزیز پرہاروی قدس سرہ العزیز النبراس شرح شرح العقائد میں لکھتے ہیں۔

فانسبۃ غیر صحیحۃ الاحادیث الموضوعۃ فیھا و افرۃ (النبراس ص ۴۷۵) یعنی آپ کو دھوکہ نہ ہوجائے جو غنیتہ الطالبین میں ہے یہ کتاب غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کی گئی ہے اور یہ نسبت

Marfat.com

صحیح نہیں کیونکہ اس میں موضوع احادیث زیادہ ہیں۔

النبراس کی شرح میں علامہ برخوردار ملتانی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں قولہ فانسبۃ غر صحیحۃ و یشھد لہ قول الشیخ عبدالحق الدھلوی فی عنوان ترجمہ الغنیہ بالفارسیۃ ہرگز ثابت نہ شد کہ ایں از تصنیف انجناب است اگرچہ انتساب بانحضرت شہرت دارد و نظر برایں کہ شاید در آن حرف از انجناب بود

ترجمہ کردم چنانچہ علامہ میبذی در دیباچہ دیوان کہ نزد عوام منسوب بحضرت امیر المومنین علیؓ ابست برہمیں اسلوب معذرت کردہ انتہی و حاصلہ انہ لم یثبت ان الغنیۃ من تصانیفہ و ان اشتھر انتسابھا الیہ (حاشیۃ النبراس ص ۴۷۵)

ترجمہ:- النبرس میں لکھا ہے کہ غنیۃ الطالبین کی نسبت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف صحیح نہیں اس قول کا گواہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے جو کہ غنیۃ الطالبین کے ترجمہ میں لکھا ہے اور ترجمہ فارسی زبان میں ہے کہ ہرگز یہ ثابت نہیں کہ یہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے اگرچہ اس کتاب کا منسوب ہونا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف سے شہرت بھی رکھتی ہے اور صرف اس لئے میں نے ترجمہ کیا کہ شاید غوث پاک کا کلام ہو۔ چنانچہ میبذی کے دیباچہ میں یہ عذر پیش کیا گیا ہے کہ عوام میں اس دیوان کا منسوب ہونا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی طرف ہے حاصل کلام یہ ہوا کہ یہ ثابت نہیں کہ غنیۃ الطالبین غوث پاک کی تصنیف ہے اگرچہ اس کا منسوب ہونا آپ کی طرف ہے۔

Marfat.com

حافظ ابن حجر فتاویٰ حدیثیہ میں لکھتے ہیں و ایاک ان تغتر بما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین و قطب الاسلام و المسلمین الاستاد عبدالقادر جیلانی فانہ دسہ علیہ فیھا من سینتقم اللہ منہ فھو بری من ذالک (فتاوی حدیثیہ ص ۲۰۴) اور تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالے جو غنیہ میں ہے اور یہ امام العارفین قطب الاسلام والمسلمین کی طرف منسوب ہے اس میں کسی نے ملاوٹ کی ہے جلد اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور وہ ان باتوں سے بیزار ہیں علماء دیوبند کے مسلم پیشوا عبدالحئی لکھنوی الرفع و التکمیل فی الجرح والتعدیل میں لکھتے ہیں۔

ان الغنینہ لیس من تصانیف الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ لم یثبت ان الغنینہ من تصانیفہ و ان اشتھر انتسابھا الیہ۔ بے شک غنیۃ الطالبین حضرت شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں سے نہیں ہے اور یہ ثابت نہیں کہ غنیۃ الطالبین آپ کی تصانیف میں سے ہے اور اگرچہ آپ کی طرف اس کتاب کا منسوب ہونا مشہور ہے۔ فتاوی نظامیہ مشمولہ جامع الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۳۵ میں ہے "بڑے بڑے علماء دین مورخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی نہیں ہے یہ کوئی اور عبدالقادر ہے"

علامہ غلام رسول سعیدی توضیح البیان میں لکھتے ہیں "غنیۃ الطالبین غوث اعظم کی تصنیف نہیں ہے گھڑوی صاحب کے ناقص مطالعہ اور انتہائی بے باکی کی اور ایک بین مثال یہ ہے کہ انہوں نے غنیۃ الطالبین کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی تصنیف قرار دیا حالانکہ شیخ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں علامہ عبدالعزیز نے النبراس میں علامہ ملتانی نے حاشیہ النبراس میں اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ

Marfat.com

غنیۃ الطالبین میں تصریح فرمائی ہے کہ یہ کتاب آنجناب کی تصنیف نہیں ہے طوالت کے خوف سے ہم نے اصل عبارات پیش نہیں کیں علاوہ ازیں غنیۃ الطالبین میں بعض حنفیہ کو فرقہ مرجیہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس میں ایسے مسائل شامل ہیں جو جمہور اہل سنت کے معتقدات کے خلاف ہے مثلاً اس میں اللہ تعالیٰ کے دکھائی دینے کو قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ معتزلہ کا مسلک ہے اور اس نظریہ کا اہل سنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور جناب غوث اعظمؒ کی ذات ستودہ صفات اس بر عقیدگی سے بہت بلند وبالا ہے (توضیح البیان ص ۱۶۱، ۱۶۲)

محمد طفیل قادری تذکرہ غوثیہ میں لکھتے ہیں "مسئلے مسائل کی ایک ضخیم کتاب جو بغداد کے ایک واعظ عبدالقادر نامی کی تصنیف ہے غلط طور پر آپ کے نام سے منسوب کردی گئی ہے یہ بات ہم ہی اکیلے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ بہت سے بزرگان دین ہم سے پہلے اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ غنیۃ الطالبین حضرت پیر محبوب سبحانی رحمتہ اللہ کی تصنیف نہیں ہے" آگے یہی موصوف لکھتے ہیں "اب ناظرین کا فرض ہے کہ ہماری اس حق گوئی کی تحقیقات کریں یہ اندھیر گردی ہر جگہ کچھ نہ کچھ موجود ہے سوائے کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ہر قسم کی تحریف اور تغیر و تبدل سے قیامت تک کے لئے محفوظ و مامون فرما دیا ہے ورنہ انسانی حرص ہر جگہ حق و انصاف کا خون کر کے مطلب برآری کر لیتی ہے کتاب غنیہ الطالبین حضرت محبوب سبحانیؒ کی تصنیف نہیں ہرگز نہیں (تذکرہ غوثیہ ص ۱۱۸ از محمد طفیل)

حضرت محدث ہزاروی پیر سید محمود شاہ صاحب مرحوم و مغفور اپنی کتاب انوار قادریہ

Marfat.com

میں لکھتے ہیں کہ غنیتہ الطالبین حضرت غوث اعظمؓ کی تصنیف نہیں ہے (انوار قادریہ)

حضرت مولانا مفتی احمد اویسی صاحب نے ہدایتہ السالکین فی غنیتہ الطالبین میں لکھتے ہیں۔

رضوان رسالہ ماہنامہ لاہور سے شائع ہوتا ہے اس میں بھی ہمارے مسلک کے مطابق جواب مندرج ہے جسے ہم من و عن لکھ رہے ہیں وہ فتویٰ مع سوال و جواب یہ ہے۔

سوال: کتاب غنیتہ الطالبین حضور پاک کی کتاب ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں یہ ان کی تصنیف نہیں ہے (مولوی غلام فرید)

جواب: تحقیق یہی ہے کہ غنیتہ الطالبین حضور پرنور غوث الثقلین شہنشاہ بغداد کی تصنیف نہیں ہے یہ کتاب کیا ہے ذخیرہ موضوعات ہے احناف پر وہ کیچڑ اچھالا گیا ہے کہ حضور پرنور کی طرف جس کی نسبت قطعاً ناروا ہے یہ صرف میری تحقیق نہیں بلکہ کتی اور محقق بھی میرے ساتھ ہیں سلطان العارفین امام الواصلین شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ غنیتہ الطالبین کے فارسی ترجمہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں۔

"ہرگز ثابت نہ شد کہ ایں تصـ ـمـ، آں جناب است اگرچہ انتساب باآں حضرت شہرت دارد الخ (فتوی)"، (ہدایتہ المسالکیں)

حضرت العلامہ مفتی احمد یار خان کے صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب العطایہ الاحمدیہ میں لکھتے ہیں

جس کے متعلق مشہور ہے کہ حضرت غوث پاک کی تصنیف ہے اگرچہ صاحب

Marfat.com

النبراس ص ۴۷۶ پر لکھتے ہیں۔

غنیۃ الطالبین المنسوبۃ الی الغوث الاعظم عبدالقادر قدس سرہ العزیز فانسبۃ غیر صحیحۃ والاحادیث الموضوعۃ فیھا وافرۃ غنیۃ الطالبین جو غوث اعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی طرف منسوب ہے پس یہ نسبت غلط ہے اور اس کتاب میں بے شمار بناوٹی روایتیں ہیں اس طرح نبراس کے حاشیہ پر ہے ویشھد قول الشیخ عبدالحق محدث دہلوی فی ترجمتہ بالفارسیتہ ہرگز ثابت نہ شد کہ ایں از تصنیف آں جناب است اگرچہ انتساب بانحضرت شہرت دارد۔ النبراس کے اس قول کے حق میں غنیۃ الطالبین کے ترجمہ جو شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ یہ ہرگز ثابت نہیں کہ غنیۃ الطالبین آنجناب کی تصنیف ہے اگرچہ آپ کی طرف منسوب ہونا مشہور ہے (العطایہ احمدیہ ص ۵۵۲)

مراۃ غوثیہ میں علامہ صوفی محمد صدیق بیگ قادری نے کئی صفحات میں غنیۃ الطالبین پر تبصرہ کیا ہے اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ غنیۃ الطالبین حضرت غوث اعظم کی تالیف ہے لیکن ان کی تحقیق کسوٹی پر پرکھنے سے صحیح نہیں اس لئے کہ غنیۃ الطالبین اور غوث پاک کی دوسری کتابوں کے درمیان جو طرز تحریر ہے وہ بالکل الگ ہے نہ اس میں تصوف کی وہ باریک بینیاں ہیں کہ کسی کے لئے مرشد کا کام دے سکے۔ اب دو قسم کے فرقہ کے لوگ اس کتاب کو غوث پاک کی طرف منسوب کرتے ہیں ایک گروہ جو اہل تشیع سے تعلق رکھنے والا ہو وہ غوث پاک کی طرف غنیۃ الطالبین کو منسوب کرتا ہے مثلاً چودہ ستاروں میں علامہ نجم الحسن کراروی

Marfat.com

نے آپ کی طرف منسوب کی ہے اور اس سے اہل تشیع کی مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں اہل تشیع کو برا بھلا کہا ہے اور کہیں مجوسیوں سے تشبیہ دی ہے اور کہیں کسی دوسرے کافر گروہ سے اس کتاب کی وجہ سے اہل تشیع نے غوث پاک کی سیادت سے بھی انکار کیا ہے دوسرا گروہ اہل حدیث وہابیہ کا کوشش کرتا ہے کہ اس کتاب کو غوث پاک کی طرف منسوب کر کے اپنا کام نکالے کہ حنفی مسلک کے خلاف اس گروہ کو تقویت ملے کیونکہ اس کتاب میں مسلک حنفیہ پر جابجا اعتراضات کئے ہیں اور تنقید کی ہے حالانکہ سر الاسرار شریف میں جب نماز کے متعلق تحریر کرتے ہیں تو شافعی اور حنفی کے الگ الگ نام لکھے ہیں کہ وہ اپنے مسلک کے مطابق نماز پڑھیں۔ فقیر نے سیرت غوث اعظم میں اس پر خوب بحث کی ہے۔ حضرت ریاض گوہر شاہی صاحب اپنی تالیف راہ نمائے طریقت و اسرار حقیقت میں تحقیقات کتب کے عنوان کے تحت رقم طراز ہیں کہ غنیۃ الطالبین آپ کی کتاب نہیں ہے جو کہ پبلشروں نے آپ کے نام سے موسوم کر دی ہے جیسا کہ ایک اور دیوان غلط طور پر خواجہ معین الدین چشتیؒ کے نام سے منسوب ہو گیا حالانکہ اس کی تمام عبارات حضرت ملا معین کاشفی کی کتاب معارج النبوۃ سے لی گئی ہیں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے سر العبودیت کتاب لکھی ہے کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخشؒ نے لکھی ہے لیکن حال ہی میں کچھ بے دین عناصر نے اس کتاب میں ردو بدل کر دیا ہے۔ (راہ نمائے طریقت ص ۲۳)

حضرت مولانا ابو البیان محمد داؤد فاروقی نقش بندی نے سیرت غوث اعظم میں لکھا ہے۔ یہ کتاب مشہور ہے اور حجم میں ضخیم ہے اس میں شریعت و طریقت کے مسائل کی

Marfat.com

بحث ہے اسی کا فارسی اور اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے بعض علماء نے اس کو حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ کی تصانیف میں درج کرنے سے تامل کر کے کسی دوسرے عبدالقادر جیلی کی طرف اس کو منسوب کیا ہے کیونکہ اس کی اور فتوح الغیب کی عبارات میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ (سیرت غوث اعظم مطبوعہ امرتسر)

حضرت العلامہ شریف احمد شرافت نوشاہی شریف التواریخ میں لکھتے ہیں "اکثرت علمی۔ اہل سنت اس کتاب کو حضرت غوث الاعظم کی تصنیف نہیں جانتے بلکہ کسی دوسرے شیخ عبدالقادر کی تصنیف جانتے ہیں ایسا ہی لکھا ہے مولوی عبدالعزیز ملتانی پرھاری نے کتاب کوثر النبی میں" (شریف التواریخ ج ۱ ص ۶۸۳)

حکیم محمد موسیٰ امرتسری مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ میں لکھتے ہیں "غنیتہ الطالبین دونوں وجہ سے جناب عالی کا کلام ثابت نہیں کیوں نہ ان کا اپنا دعویٰ ہے نہ اس کی آپ سے نسبت اتفاقی ہے (مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ ص ۲۸)

(۷) جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر:۔ یہ کتاب آپ کے ملفوظات شریف پر مبنی ہے اور یہ کتاب آپ کے صاحبزادے سید عبدالرزاق گیلانی رحمتہ اللہ نے مرتب کی ہے کشف الظنون میں ہے کہ جلاء الخاطر کے ملفوظات ۹ رجب جمعتہ المبارک کے روز شروع کے ۲۴ رمضان المبارک ۵۴۶ھ تک لکھے گئے اس کتاب میں اس کا نام جلاء الخاطر من کلام شیخ عبدالقادر لکھا ہے اور صاحب ہدیتہ العارفین نے ج ۱ عمود ۵۹۶ پر اس کتاب کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور معجم المؤلفین ج ۵ ص ۳۰۷ پر اس کتاب کا ذکر موجود ہے۔

Marfat.com

غوث صمدانی ھیکل نورانی رحمتہ اللہ علیہ کا منظوم کلام بھی قصائد کی شکل میں موجود ہے آپ کے بہت سے قصائد ہیں ان میں سے چند کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

القصیدۃ العینیہ: یہ قصیدہ آپ کے تمام قصائد سے طویل ہے اور اس کا ذکر بھجتہ الاسرار شریف کے حاشیہ میں موجود ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے

فواد به شمس المحبۃ طالع
ولیس لنجم العذل فیه مواقع

دوسرا قصیدہ القصیدۃ البائتہ ہے یہ قصیدہ اٹھارہ اشعار پر مشتمل ہے اس کا ذکر الفیوضات الربانیہ و حاشیہ بہجتہ الاسرار شریف میں موجود ہے۔

تیسرا القصیدۃ المقدسہ و القصیدۃ البائیہ الھمزہ الامیہ و الیایہ الآئہ والقصیدہ والوسیلہ و المیمیہ ، الرائیۃ الحبیبیہ والقصیدۃ الباز الاشھب الخمریہ ہیں لیکن قصیدہ خمریہ کو جو شہرت حاصل ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

آپ کی تمام تصانیف کی مکمل فہرست نایاب ہے البتہ پروفیسر مارگولیتھ نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں درج ذیل فہرست دی ہے۔

(۱) فتوح الغیب (۲) الفتح الربانی (۳) الیواقیت الحکم (۴) جلاء الخاطر (۵) الفیوضات الربانیہ (۶) غنیتہ الطالبین (۷) المواہب الرحمانیہ (۸) حذب بشائر الخیرات

Marfat.com

فتنہ تاتار

اہل علم حضرات اس تاریخی حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ جب فتنہ تاتار نے ۶۱۵ھ سے ۶۵۶ھ تک ممالک اسلامیہ اور اسلامی تہذیب و ثقافت کی اینٹ سے اینٹ بجادی اس کو نیست و نابود کرنے میں سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک فقراء نے ہی اہم کردار ادا کیا جب دست "تاتار امت مسلمہ کی شہ رگ تک پہنچا تو افراد کائنات نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ غوث صمدانی شہباز لامکانی محی الدین عبدالقادر الجیلانیؒ کے فیض یافتہ ایک خراسانی بزرگ نے انسانی کھوپڑیوں کے بلند و بالا مینار تعمیر کرنے والی درندہ صفت تخریب کار اولاد چنگیز خان (تموجن) کے دل و دماغ کو خوف خدا اور عشق مصطفیٰ سے لبریز کر کے رب مصطفیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز کر دیا ایسی تخریب کار قوم بظاہر ایک نہ تھے

یہ خراسانی درویش باشادہ غوث صمدانی جب ہلاکو خان کے بیٹے تگودار خان سے مذاکرات کرنے اس کے محل پہنچا تو وہ درندہ صفت انسان شکار کھیل کر واپس آرہا تھا تگودار خان نے اپنے محل کے سامنے ایک درویش کو دیکھ کر پہلے تو بہت حیران ہوا پھر اس نے بڑے تمسخرانہ و متکبرانہ لہجے میں اس قادری درویش سے سوال کیا "اے درویش ! یہ تو بتا کہ تیری داڑھی کے بال بہتر ہیں یا میرے کتے کی دم؟"

بڑا ہی عجیب عبرت آموز سوال تھا مگر قادری درویش باخدا نے اس سے زیادہ بصیرت افروز جواب دیا "میں بھی اپنے مالک کے در کا کتا ہوں اگر میں اپنی جان نثاری اور وفاداری سے مالک کو خوش کرلوں تو یقیناً میری داڑھی کے بال آپ کے کتے کی دم سے اچھے ہیں ورنہ ان سے کتے کی دم بہتر ہے"

Marfat.com

تگودار نے اپنے بیہودہ و بے مقصد سوال کا اتنا معقول جواب سن کر عالم حیرت میں پوچھا "وہ کیسے" درویش باخدا نے باب مدینتہ العلم کے علم و عرفان کی روشنی میں جواب دیا آپ کا کتا آپ کے لئے شکار کی خدمت سرانجام دیتا ہے جو جانثاری و وفاداری کی پہلی سیڑھی ہے اور یہ دو وفاؤں کا مقابلہ ہے اور ظاہر بات ہے کہ جیت اسی کی ہوگی جو معیار میں اعلیٰ مقدار میں زیادہ ہوگی" درویش باخدا کا یہ جواب تگودار کی سوچ کے مطابق ہونے کی وجہ سے اسے بہت پسند آیا اور اس نے اس درویش کو اپنا مہمان بنا لیا۔

تگودار اس خراسانی درویش کے ساتھ اکثر گفت و شنید کرتا رہتا بزرگ کی عرفانی باتیں سن سن کر قلبی سکون محسوس کرتا۔ آہستہ آہستہ دیوار وحشت و بربریت مسمار ہونا شروع ہو گئی۔ آخر تگودار اولاد آدم سے تھا اس کے دل نے در پردہ حقیقت کا اعتراف کر کے بالآخر اس خراسانی قادری درویش باخدا کے دست حق شناس پر اسلام قبول کر لیا۔

فیضان قادری سے اس کی فراست مومنانہ بیدار ہو گئی تو وہ اس درویش سے مودبانہ مخاطب ہوا "میری قوم کے سر سے ابھی وحشت و بربریت کا بھوت نہیں اترا میں نے اپنی مسلمانی کا اظہار و اعلان کر دیا تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ لہذا بہتر ہے آپ وقتی طور پر منظر سے غائب ہو جائیں اور مجھے ہی ان وحشیوں کو رام کرنے کا موقع دیں۔ میں رفتہ رفتہ اپنی قوم کو دین حق اسلام اختیار کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار کر لوں گا" تگودار کی اس حقیقت پسندانہ عرض داشت کے پیش نظر درویش باخدا خراسان واپس آ گئے اور وقت کا انتظار کرنے لگے مشیت ایزدی کے تحت اسی

Marfat.com

خراسانی بزرگ کا وقت سفرِ آخرت آ پہنچا تو وصال حق سے قبل اپنے بیٹے کو اس ادھورے کام کی تکمیل کا فریضہ سونپ دیا والد کی وصیت کے مطابق درویش کا صاحبزادہ ایک روز تکودار کے دربار میں حاضر ہوا۔

باہمی ملاقات و تعارف کے بعد تکودار نے فکرمندانہ لہجے میں عرض کی "قوم کی اکثریت میری ہم خیال ہو چکی ہے مگر ایک زور آور اور طاقت کے نشہ میں مخمور سردا قبول اسلام کے لئے آمادہ نہیں ہوتا اس کے پاس افرادی قوت کی کمی نہیں لہذا زبردستی کی گئی تو خانہ جنگی چھڑ سکتی ہے" اس بزرگ نے تکودار کی یہ بات بغور سن کر انداز قلندرانہ میں فرمایا "آپ اس سردار سے فقیر کی ملاقات کا بندوبست کروا دیں اللہ کارساز حقیقی ہے۔

تکودار نے ضدی سردار کو طلب کیا تو درویش حق نے بطریق احسن گفتگو کا آغاز کیا مگر وہ متکبر سردار ہاتھ سے اکھڑ گیا اور کہنے لگا" دیکھئے جناب میں جنگجو قسم کا انسان ہوں اور صرف طاقت پر ایمان رکھتا ہوں کیونکہ طاقت ہی سب سے بڑی سچائی ہے آپ میرے ایک سپاہی سے جنگ کریں اگر آپ غالب آ گئے تو میں آپ کا دین قبول کر لوں گا"

تکودار خان نے اس کی پیش کردہ شرط کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا" مگر حاضرین کو ورطہ حیرت میں ڈالنے والی بات یہ ہوئی کہ درویش باخدا نے اس متکبر و طاقت کے گھمنڈ کے سراب میں بھٹکنے والے سردار کا چیلنج جوانمردی سے قبول کر لیا اور ایک مضبوط و طاقتور سپاہی سے مقابلہ کا اعلان ہو گیا۔

Marfat.com

تکودار خان کا خیال تھا کہ ناتجربہ کار درویش کا ایک جنگجو سے مقابلہ قتل عمد کے برابر ہے مگر ضدی و متکبر سردار کا استدلال بھی کچھ کم نہ تھا اس نے کہا کہ " یہ مقابلہ ہو کر رہے گا۔ درویش کی موت دوسرے دخل در معقولات کرنے والوں کے لئے درس عبرت ہوگی اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ آئندہ ہمارا " خان " ایرے غیرے لوگوں کی باتوں میں آنے سے گریز کرے گا"

مقابلے کے روز ہزارہا تماشائی یہ طرفہ تماشا دیکھنے اکھٹے ہو گئے ایک طرف وحشی و قوی ہیکل جنگجو انسان تھا تو دوسری طرف میدان کارزار میں اترنے والا ایک مرنجا مرنج قسم کا درویش باخدا۔ کوئی تمسخر اڑا رہا تھا تو کوئی قہقہے لگا رہا تھا حق و باطل کے نمائندے مد مقابل آتے تو باطل کے نشہ میں سرشار انجام بد سے بے خبر افراد نے ضرب ید اللھی کی وہ تاثیر دیکھی کہ جس کے زیر اثر ان کے دل و دماغ دین حق اسلام کی قبول کرنے کے لئے بخوشی برضا و رغبت تیار ہو گئے۔

اس قادری درویش باخدا نے آگے بڑھ کر اپنی پوری قوت خداداد سے صرف ایک ہی تھپڑ قوی ہیکل منکر حق کے منہ پر ایسا مارا کہ مد مقابل حریف کا نہ صرف جبڑا ٹیڑھا ہوگیا بلکہ وہ اپنی تمام تر وحشت و بربریت و قوت باطلہ کے ساتھ زمین بوس ہوگیا مقابلہ کے منصف نے بغور دیکھا تو نمائندہ باطل تاتاری جنگجو کی فخر و تکبر سے بھرپور کھوپڑی چٹخ چکی تھی اہل تماشہ یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ نہ جانے اس تھپڑ کے پیچھے کون سی قوت کار فرما تھی وہ یہ سوچ سوچ کر حیران و پریشان تھے کہ آخر یہ سزا تھی یا عذاب الہی۔ یہ فنی مہارت کا کرشمہ تھا یا قہر خداوندی تھا جو آن واحد میں باطل کے سیلاب کو خس و خاشاک کی طرح بہالے گیا یا یہ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل

Marfat.com

کان ذھوقا کا اظہار ہو رہا تھا اسی حقیقت کو علامہ مرحوم و مغفور اقبالؒ نے یوں بیان کیا ہے ۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

تاتاری اگرچہ وحشی قوم تھی مگر طاقت کے قانون کا احترام کرنا جانتی تھی درویش باخدا کی فتح کا اعلان ہوا تو تاتاری پہلوانوں نے اس قادری درویش کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر جلوس نکالنے کی ضد کی ادھر ضدی سردار نے حسب وعدہ دست فقیر کو بوسہ دے کر نہ صرف اپنی شکست کا اعتراف کیا بلکہ قبول اسلام کا بھی اعلان کر دیا۔ اب تکو دار خان کو بھی اخفائے راز کی چنداں ضرورت نہ تھی اسلئے اس نے بھی سرعام اپنی قلبی واردات کا اظہار کرتے ہوئے اپنا نام احمد خان لکھا۔ کتب تاریخ میں ۱۲۸۱ء سے ۱۲۸۴ء تک تکودار خان کی بجائے احمد خان مرقوم ہے۔

تاتاری جرنیل اتنی بڑی تبدیلی کو اتنی جلد ہضم نہ کر سکے اور انہوں نے اپنے ہی چنگیزی دستور کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی سردار کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ احمد خان نامساعد حالات کے باوجود میدان جہاد میں ڈٹ گیا اب اس کی لڑائی محض جنگ نہ تھی جو صرف کشت و خون بہانے یا تسکین ہوس و خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لئے ہوتی ہے بلکہ اب وہ اہل باطل کے ساتھ جہاد میں مصروف تھا جو ایک عظیم مقصد حیات کے حصول یعنی رضائے الٰہی کے ہوتا ہے یا شاید بلکہ یقیناً وہ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

ہلاکو خان نے جس امت مسلمہ کی شہ رگ پر وار کیا اس کا اپنا بیٹا اسی امت کے ناموس پر کٹ مرا بالآخر احمد خان نے جام شہادت نوش فرمایا یہ غوث صمدانی شہباز لامکانی

Marfat.com

محی الدین عبدالقادر الجیلانیؒ کا فیض روحانی و تصرف یزدانی تھا کہ اپنے وقت کے ظالم و جابر کی تیز ترین تلوار حق و صداقت کے تحفظ کے لئے بے نیام ہو گئی احمد خان کی شہادت کے بعد تاتاریوں میں تبلیغ اسلام کی رفتار سست ضرور مگر باطل کی بنیاد ہل چکی تھی ظلم واستبداد کی دیوار کو زمین بوس ہونا تھا اور وہ ہو کر رہی۔ ہلاکو خان کا چچا زاد بھائی "برکہ خان" بھی ایک اور قادری درویش باخدا شیخ شمس الدین باخوری کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوا رہی سہی کسر احمد خان کی نسل سے "غزنی محمود" نے حلقہ بگوش اسلام ہو کر پوری کر دی۔

غزنی محمود میں چیتے کی برق رفتاری اور شیر ببر کا حوصلہ تھا۔ مومنانہ فراست شامل ہوتی تو وہ ذوالفقار حیدری بن کر چمکی حسب توقع سرداروں نے علم بغاوت بلند کیا مگر محمود نے تمام سرکشوں کو سختی سے کچل کر رکھ دیا۔ نتیجتاً تقریباً تمام تاتاری قبائل اس کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ دین حق اسلام سے متعارف ہوتے تو پھر اسی کے ہو کر رہ گئے اور ان کے سینے نور ایمان سے منور ہو گئے۔

حضور غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تصرف بعد از وصال کی اس سے زیادہ روشن مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ
"پاسبان مل گئے کعبے کو صنم خانے سے"

Marfat.com

اَوراد غوث الاعظم رضہ

سالک کے لئے اوراد ایک ایسی رسی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ تک قرب۔ حاصلکرتا ہے اور دربار الہیہ میں ایک خاص مقام حاصل ہوتا ہے روحانیت کے تمام سلاسل میں ایک خاص انداز سے اَوراد مقرر کئے گئے ہیں ان اوراد کے ذریعے سالک ترقی کرکے منزل مقصود سے واصل ہوتے ہیں۔

ان سلاسل میں سے چار بہت مشہور ہیں۔ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے سلاسل ہیں جو غیر مشہور ہیں مثلاً کبرویہ، شطاریہ، رفاعیہ، اویسیہ وغیرہ یہ کتاب غوث اعظم شیخ سید اعظم عبدالقادر جیلانی کے مناقب و نسب و اوراد و کرامات پر مشتمل ہے غوث اعظم سلسلہ قادریہ عالیہ کے سربراہ ہیں آپ نے جو اوراد اپنے سلسلہ کے لئے نقل کئے ہیں وہ سرالاسرار شریف کے اخیر میں جمع کردیئے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لئے سات مقامات ہیں یعنی نفس امارہ پھر نفس لوامہ پھر نفس ملہمہ نفس مطمئنہ پھر نفس راضیہ پھر نفس مرضیہ اور نفس کاملہ ہے سب سے مشکل ترین مقام نفس امارہ کا ہے یہ مقام بڑے مشکل سے عبور ہوتا ہے اس مقام کے لئے جو وِرد ہے وہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ ہے اس کلمہ شریف کو حدیث بنویہ میں افضل الذکر فرمایا گیا ہے اس افضل الذکر سے نفس پر قابو پایا جاتا ہے۔ اسی لئے کتاب و سنت میں بعد نماز اس کی تاکید کی گئی ہے اور اہل دین و ایمان کا اسپر بالا جماع عمل ہے ذکر جہرو خفی سے یہ سرکش نفس تابع ہوجاتا ہے جب نفس امارہ مغلوب ہوجاتے تو پھر وہی مقام حاصل ہوتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں انسان کا ہاتھ پاؤں اور آنکھیں اور کان بن جاتا ہے (حدیث

Marfat.com

قدسی) اس لئے جب منصورؒ نے انا الحق کہا تو بیچ میں منصور کا نفس امارہ نہ تھا اسی طرح جب بایزید بسطامیؒ نے سبحانی ما اعظم شانی فرمایا تو یہاں بھی بایزید کا نفس امارہ شامل نہیں تھا چونکہ ان بزرگوں نے اپنے نفس امارہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے کچل دیا ہوتا ہے اس لئے موتوا قبل ان تموتوا (یعنی مرو مرنے سے پہلے) پر عمل پیرا ہوتے ہوتے جلوہ حق کا مشاہدہ کرتے ہیں فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہا تو شرع نے اس کو سب سے بڑا کافر کہا اور منصور نے جب انا الحق کہا تو امت محمدیہ کے اہل حق نے اس کو خدا رسیدہ کہا فرعون کا کہنا نفس امارہ کی وجہ سے تھا اور یہ قول فرعون کے نفس کا تھا اور منصورؒ نے نفس امارہ کو مارا تھا تو یہ انا الحق کہنا منصور کے نفس امارہ کا نہ تھا بلکہ اس نور کا تھا جس کا وہ مشاہدہ کرتا تھا ایک اللہ کے نبی کا پیارا تھا اور دوسرا اللہ کے نبی کا باغی اس لئے ایک بزرگ ہوا دوسرا کافر ہو گیا۔

ایک مقربین سے تھا دوسرا راندہ درگاہ تھا یہ ان دونوں میں فرق تھا نفس امارہ کے بعد دوسرا نمبر نفس لوامہ کا ہے اگر نفس امارہ کو قابو کیا جائیتو صرف حیوانیت باقی رہ جاتی ہے حیوانوں کو دیکھو ان میں تکبر، انانیت نہیں، نفس لوامہ کے لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے صرف اسم ذات شریف یعنی اَللّٰہُ کا وِرد بتایا ہے اس کے ورد سے نفس لوامہ کا مقام طے ہوتا ہے پھر نفس ملہمہ ہے اس کے لئے آپ نے ورد ھُوْ بتایا اور نفس مطمئنہ کے لئے حَقٌّ اور نفس راضیہ کے لئے حَیٌّ اور نفس مرضیہ کے لئے قَیُّوْمٌ ہے اور نفس کاملہ کے لئے قَھَّارٌ ہے یہ وِرد قادریت ہے یہ قادریہ سلسلہ کے لئے اوصول طریقت ہیں ان مقامات کی بھی تشریح کی گئی ہے اُس کتاب کا نام مقامات شریف ہے اس کتاب میں غوثؓ پاک کے ان اَوْرَاد کی شرح ہے اور یہ کتاب نقیب صاحب جو

Marfat.com

غوث پاک کی اولاد امجاد سے ہیں ان کی اجازت سے چھپ گئی ہے اس کتاب میں تشریح جو کی گئی ہے اس کے خلاصے کا نقشہ درج کیا جاتا ہے اس نقشے میں ہر مقام کے لئے ورد خاص تعداد میں مقرر کیا گیا ہے اور یہ دو نصابوں میں مقرر کیا ہے پہلا نصاب یعنی کورس کی تعداد کم ہے اور دوسرا نصاب یعنی کورس ثانی لمبا ہے۔

مقام اول نفس امارہ مقام دوم نفس لوامہ مقام سوم ملہمہ مقام چہارم نفس مطمئنہ مقام پنجم نفس راضیہ مقام ششم مرضیہ مقام ہفتم کاملہ

لا الہ الا اللہ اَللّٰہُ ھُوْ حَقْ حَیُّ قَیُّوْمُ قَھَّارُ

۷۰ ہزار ۶۰ ہزار ۵۰ ہزار ۴۰ ہزار ۳۰ ہزار ۲۰ ہزار ۱۰ ہزار

مختصر تشریح اس کی یہ ہے کہ جب پہلا وِرد شروع کیا جائے تو پورا ستّر ہزار بار پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرَیْ نَفْسَ الْاَمَّارَۃَ بِھٰذِہِ السَّبْعِیْنَ اَلْفاً ۔

یا اللہ میں اپنے نفس امارہ کو اس ستّر ہزار کلمہ کے وِرد کے ذریعے آپ سے خرید تا ہوں پھر دوسرے وِرد کے اختتام پر جب ساٹھ ہزار بار وِرد سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرَیْ مِنْکَ نَفْسَ الْاَمَّارَۃِ بِھٰذِہِ السِّتِّیْنَ اَلْفاً ۔

یعنی یا اللہ میں نے تجھ سے اسم ذات کے ساٹھ ہزار کے وِرد سے اپنے نفس لوّامہ خرید تا ہوں۔

Marfat.com

اس کے بعد نفس ملہمہ کے لئے پچاس ہزار وِرد کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد دعا مانگے تو کہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسَ الْمُلْھِمَۃَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِیْنَ اَلْفاً

یا اللہ میں تم سے اپنے اس نفس ملہمہ کو وِرد ھُوْ کے پچاس ہزار سے خرید تا ہوں اس کے بعد نفس مطمئنہ کے لئے چالیس ہزار ورد حَقٌّ ہے اور جب یہ ورد پورا ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسَ الْمُطْمَئِنَّۃَ بِھٰذِہِ الْاَرْبَعِیْنَ اَلْفاً

یا اللہ میں تم سے اس چالیس ہزار وِرد حَقٌّ سے اپنے نفس مطمئنہ کو خرید تا ہوں اس کے بعد نفس راضیہ کے لئے تیس ہزار ورد حَیٌّ ہے جب یہ وِرد مکمل ہو جائے تو یہ دعا مانگے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسَ الرَّاضِیَۃَ بِھٰذِہِ الثَّلَاثِیْنَ اَلْفاً

یا اللہ میں تم سے اس تیس ہزار وِرد حَیٌّ سے اپنے نفس راضیہ کو خرید تا ہوں اس کے بعد نفس مرضیہ کے لئے وِرد قَیُّوْمٌ ہے اور اس کی تعداد بیس ہزار ہے جب یہ وِرد مکمل ہو جائے تو یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسَ الْمَرْضِیَۃَ بِھٰذِہِ الْعِشْرِیْنَ اَلْفاً

یا اللہ میں تم سے اس بیس ہزار وِرد قَیُّوْمٌ سے اپنے نفس مرضیہ کو خرید تا ہوں پھر نفس کاملہ کے لئے و قہار ہے اور اس وِ[illegible] لئے تعداد دس ہزار ہے جو یہ وِرد مکمل ہو جائے تو دعا مانگے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِشْتَرِیْ مِنْکَ نَفْسَ الْکَامِلَۃَ بِھٰذِہِ الْعَشْرَۃَ

یا اللہ میں اس دس ہزار وِرد قَھَّارٌ سے اپنے نفس کاملہ کو تم سے خرید تا ہوں پھر دو رکعت نفل پڑھ کر بغداد شریف کی طرف منہ کر کے گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر

Marfat.com

غوث اعظم رضؓ کو اپنی طرف فیض کی توجہ کا استغاثہ کرے پھر دوسرا کورس یعنی نصاب شروع کریں اس کا نقشہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

نفس امارہ	نفس لوامہ	نفس ملہمہ	نفس مطمئنہ			
نفس راضیہ	نفس مرضیہ	نفس کاملہ				
لَا اِلٰہ اِلا اللہُ	اَللہُ	ھُوْ	حَقٌّ	حَیٌّ	قَیُّوْمٌ	قَہَّارٌ
پانچ لاکھ	پانچ لاکھ	پانچ لاکھ	پانچ لاکھ	پانچ لاکھ	پانچھ لاکھ	پانچ لاکھ

جب یہ پورا ہو جائے تو ناد علی پڑھ کر تمام سلاسل کے حضرات کی روحانی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے ان کی ارواح کو کچھ ایصال ثواب کے لئے پیش کرے۔ ان اوراد سے انسان نفس امارہ کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے اور انسانیت کے عروج پر پہنچ کر الصلواۃ معراج المومنین کی حقیقت سے آشنا ہوتا ہے اور انسان کامل کی خوش خبری سننے کا اہل ہو جاتا ہے۔ پھر ہر وِرد کا ایک فرع ہے اسماء اوصول تو لکھ چکا ہوں اب اسماء اوصول کے فروع بھی لکھ دیتا ہوں لا اللہ الا اللہ کا فرع وَھَّابٌ ہے اور اسم ذات کا فرع فَتَّاحٌ ہے اور ھُوْ کا فرع وَاحِدٌ اور حَقٌّ کا اَحَدٌ اور حَیٌّ کا صَمَدٌ اور قَیُّوْمٌ کا عَلِیٌّ اور قَہَّارٌ کا فرع عَظِیْمٌ ہے۔ نیچے ایک نقشہ لکھا جاتا ہے اس سے قاری کے لئے آسانی ہو گی اور آسان طریقے سے ہر اصل کا فرع معلوم کر سکتا ہے نقشہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

نفس امارہ نفس لوامہ نفس ملھمہ نفس مطمئنہ نفس راضیہ نفس مرضیہ نفس کاملہ

اوصول لا الہ الا اللہ اَللہُ ھُوْ حَقٌّ حَیٌّ قَیُّوْمٌ قَھَّارٌ

فروع وَھَّابٌ فَتَّاحٌ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ عَلِیٌّ عَظِیْمٌ

اب ان سات مقامات کے اُوراد مندرجہ ذیل ترتیب وار لکھے جاتے ہیں

(۱) نفس امارہ کے لئے مخصوص وِرد لَا الہ الا اللہُ

(۲) نفس لوامہ کے لئے مخصوص ورد اَللہُ

(۳) نفس ملھمہ کے لئے مخصوص وِرد ھُوْ

(۴) نفس مطمئنہ کے لئے مخصوص وِرد حَقٌّ

(۵) نفس راضیہ کے لئے مخصوص وِرد حَیٌّ

(۶) نفس مرضیہ کے لئے مخصوص وِرد قَیُّوْمٌ

(۷) نفس کاملہ کے لئے مخصوص وِرد قَھَّارٌ

ان اسباق کے لئے غوث ہمدانی شہباز لامکانی نے دنیاوی مشکلات سے نجات کے لئے چہل کاف شریف لکھا تھا وہ بھی قارئین کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔

چہل کاف شریف:۔ چہل کاف شریفؒ کے تین اشعار ہیں اور یہی اشعار نہایت ہی فصیح، بلیغ، مشکل اور اَدِق ہیں عوام ان کو بالکل غلط پڑھتے ہیں اس لئے ہر ایک شعر صحیح اعراف، ترکیب صرفی و نحوی، وزن عروضی، حل لغات اور شرح ترجمہ کے

Marfat.com

ساتھ درج کیا تاکہ پڑھنے میں غلطی نہ ہو۔

(۱)

پہلا شعر: کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃٌ کِفْکَافُھَا کَکُمِیْنٍ کَانَ مِنْ لُکَکٍ

تقطیع: کَفَاکَ رَبْ۔ مَفَاعِلُنْ

بُکَ کَمْ۔ فَعِلُنْ

یَکْفِیْکَ وَا۔ مُسْتَفْعِلُنْ

کِفَۃٌ۔ فَعِلُنْ

کِفْکَافُھَا۔ مُسْتَفْعِلُنْ

کَکُمِیْ۔ فَعِلُنْ

نِنْ کَانَ مِنْ۔ مُسْتَفْعِلُنْ

لُکَکٍ۔ فَعِلُنْ

ترکیب صرفی و نحوی:۔ کَفٰی باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف دو مفعول کو چاہتا ہے۔

ک:۔ مفعول بہ اول، دوسرا مفعول تصمیم اور اختصار کے واسطے حذف کر دیا گیا ہے

ربک:۔ مرکب اضافی فعال، کم:۔ خبریہ مفعول مطلق تاکیدی یا مفعول فیہ فعل اور فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا

یکفی:۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف، اس میں ضمیر مستتر ہے جو رب کی طرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل ک:۔ مفعول بہ اول وَاکِفَۃٌ:۔ مفعول بہ دوسرا اور

Marfat.com

موصوف کِفَافُهَا۔ مرکب اضافی مبتدا۔ کَ۔ کَمِیْنٍ۔ مجرور اور موصوف کان تامہ بمعنی فصل اس کے اندر ضمیر هُوَ مُسْتَتِرْ وہ اس کا فاعل مِنْ۔ جار لَجِبٍ۔ مجرور مل کر کان کے متعلق ہوتے فعل، فاعل اور متعلق مل کر جملہ صفت کَمِیْنٍ کی ہوتی موصوف صفت مل کر جار کا مجرور ہوا کَکَمِیْنٍ جار مجرور مل کر مبتدا۔ کی خبر بنی، مبتدا خبر جملہ بن کر وَاکِفَةً کی پہلی صفت ہوتی

حل لغات:۔ وَاکِفَةً۔ ناگہانی مصیبت یا بلائے آسمانی

کِفَافٌ:۔ مصدر ہے بمعنی روکنا پھیرنا یا دفاع کرنا محاورہ عرب میں بولتے ہیں کَفَفْتُهٗ فَکَفَّ یعنی اس کو روکا وہ رک گیا۔

کَمِیْنٍ:۔ گھات لگانا

لَجِبٌ:۔ بھاری لشکر

ترجمہ و شرح:۔ اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت مصائب سے کفایت کرتا رہا ہے اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفائت کرے گا کہ جن کی واپسی یا استادگی (یعنی رکے رہنا) بھاری لشکر کے ساتھ گھات لگانے کی مانند ہے یعنی ان مصائب کا پسپا ہونا ان کے دوبارہ حملہ کرنے کی آمادگی پر مبنی ہے جیسے ایک بڑا بھاری لشکر اس خیال سے اپنے مقابل سے منہ موڑ کر اپنی پسپائی ظاہر کرے کہ مقابل کو دھوکہ دے کر غفلت میں ڈال کر شدت کا حملہ کرکے اس کو بیخ کنی کردے یا ان مصائب کا رکنا گویا ایک عظیم الشان لشکر کا اس خیال سے گھات لگانا اور دبکے بیٹھے رہنا ہے کہ موقع پاتے ہی جھٹ سے نکل کر اپنے مقابل کا استعمال کردے۔

(۲)

Marfat.com

تَکِرُ کَرًّا کَکَرِّ الْکَبِیْرِ فِیْ کَبَبٍ تَحْکِیْ مُشَکْشِکَۃً کَلَکْلِکِ لُکَکٍ

تقطیع:۔ تَکِرُ کَرْ۔ مَفَاعِلُنْ

رًّا کَکَرْ۔ فَاعِلُنْ

رِ الْکَبِیْرِ فِیْ۔ مُسْتَفْعِلُنْ

کَبَبِنْ۔ فَعِلُنْ

تَحْکِیْ مُشَکْ۔ مُسْتَفْعِلُنْ

شِکَۃً۔ فَعِلُنْ

کَلَکْلِکِ۔ مَفَاعِلُنْ

لُکَکٍ۔ فَعِلُنْ

ترکیب صرف و نحوی

تَکِرُّ:۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ضمیر ہِیَ اس کے اندر مُسْتَتِرْ ہے جو وَاکِفَۃً کی طرف پھیرتی ہے اور وہ اس کا فاعل کرا:۔ مصدر مفعول مطلق اور موصوف ک:۔ جار کر:۔ مجرور اور مضاف اَلْکَرُّ:۔ مضاف الیہ جار مجرور مل کر صفت ہوئی فِیْ:۔ جار کبد:۔ مجرور، جار مجرور متعلق تشبیہ کے جو کاف سے مستفاد ہے فع فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ دوسری صفت وَاکِفَۃً کی ہوئی تحکی باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب اس کے اندر ضمیر ہِیَ مستتر ہے جو وَاکِفَۃً کی طرف پھیرتی ہے وہ اس کا فاعل مُشَکْشِکَۃً مفعول بہ ک:۔ جار کَلکک مجرور اور

موصوف لُكُكٌ۔ صفت فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ تیسری صفت وَاكِفَةٌ کی ہوئی

حل لغات تکر۔ وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں

کُرَّاُ۔ بار بار حملہ کرنا کَرَّالکُرِ۔ مضبوط موٹی رسی کے اجزاء کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خوب زور سے لپٹنا کَبَدْ سختی اور دشواری تَحَكِّیْ مصائب مشابہ ہیں مُشَكِّكَتِهِ نیزہ زن مسلح فوج و لشکر لُكُلُكِ۔ خوب موٹا اونٹ

لُكَكٌ۔ گھتے ہوئے گوشت والا اونٹ

ترجمہ و تشریح:۔ وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یکجان ہونے میں ایک بڑی موٹی رسی کی لڑیوں کی مضبوطی اور ان کے یکجان ہونے کی مانند ہیں اور وہ مصیبتیں اپنی تیزی تندی دلیری اور سختی میں ایک ایسے بھاری مسلح نیزہ زن لشکر کی مانند ہیں جو اپنی جسارت طاقت اور یکجان ہونے میں ایک فربہ جوان اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں

(۳)

كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهٗ

يَا كَوْ كَبًا كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكِ

تقطیع:۔ كَفَاكَ مَا۔ مَفَاعِلُنْ بِيْ كَفَا۔ فَاعِلُنْ كَالْكَافِ كُرْ۔ مُسْتَفْعِلُنْ بَتَهٗ۔ فَعِلُنْ يَا كَوكَبًا مُتَفْعِلُنْ، كَانَ يَحْ۔ فَاعِلُنْ كِي كَوكَبَ لْ مُسْتَفْعِلُنْ۔ فَلَكِ۔ فَعِلُنْ

ترکیب صرفی و نحوی:۔ كَفَا۔ باب ضَرَبَ سے ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر

Marfat.com

ھُوَ اس میں مستتر ہے جو رب کی طرف پھیرتی ہے وہ اس کا فاعل یا الکاف اس کا فاعل کَ :- پہلا مفعول بہ ما :- موصولہ بِیْ :- جار مجرور فعل محذوف کے متعلق ہو کر صلہ ہوا موصول صلہ مل کر دوسرا مفعول بہ ہوا، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، دعائیہ یا خبریہ ہوا، کَفَا :- فعل کَ پہلا مفعول بہ الکاف :- اسم فاعل مخفف الکَافِیْ کا وہ دس کا فاعل کربتہ :- مرکب اضافی، دوسرا مفعول بہ فعل فاعل پہلا اور دوسرا مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا یا :- حرف ندا، کُوْکَبًا :- منادیٰ موصوف کان :- فعل ضمیر اس میں فاعل یَحْکِیْ :- باب ضرب سے مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مستتر، فاعل کُوْکَبُ الْفَلَکِ :- مرکب اضافی مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر کوکبا کی صفت ہوئی۔

حل لغات :- اَلْکَافُ :- کُرْبَتْ رنج، تکلف اور پریشانی سے کفایت کرنے والا اصل میں اَلْکَافِیْ ہے جو خداوند تعالیٰ کا اسم صفاتی ہے ضرورت شعری سے الکاف پڑھا گیا ہے کَوْکَبْ :- ستارہ یَحْکِیْ :- مشابہت رکھتا ہے اَلْفَلَکُ :- آسمان

ترجمہ و تشریح :- اے میرے دل جیسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ ہے خدا تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفایت کی جو مجھ پر نازل ہوتی تھیں یا خدا تعالیٰ ان تمام مصائب سے نجات دے اور کفایت کرے جو مجھ پر نازل ہوں کفایت کرنے والے خدا نے تجھے تیرے رنج و تکلیف سے کفایت کی یا کرے۔

ترکیب :- نماز مغرب کے بعد ۱۴ بار یومیہ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف روزانہ ورد کرے۔ جنات وغیرہ کے شر اور جادو ٹونہ کے شر سے نہ صرف خود بلکہ تمام گھر محفوظ رہے گا مداومت کرنے سے جنات مطیع ہو سکتے ہیں بشرطیکہ درستی اعتقاد

Marfat.com

اکل حلال و مرق مقال کے پرہیز چلہ میں بیٹھ کر عمل کرنا پڑے گا اور حصول مطلب تک کوئی ظاہری آواز کان میں نہ پڑنی چاہیئے۔

سبع کاف :۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

قَصَدْتُ الْكَافِیْ وَجَدْتُ الْكَافِیْ نِعْمَ الْكَافِیْ لِكُلِّ الْكَافِیْ كَفَانِی الْكَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ترکیب :۔ نماز تہجد کے بعد روزانہ ہر نیک مقصد کے لئے ایک ہزار ایک سو بار ورد کرے اعمال موافق شریعت رکھے دینی و دنیوی مرادوں کے حصول کے لئے اکثیر اعظم ہے۔

چہل قاف

بسم اللہ الرحمان الرحیم

قَادِرٌ رَبٌّ قَدَرَ قَضَاءٍ فَقْهَقَرُ اَقُوْلُ بِقَرْ قَارٍ مَعَ قَرْقَتَسٍ فِی قَیْقُوْشٍ بِحَقِّ قَلَاسِ الْقُطْبِ الْقُمْقَامِ الْقَنَاقِنِ فَقْرٌ قَرِیْرِیْ تَقَبَّلْ بِقُبُوْلِ قُرْبٍ قُدْسٍ عَنِ الْقِرَامِ بِقُوَّةِ قَامَهَا فِی قَیْقَانٍ بِقَفْقَفَنَةِ قَفْقَفَہٖ فَقَهْرٍ قُطَاطِیْ وَ قَسَمٍ فَقَنَہٖ یَا قَوِیُّ

ترکیب :۔ نماز تہجد کے بعد روزانہ بلا ناغہ ۴۱ بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ ورد کیا جائے بدبو دار اشیاء خوردنی سے پرہیز لازمی صدق مقال و اکل حلال کا ہونا لازمی ہے رو بقبلہ ہونا چاہیئے بلکہ جتنے وظائف درج ہیں یا آئندہ کسی جگہ بھی درج ہوں گے سب کے لئے یہ شرط لازمی ہے دیدار حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ و دیگر اولیاء کرام کے لئے ورد کیا جائے۔ دنیاوی فوائد از خود حاصل ہوں گے۔

Marfat.com

قصیدہ غوثیہ

(۱) سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخُمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالٰی

داد جانان در کفم جام وصال
گفتم اے ساقی بمن کن انتقال
عشق نے مجھ کو پلائی وصل دلبر کی شراب
تب کہا میں نے یہ مے سے آ میری جانب شتاب

(۲) سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پس بیامد پیش من باجا مها
پس ز خود رفتم میاں اہل حال
دوڑ کر میری جانب پیالوں میں بھری
کر گئی سب دوستوں میں بھی اثر مستی مری

(۳) فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

پس بگفم جملہ اقطاب را
در خمار من در آئد اے رجال
پس کہا میں نے یہ سب قطبوں سے آؤ سب کے سب

Marfat.com

اور مریدوں میں میرے ہو جاؤ داخل جلد اب

(۴) وَهَمُّوْا وَشْرَبُوْا اَنتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلاَ لِیْ

در کشید از شوق اے دندان من
و زخمار من بخشد ایں نوال

کر کے ہمت سب پیو لشکر ہو تم میرا تمام
دے رہا ہے قوم کا ساقی مجھے بھر بھر کے جام

(۵) شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلاَ نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَ اِتِّصَالِ

دروے از پیمانہ من خوردہ اید
مرشمارا نشہ ام باشد محال

مست جب میں ہوگیا تم نے میرا جھوٹا پیا
میرے قریب و شان کو کب پہنچ سکتے بھلا

(۶) مَقَامُکُمْ الْعُلیٰ جَمْعاً وَلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا ذَالَ عَالِیْ

گرچہ بس عالی ست جاہائے شما
از مقام من بود صف تعالی

شک نہیں اس میں کہ ہے عالی تمہارا مرتبہ
پر مرا تم سب سے بڑھ کر ہے ہمیشہ مرتبہ

Marfat.com

(٧) اَنَا فِیْ حضرۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِیْ

من یگانہ در جناب قربتم
برمدارج برد نم بس ذوالجلالی

منزل قرب الٰہی میں ہوں میں یکتا کمال
ہوں ترقی پر سدا کافی ہے مجھ کو ذوالجلال

(٨) اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلَّ شَیْخٍ
وَ مَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

شاہ بازم من زہر پیر وجوان
کیست آں کہ یافتہ چوں من کمال

باز سب شیخوں پہ ہوں اونچی میری پرواز ہے
مجھ سے ہے کس پر عطا مجھ کو خدا پر ناز ہے

(٩) کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطَرَازِ عُزْمٍ
وَ تَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِیْ

خلعتم پوشاند حق باںفش عزم
ساخت سلطانم بدیہیم کمال

مسپہ گلکاری الوالعزمی کی وہ خلعت دیا
اور کمالیت کا تاج اس نے ہے سر پر رکھ دیا

(١٠) وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ

Marfat.com

وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ ٭ سُوَالِیْ

اطلاعم داده بر راز قدیم
خواجہ ام بنموده باندن سوال
اور قدیمی بر راز پر اپنے مجھے محرم کیا
ہار پہنایا مجھے عزت کا اور سب کچھ دیا

(۱۱) وَ وَلاَّ نِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعاً
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ کُلَّ حَالِیْ

والیم برجملہ اقطاب ساخت
حکم من جاری شده در جملہ حال
مجھ کو سب قطبوں پہ اس نے کردیا ہے حکمران
ساری خلقت پہ ہے ہر دم حکم اب میرا رواں

(۱۲) فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
فَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِیْ

پس بدریا راز خود گر افگنم
خشک گردد چوں زمین پائمال
پھینک دوں دریا کے اندر بھید کو اپنے اگر
خشک ہو دم میں رہے پانی نہ اس میں بوند بھر

(۱۳) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَ اخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِیْ

Marfat.com

راز خود اگر افگنم بر کوہسار
ریزہ پوشیدہ گرد د در رمال
بھید کو اپنے پہاڑوں پر اگر ڈالو کہیں
ریزہ ریزہ ہو کے چھپ جاتے وہ ریت میں کہیں

(۱۴) وَلَوْ اَلقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَ انْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
راز خود گر افگنم بر آتشے
سرد و خامش میشود از سر حال
پھینک دوں اگر راز کو اپنے کبھی میں آگ پر
سر کی تاثیر سے ٹھنڈی وہی ہو سر بسر

(۱۵) وَلَوْ اَلقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلیٰ تَعَالیٰ
راز خود اگر افگنم بر مردہ
مردہ بر خیزد بحکم ذوالجلال
پھینک دوں مردہ کے اوپر بھید کو اپنے اگر
اللہ کھڑا ہو قدرت خلاق سے وہ جلد تر

(۱۶) وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ
نگزرد زاں ہیچ ماہ ہیچ سال

تو نهی آید مرا بہر مقال
ہے نہیں ہوتا بسر کوئی مہینہ یا زمانہ
جب تک مجھ سے اجازت لے نہ وہ آکر یہاں

(۱۷) وَ تُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَ یَجْرِیْ
وَ تُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

در حوادث می نما یندم خبر
دوستداراں بگزرید از قیل و قال
جو گزرتا ہے جہاں میں اس پر دیویں اطلاع
سب خبر ہوتی ہے مجھ کو چھوڑ دے یکسر نزاع

(۱۸) مُرِیْدِیْ هِمْ وَ طِبْ وَاشْطَحْ وَ غَنِّیْ
وَ افْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

عاشقان مست برگو رمز عشق
کوششے بنما بلند از حسب حال
چین کر خوش رہ میرے طالب تمہیں پرواہ کیا
کر جو تیرے جی میں آتے وہ اسم ہے عالی میرا

(۱۹) مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

غم مخور عاشق کہ حق رب من است
پایہ ام داد و رسیدم برمنال

Marfat.com

طالبا مت ڈر کہ اللہ ہے میرا پروردگار
جس نے دی ہے مجھ کو رفعت اور کیا عالی وقار

(۲۰) طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَ شَاوُشُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ
در دو عالم کوس اقبالم زدند
پایہ بختم عیان شد در جنال
آسمان پر اور زمین پر میرے نقارے بجے
اور رقیبان سعادت چلتے ہیں آگے میرے

(۲۱) بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَ وَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ
زیر فرمانم ہمہ ملک خدا است
وقت من خوش گشتہ پیش از انتقال
ملک حق ہے ملک میرا اس پہ ہے قبضہ میرا
دل سے پہلے وقت میرا صاف حق نے کر دیا

(۲۲) نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ
در نگاہ من ہمسہ ملک خدائی
ذرہ باشد بحکم اتصال
شرق سے غرب تک دیکھا سبی ملک خدا

Marfat.com

مجھ کو سب معلوم مثل دانہ فردل ہوا

(۲۳) وَ کُلٌّ وَلِیٌّ لَہٗ قَدَمٌ وَ اِنِّی
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ولی را رتبہ دا دند و من
پیرو پیغمبرم بدر کمال

چلتے ہیں سارے ولی ہیں اپنی اپنی چال پر
ہے قدم میرا فقط بر قدم نبی

(۲۴) دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً
وَ نِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

علم حق خواندم کہ گشتم قطب وقت
نیک بختی یافتم اندر کمال

پڑھ کے میں علم طریقت ہوگیا قطب زمان
ہے سعادت پر مجھے پہنچایا حق نے بے گمان

(۲۵) مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِیْ

عاشقان ہرگز مترس از بد سگال
من دلیرم عازیم اندر قتال

ڈر مخالف سے نہ بالکل میرے طالب زینہار
ہوں دلاور اور قوی بے شک بوقت کارزار

Marfat.com

(۲۶) اَنَا الحُسَنِیُّ وَالْمُخدَعُ مُقامِیْ
وَ اَقْدامِیْ عَلیٰ عُنُقِ الرِّجالِ
با حسن منسوبم و مخدع مقام
پلے من برگر دن مردان حال
میں حضرت امام ربی اولاد سے ہوں اور میرا مقام مخدع ہے
اور میرا قدم اولیاء کی گردنوں پر ہے

(۲۷) اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَ اَعْلاَ مِیْ عَلیٰ رَاْسِ الْجِبَالِیْ
من محی الدین و من جیلانی ام
کوہ زیر حکم من در امتثال
ہے وطن گیلان سب کہتے ہیں محی الدین مجھے
ہیں پہاڑوں پر میرے اقبال کے جھنڈے گڑے

(۲۸) وَ عَبْدُالْقادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَ جَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمالِیْ
نام من مشهور عبدالقادر است
جد من شد صاحب ذات کمال
اور عبدالقادر میرا مشہور نام ہے
اور میرا جد پاک صاحب عین الکمال ہیں

Marfat.com

فضائل قصیدہ غوثیہ:۔

یہ قصیدہ جذب کی حالت میں آپ کی زبان در فشان مبارک سے صادر ہوا تھا اس کو پڑھنے اور معانی کو سمجھنے سے محبت الٰہی کا ایک ایسا سبق حاصل ہوتا ہے کہ کبھی فراموش ہونے نہیں پاتا اور حقیقت اظہر من الشمس یہ کہ محبت الٰہی کیا ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہے محب اور محبوب کے درمیان کیا رابطہ ہے اور محب محبوب سے واصل ہو کر کیا پاتا ہے۔ اس میں جلالی و جمالی دونوں اثر موجود ہیں اس لئے اسی کو پڑھنے والے کی طبیعت میں دونوں اثر پیدا ہوجاتے ہیں یہ قصیدہ مبارک تمام دینی و دنیاوی حاجتوں کو پورا کرنے مشکلات کو آسان کرنے بزرگوں کی زیارت بلکہ اللہ تعالیٰ کے حصول دیدار اور جناب رسول مکرم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہونے کے لئے اور تمام امور دینی و دینوی کے بر لانے میں موثر ہے مگر شرط یہ ہے کہ صاحب عمل کو کسی کامل بزرگ سے اجازت ہو جلالی اور جمالی اشیاء سے پرہیز رکھے شریعت کا پابند ہو اور حق گو اور اکل حلال و صدق مقال پر عمل پیرا ہو اس کے ہر حصے کی کئی ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب یہ ہے کہ پورا قصیدہ مبارکہ روزانہ پڑھنا ہے اول و آخر درود شریف پڑھنا چاہئے اور جب ورد کو پورا کیا جائے تو سرکار بغداد کی روح مبارکہ اور حضور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تحفہ پیش خدمت کرے یعنی ایصال ثواب کا تحفہ پیش کرے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ روزانہ اکتالیس بار پڑھنا چاہئے اور تصور مرشد پڑھتے وقت کرنا ضروری ہے تیسری ترکیب یہ ہے کہ ہر شعر مطلوبہ مطلب کے لئے پڑھا جاتا ہے اور یہ چاند کی پہلی تاریخ پر شروع کرنا چاہئے

Marfat.com

اب ہر شعر کے خواص درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) سَقَانِیْ الْحُبُّ الخ برائے معرفت ایزد باری گیارہ روز تک ہزار بار پڑھنا چاہئے اور رجوع محبوب یا مخلوق کے لئے پانچ سو بار ہر روز پڑھنا چاہئے نماز عشا کے بعد اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے اور پرہیز جلالی و جمالی اشیاء سے لازمی ہے اور منہ قبلہ کی طرف ہو۔

(۲) سَعَتْ وَ مَشَتْ الخ برائے دینی و دینوی مقاصد کے لئے اکتالیس روز تک ایک ہزار پانچ سو بار پڑھنا چاہئے اور اگر ایک ہزار بار روزانہ پڑھے تو خزانہ غیب سے قسم قسم کے باطنی خزائن اس پر منکشف ہوں گے اور اگر ننگے سر روزانہ چلے میں ہزار بار پڑھے اول و آخر درود شریف پڑھنا لازمی ہے آسمان سے اگر بارش نہ ہو تو بارش ضرور برسے گی۔

(۳) فَقُلْتُ لِسَائِرِ الخ برائے تسخر خلائق کے لئے روزانہ پانچ سو بار کسی گوشہ میں بیٹھ کر قبلہ رخ پڑھنا چاہئے پرہیز جلالی و جمالی ضروری ہے۔

(۴) وَھُمُوْا الخ برائے زیادتی طاقت و ہمت براہ خدا سو بار روزانہ قبلہ رخ پڑھنا چاہئے جلالی اور جمالی اشیاء سے پرہیز کریں۔

(۵) شَرِبْتُمْ الخ برائے طلب و فنافی الشیخ جو کوئی ہر روز پانچ سو بار ورد کرے گا انشاء اللہ کامیاب ہو گا۔ ہر ورد کے لئے جلالی و جمالی اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔

(۶) مَقَامُکُمْ الْعُلیٰ برائے بلندی درجات ہر روز ایک ہزار ایک سو بار پڑھے

(۷) اَنَا فِی حَضْرَۃِ التَّقَرُّبِ الخ برائے حصول مقام یکتائی ہر روز سو بار پرہیز کے ساتھ پڑھنا چاہئے

Marfat.com

(۸) اَنَا الْبَازِیُّ الخ برائے تسخیر خلائق ہر روز گیارہ سو بار پڑھنا چاہیے۔ پرہیز جلالی و جمالی لازمی ہے

(۹) کَسَانِیْ خِلْعَۃً الخ برائے درجات و طلب کمال کے لئے کسی گوشہ میں قبلہ رخ بیٹھ کر روزانہ پندرہ سو بار ورد کرنا چاہیے۔

(۱۰) وَاَطْلَعَنِیْ الخ برائے عطاو انکشاف رموزات و واردات الٰہی کے لئے پندرہ سو بار پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۱) وَوَلاَّنِیْ الخ برائے تسخیر خلائق کے لئے ہر روز ایک ہزار بار روزانہ پڑھنا لازمی ہے۔

اگر بانجھ عورت کے لئے اس کا نقش بنا کر زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر بعد فراغت حیض گلے میں ڈالیں وظیفہ زوجیت پر انشاء اللہ حمل ہو جائے گا نقش مذکور کے نیچے گیارہ اسم غوث پاک کے لکھے جو اسم قطب مشہور ہیں اور دشمن کو نیست و نابود کرنے کے لئے روزانہ گیارہ سو بار ورد کرنا ضروری ہے۔

(۱۲) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ الخ برائے شکستن و تفرقہ دشمن گیارہ دن پانچ سو بار پڑھنا چاہیے۔

(۱۳) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ الخ برائے ہلاکت دشمن کے لئے سو بار پڑھنا ہے۔

(۱۴) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ الخ برائے امراض لاعلاج کے لئے گیارہ روز، روزانہ گیارہ سو بار پڑھنا ضروری ہے اور پھر مریض پر دم کرے انشاء اللہ صحت یاب ہو گا۔

(۱۵) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ الخ برائے زخم چشم گیارہ بار پانی پر دم کر کے

Marfat.com

تھوڑا پانی پلاتے اور تھوڑا آنکھوں پر ڈالے اور اگر کسی کا دل مردہ ہو اور ہر وقت غم ناک ہو تو گیارہ روز تک ہر روز گیارہ سو بار پڑھنا لازمی ہے اور عشق الہی کے لئے بھی تریاق ہے۔

(۱۶) وَمَا مِنْهَا الخ برائے تسخیر کو ایک با پرہیز گیارہ سو بار گیارہ دن روزانہ قبلہ رخ ورد کرے۔

(۱۷) وَتُخْبِرُ فِي الخ برائے اطلاع اسرار غیبی ہر روز گیارہ سو بار گیارہ دن ورد کرے

(۱۸) مُرِيْدِيْ هِمْ الخ برائے حصول مقاصد و مراتب دینی و دینوی ایک سو بار روزانہ پڑھے

(۱۹) مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ الخ برائے دفع خوف و خطر شیطانی روزانہ ایک ہزار بار گیارہ دن پڑھے۔

(۲۰) طُبُوْ اِلٰى فِي السَّمَاءِ الخ برائے تسخیر خلائق و برائے طلب جاہ و جلال و مال و ضال و بلند آوازگی و حصول نیک بختی ہر روز بلا ناغہ پانچ سو بار ہمیشہ ورد کرے

(۲۱) بِلَادُ اللهِ مُلْكِيْ الخ برائے تسخیر جملہ خلائق و برائے حصول جاہ و جلال گیارہ روز ہزار بار پرہیز کے ورد کرے اور خطرات شیطانی کے دفعیہ کے واسطے سو بار روزانہ ورد رکھے۔

(۲۲) بِلَادُ اللهِ مُلْكِيْ الخ برائے تسخیر جملہ خلائق و برائے حصول جاہ و جلال گیارہ روز ہزار بار پرہیز کے ورد کرے اور خطرات شیطانی کے دفعیہ کے واسطے سو بار روزانہ ورد کرے۔

(۲۲) نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللهِ الخ برائے کشود وحدت وجود گیارہ روز پانچ ہزار پانچ سو بار

Marfat.com

روزانہ پڑھے اور پھر ایک سو بار روزان مداومت کرے نیز موافقت مرد اور عورت کے گیارہ دفعہ شکر پر دم کر کے کھلاوے انشاء اللہ موافقت ہو جائے گی۔

(۲۳) دَرَسْتُ الْعِلْمِ الخ برائے حصول علم ظاہری اور باطنی ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز صبح بلا ناغہ ورد کرے۔

(۲۴) وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ الخ برائے زیارت معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا وَھَّابُ یَا عَزِیْزُ یا غَنِیُّ یَا مُغْنِیْ یَا اَللہُ یَا مُعِزُّ ہر بار شعر کے بعد ملا کر پڑھے ایسی جگہ جہاں کسی کی آواز کان میں نہ پڑے اور ہزار دفعہ روزانہ چلہ میں بیٹھ کر چالیس یوم پڑھے انشاء اللہ مطلب حاصل ہو گا۔

(۲۵) مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ الخ برائے فتح و نصرت براعداء روزانہ ایک سو بار گیارہ روز متواتر پڑھنا چاہیے۔

(۲۶) اَنَا الْجِیْلِیُّ الخ یَا بَاسِطُ یَا رَافِعُ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ الشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللہُ گیارہ سو بار برائے خلقت میں مشہوری کے لئے نیز اس شعر کا نقش نکال کر پر کر کے نوزائیدہ کے گلے میں باندھے انشاء اللہ تمام آفات سے محفوظ و مامون رہے گا۔

(۲۷) اَنَا الْحَسَنِیُّ وَ الْمَخْدَعُ مُقَامِیْ الخ برائے حصول بلندی مراتب روزانہ یا نیز ایک سو گیارہ بار معمول بنائے۔

(۲۸) وَعَبْدُ الْقَادِرِ الخ برائے ہر جائز مشروع مقصد و دفع دشمن و بلیات ایک سو دفعہ روزانہ ورد رکھے اور بعد وظیفہ ختم شریف پڑھ کر ثواب روح پر فتوح پر پہنچائے۔

Marfat.com

مندرجہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ قصیدہ غوثیہ شریف کی زکواۃ دے کر پڑھنا دنیا ومافیہا کے خزائن سے مستفید ہونے کا ایک اہم ذریعہ ہے

Marfat.com

درود کبریت احمر

درود کبریت احمر غوث صمدانی ہیکل نورانی کی تصنیف ہے اس درود شریف کا پڑھنا قادری طالب کے لئے یعنی مبتدی اور منتہی کے لئے کیمیائے سعادت ہے۔ سلوک کے منازل طے کرنے میں زیادہ تر ہدف ہے۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِکَ عَدَداً وَ اَنْمٰی بَرَکَاتِکَ سَرْمَداً وَ اَزْکٰے تَحِیَّاتِکَ فَضْلاً مُؤَبَّداً وَ اَسْنٰی سَلَامِکَ اَبَداً مجددا عَلٰی اَشْرَفِ الْحَقَائِقِ الْاِنْسَانِیَۃِ وَ الْجَانِیَۃِ مَعْدَنِ الدَّقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَ طُوْرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّۃِ وَ مُھْبِطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّۃِ عُرُوْسُ الْمَمْلَکَۃِ الْقُدُّوْسِیَّۃِ وَ اِمَامُ الْحَضْرَتِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَاسِطَۃُ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ وَ مُقَدَّمَۃُ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ قَائِدُ رَکْبِ الْاَنْبِیَاءِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَ اَفْضَلُ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ حَامِلُ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی وَ مَالِکُ اَزِمَّۃِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی شَاہِدُ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَ مُشَاہِدُ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاَوَّلِ وَ تَرْجَمَانِ لِسَانُ الْقِدَمِ وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِکَمِ مُظْہِرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَ الْکُلِّیِّ وَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ الْعِلْوِیِّ وَ السِّفْلِیِّ رُوْحُ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ وَ عَیْنُ حَیٰوۃِ الدَّارَیْنِ الْمُتَخَلِّقُ بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَۃِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَسْرَارِ الْمُقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّۃِ الرَّبُوْبِیَّۃِ سَیِّدُ الْاَشْرَافِ وَ جَامِعُ الْاَوْصَافِ الْخَلِیْلِ الْاَعْظَمِ الْحَبِیْبِ الْاَکْرَمِ نَبِیِّکَ الْعَظِیْمِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الْبَاطِنِ الظَّاہِرِ الْعَاقِبِ الْحَاشِرِ النَّاہِیِ الْاٰمِرِ النَّاصِحِ النَّاصِرِ الصَّابِرِ الشَّاکِرِ الْقَانِتِ الذَّاکِرِ الْمَاحِی الْمَاجِدِ الْعَزِیْزِ

Marfat.com

الحامد المؤمن العابد المتوکل الزاهد القائم الساجد التابع الشهید الولی الحمید
البرهان الحجة المطاع المختار الخاضع الخاشع البر المستنصر الحق
المبین طٰہٰ یٰسٓ المزمل المدثر سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین
و حبیب رب العالمین النبی المصطفی الرسول المجتبیٰ الحکم العدل
الحکیم العلیم العزیز الرؤف الرحیم الکریم نورک القدیم و صراطک المستقیم
محمد عبدک و رسولک و صفیک و خلیلک و حبیبک و نبیک و ولیک
و امینک و دلیلک و نجیک و نجیبک و نخبتک و ذخیرتک و خیرتک
امام الخیر و قائد البر و رسول الرحمۃ النبی الامی العربی القریشی الهاشمی
المکی المدنی التهامی الشاهد المشهود الولی المقرب العبد المسعود الحبیب
الشفیع الحسیب الرفیع الملیح البدیع الواعظ العطوف الحلیم النذیر الجواد
الکریم الطیب المبارک المکین الصادق المصدوق الامین الداعی الیک
باذنک السراج المنیر الذی ادرک الحقائق بجملتها وفاق الخلائق برمتها
و جعلتہ حبیبا و ناجیتہ قریبا و ادنیتہ رقیبا و ختمت بہ الرسالۃ
و البشارۃ الدلالۃ النذارۃ والنبوۃ و نصرتہ بالرعب و ظللتہ بالسحب و
رددت لہ الشمس و شققت لہ القمر و انطقت لہ الضب و الظبی و الذئب
و الجذع و الذراع و الجمل و الجبل المدر و الشجر و انبعت من اصابعہ الماء
الزلال و انزلت من المزن بدعوتہ فی عام المحل و الجذب وابل الغیث
و المطر فاعشوشب منہ القفر و الوعر و الصخر و السهل و الرمل و الحجر و
اسریت بہ لیلا من المسجد الاقصیٰ الی السموات العلیٰ الی سدرۃ المنتهیٰ الیٰ

Marfat.com

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَارَيْتَهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى وَاَنَلْتَهُ الْغَايَةَ الْقُصْوٰى وَاَكْرَمْتَهُ بِالْمُخَاطَبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُعَايَنَةِ بِالْبَصَرِ وَخَصَّصْتَهُ بِالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى وَالشَّافَعَةِ الْكُبْرٰى يَوْمَ الْفَزْعِ الْاَكْبَرِ فِى الْمَحْشَرِ وَجَمَعْتَ لَهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرَ الْحِكَمِ وَجَعَلْتَ اُمَّتَهُ خَيْرَ الْاُمَمِ وَغَفَرْتَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ الَّذِىْ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ وَنَصَحَ الْاُمَّةَ وَجَلَى الظُّلْمَةَ وَجَاهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدَ رَبَّهٗ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْهُ فِى الدُّنْيَا بِاَعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَاَبْقَاءِ شَرِيْعَتِهٖ وَفِى الْاٰخِرَةِ بِشَفَاعَتِهٖ فِىْ اُمَّتِهٖ وَاَجْزِلْ اَجْرَهٗ وَمَثُوْبَتَهٗ وَاَبِدْ فَضْلَهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ذَوِى الشُّهُوْدِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى سه بار

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ اَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْكَ فَضْلاً وَمِنْ اَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً وَاَعْظَمِهِمْ خَطَرًا وَّاَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِحْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَامُوْلَهٗ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ مَا تُقَرِّبُهٖ عَيْنَهٗ وَاَجْزِهٖ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ واجزالانبياء كلهم خيرا اللهم صل وسلم على سيدنا محمد عدد ما شاهدته الابصار و سمعته الاذان و صل وسلم عليه عدد من صلى اليه وصل وسلم عليه عدد من لم يصل عليه وصل وسلم عليه كما تحب و ترضى ان يصلى عليه وصل وسلم عليه كما امرتنا ان يصلى عليه وصل وسلم عليه كما ينبغى ان يصلى عليه

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ نَعْمَاءِ اللّٰهِ وَاِفْضَالِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَحْفَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَخْتَانِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَخَزَنَةِ اَسْرَارِهٖ وَمَعَادِنِ اَنْوَارِهٖ كُنُوْزِ الْحَقَائِقِ وَهُدَاةِ الْخَلَائِقِ وَنُجُوْمِ الْاِهْتِدَاءِ لِمَنْ اِقْتَدٰى وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا اَبَدًا وَارْضَ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ رِضًى سَرْمَدًا عَدَدَ خَلْقِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَرِضَاءَ نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَكُلَّمَا سَهٰى مَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَلَنَا صَلَاحًا وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ الْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَاللِّوَاءَ الْمَعْقُوْدَ الْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَصَلِّ يَارَبِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ گیارہ بار — ۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ الرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَا مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَا بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا اِنْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا اِنْقِضَاءَ صَلَوَاتِكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ صَلٰوةً مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ مَقْبُوْلَةً لَدَيْهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا صَلٰوةً تَمْلَاُ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَرَّجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتَجْرِيْ بِهَا لُطْفُكَ مِنْ اَمْرِيْ وَاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ بَارِكْ لَنَا عَلَى الدَّوَامِ وَاهْدِنَا وَعَافِنَا وَاجْعَلْنَا اٰمِنِيْنَ وَيَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَ نَافِعَ

Marfat.com

الرَّاحَۃَ لِقُلُوْبِنَا وَ اَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَۃَ الْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَ دُنْیَانَا وَ اٰخِرَتِنَا وَ تَوَفَّنَا عَلَی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاجْمَعْنَا مَعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ غَیْرِ عَذَابٍ بَئِیْسٍ وَ اَنْتَ رَاضٍ عَنَّا وَلَا تَمْکُرْ بِنَا وَ اخْتِمْ لَنَا مِنْکَ بِخَیْرٍ وَ عَافِیَۃٍ بِلَا مِحْنَۃٍ اَجْمَعِیْنَ خَتَمَ اللّٰہُ لَنَا بِالْحُسْنٰی ھُوَ مَوْلَانَا نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(آمین)

اَوْرَادُ السَّبُوْعِ

یہ اَوراد بھی غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے معمولات میں سے ہیں۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد یا بوقت نماز مغرب یا بھی مناسب وقت ہو اُس روز کی مناسبت سے پڑھنا چاہیے۔

وِرْدُ یَوْمِ الْاَحَدِ (وظیفہ اتوار)

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْجَلِیْلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اللَّطِیْفُ الْحَکِیْمُ الرَّؤُفُ الْعَفُوْ الْمُؤْمِنُ النَّصِیْرُ الْمُجِیْبُ الْمُغِیْثُ الْقَرِیْبُ السَّرِیْعُ الْکَرِیْمُ ذُوالْاِکْرَامِ ذُوالطَّوْلِ رَبِّ اَکْسِنِیْ مِنْ جَمَالِ بَدِیْعِ الْاَنْوَارِ الْجَمَالِیَّۃِ مَا یُدْھِشُ اَلْبَابَ الذَّوَاتِ الْکَوْنِیَّۃِ فَتَتَوَجَّہُ اِلٰی حَقَائِقِ الْمُکَوَّنَاتِ تَوَجُّہَ الْمَحَبَّۃِ الذَّاتِیَّۃِ الْجَاذِبَۃِ اِلٰی شُھُوْدِ مُطْلَقِ الْجَمَالِ الَّذِیْ لَا یُضَادُّہٗ قُبْحٌ وَ لَا یَقْطَعُ عَنْہُ اِیْلَامٌ وَ اجْعَلْنِیْ مَرْحُوْمًا مِنْ کُلِّ رَاحِمٍ بِحُکْمِ الْعَطْفِ الْحُبِّیِّ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُہٗ اِنْتِقَامٌ وَلَا یَنْقُصُہٗ غَضَبٌ لَا یَقْطَعُ مَدَدَہٗ ھُوَ الرَّحِیْمُ رَبَّاہُ رَبَّاہُ غَوْثَاہُ یَا خَفِیًّا لَا یَظْھَرُ یَا

Marfat.com

ظَاهِرًا لَا یَخْفٰی لَطُفَتْ اَسْرَارُ وُجُوْدِکَ الْاَعْلٰی فَتَرٰی فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ وَ عَلَتْ اَنْوَارُ ظُهُوْرِکَ الْاَقْدَسِ فَبَدَتْ فِیْ کُلِّ مَشْهُوْدٍ فَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الْمَنَّانُ بِالرَّافَةِ وَالْعَفْوِ السَّرِیْعِ بِالْمَغْفِرَةِ مَاْمَنُ الْخَائِفِیْنَ نَصِیْرُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ الْقَرِیْبُ بِمَحْوِ اجِهَاتِ الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ عَنْ عُیُوْنِ الْعَارِفِیْنَ یَا کَرِیْمُ یَا ذَ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥

وِرْدُالْاِثْنَیْنِ (وظیفہ سوموار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَکِیْمُ الرَّحِیْمُ الْفَعَّالُ اللَّطِیْفُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الرَّحْمٰنُ رَبِّ اَذِقْنِیْ بَرْدَ حِلْمِکَ عَلَیَّ حَتّٰی اَبْتَهِجَ بِهٖ فِیْ عَوَالِمِیْ فَلَا اَشْهَدُ فِی الْکَوْنِ اِلَّا مَا یَقْتَضِیْ سُکُوْتِیْ وَرِضَائِیْ فَاِنَّکَ الْحَقُّ وَاَمْرُکَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّحِیْمُ ٥ رَبِّ اَشْهِدْنِیْ مُطْلَقَ فَاعِلِیَّتِکَ فِیْ کُلِّ مَفْعُوْلٍ حَتّٰی لَا اَرٰی فَاعِلًا غَیْرَکَ لَاکُوْنَ مُطْمَئِنًّا کَیْفَ جَرَیَانِ اَقْدَارِکَ مُنْقَادَ الْکُلِّ حُکْمٍ وَ وُجُوْدٍ عَیْنِیْ وَ غَیْبِیْ وَ بَرْزَخِیْ یَا نَافِخًا رُوْحَ اَمْرِهٖ فِیْ کُلِّ عَیْنٍ اِجْعَلْنِیْ مُنْفَعِلًا فِیْ کُلِّ حَالٍ لِمَا یُحَوِّلُنِیْ عَنْ ظُلُمَاتِ تَکْوِیْنَاتِیْ وَالْحِقْ فِعْلِیْ وَ فِعْلَ الْفَاعِلِیْنَ فِیْ اَحَدِیَّةِ فِعْلِکَ وَ تَوَلَّنِیْ بِجَمِیْلِ حَمِیْدِ اِخْتِیَارِکَ فِیْ تَوَجُّهَاتِیْ وَ اَفْنِ مِنِّیْ اِرَادَتِیْ وَ صَبِّرْنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ اصْحَبْنِیْ یَا لَطِیْفَ الْعِنَایَةِ بِمَعِیَّةٍ خَاصَّةٍ مِنْکَ وَ حَقِّقْنِیْ بِقُرْبِکَ الَّذِیْ لَا وَحْشَةَ مَعَهٗ یَا رَحْمٰنُ یَا سَلَامُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥

Marfat.com

وِرْدُ یَوْمِ الثُّلَاثَاءِ (وظیفہ منگل)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِلٰهِیْ مَا اَحْلَمَکَ عَلٰی مَنْ عَصَاکَ وَ مَا اَقْرَبَکَ مِمَّنْ دَعَاءَکَ وَ مَا اَعْطَفَکَ عَلٰی مَنْ سَئَلَکَ وَمَا اَرْاَفَکَ بِمَنْ اَمَلَکَ مَنْ ذَالَّذِیْ سَالَکَ فَحَرَمْتَہٗ اَوْ الْتَجَاءَ اِلَیْکَ فَاَسْلَمْتَہٗ اَوْ تَقَرَّبَ مِنْکَ فَاَبْعَدْتَہٗ اَوْ هَرَبَ اِلَیْکَ فَطَرَدْتَہٗ لَکَ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ اِلٰهِیْ اَتُرَاکَ تُعَذِّبُنَا وَ تَوْحِیْدُکَ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ مَا اَخَالُکَ تَفْعَلُ وَلَئِنْ فَعَلْتَ اَتَجْمَعُنَا مَعَ قَوْمٍ طَالَ مَا بَغَضْنَاهُمْ لَکَ فَبِالْمَکْنُوْنِ مِنْ اَسْمَاءِکَ وَ مَا وَارَتْہُ الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِکَ اَنْ تَغْفِرَ لِهٰذَا النَّفْسِ الْهَلُوْعِ وَلِهٰذَ الْقَلْبِ الْجَزُوْعِ اَلَّذِیْ لَا یَصْبِرُ لِحَرِّ الشَّمْسِ فَکَیْفَ یَصْبِرُ لِحَرِّ نَارِکَ یَا حَلِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّلِّ اِلَّا اِلَیْکَ وَ مِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْکَ وَ مِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ کَمَا مُنِتَ وُجُوْهُنَا اَنْ تَسْجُدَ لِغَیْرِکَ فَعَنْ اَیْدِیْنَا اَنْ تَمُدَّ بِالسُّوَالِ بِغَیْرِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

وِرْدُ یَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ (وظیفہ بدھ)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِلٰهِیْ عَمَّ قِدَمُکَ حَدَثِیْ وَلَا اَنَا وَالشَّرْقُ سُلْطَانُ نُوْرِ وَجْهِکَ فَاَضَاءَ هَیْکَلَ بَشَرِیَّتِیْ وَلَا سِوَاکَ فَمَا دَامَ مِنِّیْ فَبِدَوَامِکَ وَمَا فَنٰی عَنِّیْ فَبِرُوْیَتِیْ اِیَّایَ وَاَنْتَ الدَّائِمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْاَلُکَ بِالْاَنْفِ اِذَا تَقَدَّمْتَ وَ بِالْهَاءِ اِذَا تَاَخَّرْتَ وَ

Marfat.com

بِالْهَاءِ مِنِّیْ اِذَا انْقَلَبْتُ لَا مَا اَنْ تُفْنِيَنِيْ بِکَ عَنِّیْ حَتّٰی تَلْتَحِقَ الصِّفَةُ بِالصِّفَةِ وَ تَقَعَ الرَّابِطَةُ بِالذَّاتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ۔

وِرْدُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ (وظیفہ جمعرات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِمَا سَاَلَکَ بِهٖ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ اَسْاَلُکَ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ مَلَاَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَ بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰی جَمِيْعِ خَلْقِکَ وَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ يَا لَطِيْفُ قَبْلَ كُلِّ لَطِيْفٍ وَ يَا لَطِيْفُ بَعْدَ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ لَطُفْتَ بِخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْاَلُکَ يَا رَبِّ كَمَا لَطُفْتَ بِیْ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَحْشَاءِ اُلْطُفْ بِیْ فِیْ قَضَائِکَ وَ قَدْرِکَ وَ فَرِّجْ عَنِّی الضِّيْقَ وَ لَا تُحَمِّلْنِیْ مَا لَا اُطِيْقُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ اُلْطُفْ بِیْ بِخَفِیِّ خَفِیِّ خَفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ اِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ

يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ وَحَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥

وِرْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (وظیفہ بروز جمعہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعَظِيْمِ قَدِيْمِ كَرِيْمِ مَكْنُوْنِ مَخْزُوْنِ اَسْمَائِکَ وَ بِاَنْوَاعِ اَجْنَاسِ رُقُوْمِ نُقُوْشِ اَنْوَارِکَ وَ بِعَزِيْزِ اِعْزَازِ تَعَزُّزِ عِزَّتِکَ وَ بِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِکَ وَ بِقَدْرِ مِقْدَارِ اِقْتِدَارِ قُدْرَتِکَ وَ بِتَايِيْدِ وَ تَحْمِيْدِ تَمْجِيْدِ تَعْظِيْمِ عَظْمَتِکَ وَ بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِکَ وَ بِقَيُّوْمِ دَيْمُوْمِ دَوَامِکَ مُدَّتِکَ وَ بِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اَمَانِ مَغْفِرَتِکَ وَ بِرَفِيْعِ بَدِيْعِ مَنِيْعِ سُلْطَانِکَ وَ سَطْوَتِکَ وَ بِرَهَبُوْتِ عَظَمُوْتِ جَبَرُوْتِ جَلَالِکَ وَ بِصَلَاتِ سَعَاتِ سِعَةِ بِسَاطِ رَحْمَتِکَ وَ بِلَوَامِعِ بَوَارِقِ صَوَاعِقِ عَجِيْجِ هَجِيْجِ رَهْجِ نُوْرِ ذَاتِکَ وَ بِقَهْرِ جَهْرِ مَيْمُوْنِ اِرْتِبَاطِ وَحْدَنِيَّتِکَ بِهَدِيْرِ هَيَارِ تَيَّارِ نِيَارِ اَمْوَاجِ بَحْرِکَ الْمُحِيْطِ بِمَلَكُوْتِکَ وَ بِاِتِّسَاحِ اِنْفِسَاحِ مَيَادِيْنِ بَرَازِخِ كُرْسِيِّکَ وَ بِهَيْكَلِيَّاتِ عُلْوِيَّاتِ رُوْحَانِيَاتِ اَمْلَاکِ اَفْلَاکِ عَرْشِکَ وَ بِاَمْلَاکِ الرُّوْحَانِيِّيْنَ الْمُدَبِّرِيْنَ لِلْكَوَاكِبِ الْمُدِيْرَةِ - بِاَفْلَاكِکَ وَ بِحَنِيْنِ اَنِيْنِ تَسْكِيْنِ قُلُوْبِ الْمُرِيْدِيْنَ بِقُرْبِکَ وَ بِخَضَعَاتِ حَرَقَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِيْنَ مِنْ سَطْوَتِکَ وَ بِاٰمَالِ نَوَالِ اَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِیْ مَرْضَاتِکَ وَ بِتَخْضِيْعِ تَقْطِيْعِ تَقَطُّعِ تَعْظِيْمِ مَرَائِرِ الصَّابِرِيْنَ عَلٰی بَلْوَائِکَ وَ بِتَعَبُّدِ تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِيْنَ عَلٰی

Marfat.com

طاعتک یا اوّل یا اخر یا ظاہر یا باطن یا قدیم یا مقیم یا قویم اطمس بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم شرّ سویداء قلوب اعدائنا واعداء ک و دق اعناق رؤس
الظلمۃ بسیوف نشات قہرک و سطوتک و احجبنا بحجبک الکثیفۃ
بحولک و قوتک وقدرتک عن لحظات لمحات لمعات ابصارہم الضعیفۃ
بعزتک و قدرتک وسطوتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ وصب علینا من انابیب
التوفیق فی روضات السعادات اناء لیلک و اطراف نہارک و غمسنا فی
احواض سواقی مساقی بر برک و رحمتک و قیدنا بقیود السلامۃ عن
الوقوع فی معصیتک یا اوّل یا اخر یا ظاہر یا باطن یا قدیم یا قویم یا مقیم یا
مولائی یا قادر یا مولائی یا غافر یا لطیف یا خبیر اللّٰھم ذہلت العقول
وانحصرۃ الابصار و حارت الاوہام و ضاقت الافہام و بعدت الخواطر و
قصرت الظنون عن ادراک کنہ کیفیۃ ذاتک و ما ظہر من بوادی عجائب
انواع اصناف قدرتک دون البلوغ الی تلالؤ لمعات لمحات بروق شروق
اسمائک یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اوّل یا آخر یا ظاہر یا باطن یا قدیم یا قویم یا مقیم
یا نور یا ہادی یا بدیع یا باقی یا ذ الجلال والاکرام
لا الٰہ الا انت برحمتک استغیث یا غیاث المستغیثین اغثنا لا الہ الا
انت برحمتک ارحمنا اللّٰھم محرک الحرکات و مبدئ نہایات الغایات و
مخرج ینا بیع قضبان قضبات النبات و مشقق صم جلا مید الصخور
الراسیات والمنبع منہا ماء معینا للمخلوقات والمحیی بہ سائر الحیوانات

Marfat.com

وَ النَّبَاتَاتِ وَالْعَالِمِ بِمَا اِفْتَلَجَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ اسْرَارِهِمْ وَ اَفْکَارِهِمْ وَ فَکَّ رَمْزِ نُطْقِ اِشَارَاتِ خَفِیَّاتِ لُغَاتِ النَّمْلِ السَّارِحَاتِ یَا مَنْ سَبَحَتْ وَ قَدَّسَتْ وَ عَظَمَتْ وَ کَبُرَتْ وَ مَجَّدَتْ لِجَلَالِ کَمَالِ اَقْدَامِ اَقْوَالِ اعْظَامِ عِزِّهِ الشَّهْرِ وَ فِیْ هٰذِهِ الْجُمُعَۃِ وَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَۃِ وَ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ الْمُبَارَکِ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَهٗ وَاِلٰی دَارِکَ دَارَ السَّلَامِ اَدْنَیْتَهٗ بِفَضْلِکَ یَا جَوَادُ یَا جَوَادُ یَا جَوَادُ جُدْ عَلَیْنَا وَ عَامِلْنَا بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ لَا تُقَابِلْنَا بِمَا نَحْنُ اَهْلُهٗ اِنَّکَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَوَّلُ یَا آخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا قَدِیْمُ یَا قَوِیُّمُ یَا مُقِیْمُ یَا نُوْرُ یَا هَادِیْ یَا بَدِیْعُ یَا بَاقِیُّ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اِسْتَغِیْثُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا لَا اِلٰهَ اَنْتَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمْ وَ اَنْ تَقْضِیَ حَوَائِجَنَا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ـ

Marfat.com

وِرْدُ یوم السَبْت (وظیفہ ہفتہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

اَللّٰھُمَّ یا مَنْ نِعَمہ لا تُحْصٰی وَ اَمْرُہٗ لا یعصی و نورہ لا یُطْفیٰ وَ لُطْفہ لَا یَخْفیٰ یَا مَنْ فَلَقَ الْبحْرَ بِموْسیٰ وَ اَحْیَ الْمیت لعیسی و جعل النارِ بُرْدًا وسَلا ما عَلیٰ اِبْرَاھیم صَلِّ عَلیٰ سیدِنا مُحَمد و علیٰ ال سیدنا محمد و اجعل لی من امری فَرْجًا وَ مَخرَجا اللّٰھُمَّ بتلالُو نُور بھاءِ حجب عرشک من اعداء ی احْتجبْت وَ بِسَطْوتِ الْجَبرُوتِ مِمَّنْ یکیْدُنِیْ تَحَصَّنْتُ و بحولِ طولِ جولِ شدیدِ قوّتِک مِنْ کُلِّ سُلْطان تَحَصَّنْتُ وَ بدَیْمومِ قیُّومِ دُوامِ ابدیتِکَ مِن کُلِّ شَیْطان اسْتَعذْتُ و بمکنونِ السرّ مِنْ سَرِّ سِرِّک مِنْ کُلِّ ھامۃٍ تَخلّصْتُ و تحَصَّنْتُ یا حامِلَ الْعرْش عن حملۃِ الْعرْش یا حابسَ الْوحْش یا شدِیْدُ الْبطْشِ علیکَ تَوکلْتُ وَ اِلیْکَ اَنبْتُ احبس عنی مَن ظَلمنیْ و اغلبْ علیٰ مَنْ غَلبنی

Marfat.com

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَ غْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكبر وَ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّنْ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَمِيْعًا جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

فضائل اسبوع شریف

اسبوع شریف حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اَوراد میں سے ہے یہ سات دنوں کے الگ الگ اوراد ہیں یہ سلسلہ قادریہ اور دوسرے سلاسل کے اولیاء کرام کے معمولات میں سے ہے اس میں ذات الٰہی کو بڑے احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے یہ عرفان الٰہی کا خزینہ ہے اس سے باطن کھل جاتا ہے اور حجابات دور ہو جاتے ہیں اور اس سے مغفرت الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہونا ہے نصیب ہو جاتا ہے اور یہ بھی قرب الٰہی کے حصول کا احسن ذریعہ ہے اس کا عامل دین و دنیا میں کامران و کامیاب ہوتا ہے اگر تمہیں کوئی مصیبت آجائے تو بروز جمعہ دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب بارگاہ غوثیہ میں پیش کر کے اس اسبوع شریف کو گیارہ بار پڑھ کر بارگاہ الٰہیہ میں اپنا سوال پیش کرے اللہ تعالیٰ جلد اس مصیبت کو اس سے ہٹا دے گا۔

Marfat.com

صلواۃ کنز الاعظم

یہ درود شریف غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز کی تالیف ہے اور زیارت معلّم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اکثیر اعظم کا درجہ رکھتا ہے دین و دنیا کے حصول مقاصد کے لئے نہایت زود اثر ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ اَبَدًا وَ اَنْمٰی بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِکَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْاِنْسَانِیَّۃِ وَ مَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَ طُوْرِ تَجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّۃِ وَ مَھْبِطِ الْاَسْرَارِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَ عُرُوْسِ الْمُمْلَکَۃِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَاسِطَۃِ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ وَ مُقَدَّمِ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ قَائِدِ رَکْبِ الْاَنْبِیَاءِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَ اَفْضَلِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ - حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی وَ مَالِکِ اَزِمَّۃِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی شَاھِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَ مُشَاھِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَّلِ وَ تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ مَظْھَرِ الْوُجُوْدِ الْکُلِّیِّ وَالْجُزْئِیِّ وَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوَجُوْدِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ وَ عَیْنِ حَیَاتِ الدَّارَیْنِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّۃِ الْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمُقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّۃِ الْخَلِیْلِ الْاَکْرَامِ وَ الْحَبِیْبِ الْاَعْظَمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَ ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

Marfat.com

ختم قادریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۱۱۱ مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۱۱ مرتبہ

سورۃ یٰسٓ شریف ۱ مرتبہ

سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ ۱۳۱ مرتبہ

یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ

درود شریف مذکورہ ۱۱۱ مرتبہ

درود شریف مذکورہ ۱۱۱ مرتبہ

سورۃ اخلاص ۱۱۱۱ مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر ۱۱۱ مرتبہ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۱۱۱ مرتبہ

اَللّٰھُمَّ آمِیْنَ ۱۱۱۱ مرتبہ

Marfat.com

قصیدہ غوثیہ قطبیہ بائیہ

(۱) مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ
اِلَّا وَلِیَ فِیْهِ الْاَلَذُّ اَلْاَطْیَبُ

عشق محب کی کوئی بھی ایسی شراب نہیں جس کا سب سے خوشگوار اور عمدہ جام میرا نہ ہو۔

(۲) اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ
اِلَّا وَ مَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَ اَقْرَبُ

اور وصال محبوب کا کوئی بھی ایسا مقام نہیں جہاں میری منزلت سب پر فائق اور سب سے زیادہ قریب تر نہ ہو

(۳) وَهَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا
فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَ طَابَ الْمَشْرَبُ

زمانے نے اپنی ہر پاکیزگی اور خوبی مجھے بطور نذر پیش کر دی ہے اور اسی کا ہر گھاٹ میرے لئے مبارک اور پانی میرے لئے خوشگوار ہے۔

(۴) وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا لِکُلِّ کَرِیْمَۃٍ
لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ وَ یَخْطُبُ

ہر وہ عالی قدر کمال مجھ سے وابستہ کر دیا ہے جس کو صاحب استعداد لوگ بھی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ وہ اس کے حاصل کرنے میں بھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

Marfat.com

(۵) اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یُخَافُ جَلِیْسُھُمْ
رَیْبُ الزَّمَانُ وَلَا یُرٰی مَا یُرْھَبُ

میں ان افراد میں سے ہوں جن کے پاس بیٹھنے والا زمانہ کے حوادث سے گھبراتا ہے اور نہ کسی ڈراونی شے سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

(۶) قَوْمٌ لَھُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَۃٌ
عُلْوِیَّۃٌ وَ بِکُلِّ جَیْشٍ مَرْکَبٌ

وہ ایسے افراد ہیں کہ ہر عزت و شرف میں ان کا بلند مرتبہ ہے اور ہر جماعت میں انہیں امتیاز حاصل ہے۔

(۷) اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَئُنِیْ دَوْحُھَا
طَرَبًا وَ فِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْھَبٌ

میں عندلیب مسرت ہوں کہ باغ طرب میں مستانہ وار چہچہاتا رہا ہوں اور عالم ملکوت میں باز اشہب ہوں (جو طاقت پرواز اور تیز رفتاری کی صفت سے متصف اور مشہور ہے)

(۸) اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ
طَوْعًا وَمَھْمَا رُمْتُہٗ لَا یَعْزُبُ

عشق و محبت کی تمام قوتیں اپنی خوشی سے میری مطیع ہو گئی ہیں اور جب بھی محبوب حق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اس کو اپنے سے دور نہیں پاتا۔

(۹) اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَلَا اُمْنِیَّۃً

Marfat.com

اَرْجُواْ وَلَا مُوْعُوْدَۃً الرَّقَبْ

اب میں کسی بات کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ کسی مقررہ وعدہ کا منتظر ہوں۔

(۱۰) مَازِلْتُ اُرْتَعُ فِی مَیَادِیْنَ الرِّضٰی

حَتّٰی وُھِبْتُ مَکَانَۃً لَا تُوْھَبُ

میں رضامندی اور قرب الٰہی کے سبزہ زاروں سے اول دن سے ہی مستفید ہوں اور اب مجھے وہ مقام عطا کر دیا گیا ہے جو کسی کو نہیں دیا جاتا۔

(۱۱) اَضْحٰی الزَّمَانُ کَحُلَّۃٍ مَرْقُوْمَۃٍ

تَزْھُوْ وَ نَحْنُ لَھَا الطِّرَازُ الْمُذْھَبُ

زمانہ اپنے عمدہ مزین اور منقش لباس پر ناز کر رہا ہے اور ہم اس کے نقش و نگار کے جوہر حسن ہیں۔

(۱۲) اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

اگلے لوگوں کا آفتاب ڈوب چکا ہے ہمارا آفتاب آسمان رفعت پر درخشان ہے جو کبھی غروب نہ ہو گا۔ یعنی گزشتہ امتوں کے افتاد ہدایت (انبیاء کرام) غروب ہو چکے ان کی شریعتیں منسوخ ہو چکیں مگر ہمارے آفتاب ہدایت (امت محمدیہ کے نبی) آسمان نبوت و رفعت پر تا قیامت درخشاں رہے گا کہ خاتم النبیین ہے

Marfat.com

اس کی شریعت چار دانگ عالم میں تا قیامت جاری و ساری رہے گی۔

شریعت و طریقت

اوراد کے متعلق جو عارفانہ معلومات اس ناچیز کو میسر ہوتیں وہ سیر قلم کتے بغیر اوراد سے یہ علم معرفت کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا اور ان اوراد سے ہی مقامات سبعہ کو طے کیا جاسکتا ہے اور ان تمام مقامات میں سے مقام نفس امارہ کو طے کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے اور جب تک نفس امارہ کو قابو نہ کیا جائے تو معرفت میں ایک قدم آگے نہیں چل سکتا یہ ایک حجاب ظلمت ہے اس حجاب کو کلمہ طیبہ کے ذریعے سے ہی اٹھایا جاسکتا ہے باقی مقامات جلد طے ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ عبدیت کے مقام ہیں اور عبد غلام کو کہا جاتا ہے جب تک غلامی میں وفاداری نہ ہو اور غلام کی صفات سے موصوف متصف نہ ہو وہ آقا کا وفادار بن ہی نہیں سکتا اور آقا اپنے تابع دار غلام سے ہی خوش ہوتا ہے اور آقا کا منظور نظر ہوتا ہے جیسا کہ ایاز محمود غزنوی کا غلام تھا خلوص دل سے اس کا تابع فرمان تھا محمود غزنوی اپنے اس غلام سے بہت زیادہ خوش تھا اور محمود غزنوی جن انعامات و کرامات سے ایاز کو نوازتے تھے وہ عوام و خواص سے پوشیدہ نہیں اس طرح اگر ایک بندہ جو کہ غلام کے معنیٰ میں ہے اس میں صفات غلامی کی پائی جائیں اور وہ خالق کائنات کا تابع فرمان بن جائے تو خالق کائنات اس سے حسب وقت راضی ہو جاتا ہے اس وقت آسمانوں میں اعلان ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں میرا دوست ہے پھر آسمان کے ملائک زمین کے ملائک میں یہ اعلان کرتے ہیں یہاں تک کہ عوام و

Marfat.com

خواص کے دلوں میں اس بندے کی بزرگی بیٹھ جاتی ہے اور لوگ اس شخص کو ولی اللہ کہنا شروع کر دیتے ہیں اس کے بر عکس اگر کوئی شیطان کی بات کو مان کر نفس کا غلام بنے تو وہ شیطان کا دوست بن جاتا ہے اور اللہ کے نیک بندے اس کو شیطان کا ساتھی کہتے ہیں وہ معرفت حق سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم محبوبان خدا کے غلام بن کر بندگان خدا کے اوصاف سے سرشار ہوں اور اس میں سب سے بڑا وصف عجز وانکساری ہے انا کو مٹاتا ہے اور تکبر و غرور کو پس پشت ڈالتا ہے اگر کوئی اس کی عزت نہ کرے تو وہ خفہ نہیں ہوسکتا اور نہ یہ دل میں لا سکتا ہے کہ کسی نے میری عزت نہیں کی اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ عزت مند ہے تو بندوں کی عزت کا کیا سوال ہے اور یہ تمام عنایات نفس امارہ کی مخالفت سے حاصل ہوتی ہیں اہل عرفان نے کیا خوب کہا ہے

شیر نر کو مارا تو کیا مارا بڑے اژدھے کو مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا گر نفس امارہ کو مارہ

اللہ تعالیٰ ہمیں عبدیت کے ان مقامات سے سرفراز فرماتے جو ہمارے لئے نہایت ضروری ہے اور ہماری روحانیت ہمیں تب حاصل ہوگی جب کہ ہم نفس امارہ کی غیر مشروع مکروہ چالوں سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنا جوڑ اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگائیں اور یہ سعادت اولیاء کرام کی معیت میں ہی ہمیں حاصل ہوسکتی ہے اسی لئے خالق کائنات نے ارشاد فرمایا ہے "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنی سچے

Marfat.com

لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ طریقت شریعت کا مغز ہے بغیر طریقت کے شریعت کی مٹھاس حاصل کرنا محال ہے ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن ظاہر کا تعلق باطن سے اور باطن کا تعلق ظاہر کے ساتھ ہے دونوں لازم و ملزوم ہیں جس طرح عبادت کے لئے اپنے ظاہری کپڑوں اور بدن اور جگہ کا صاف کرانا ضروری ہے اس طرح انسان کا اپنے باطنی بدن کو باطنی نجاست سے بچانا بھی ضروری ہے اور اندر یعنی باطن کو صاف رکھے اپنے دل سے یہ نجاست غلیظہ دور کریں اور اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت اور عشق کے حصول کے لئے یہ صفائی ضروری ہے کیونکہ اگر برتن صاف نہ ہو تو کوئی اس میں دودھ نہیں ڈالتا اور اگر تمہارے گھڑے میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈالا جائے تو وہ تمام گھڑا پلید ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے محبت رسول سے بھرپور صاف دل ہونا لازمی ہے۔

Marfat.com

قصیدہ روحی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۱) شُهِدْتُّ بِاَنَّ اللهَ وَ اِلیْ وِلَایَتِیْ
وَ قَدْ مَنَّ بِالتَّصْرِیْفِ فِیْ کُلِّ حَالَتِیْ

بے شک مجھے مشاہدہ سے یہ بات حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ولایت کا نگہبان ہے اور اس نے بلا شک مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھے ہر حال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۲) سَقَانِیْ رَبِّیْ فِیْ کُئُوْسِ شَرَابِہٖ
وَاَسْکَرَنِیْ حُقْبًا فَهِمْتُ - بِسُکْرَتِیْ

میرے رب نے اپنی شراب (محبت) مجھے پیالوں میں پلائی اور نشہ شراب سے میں مست ہو گیا پس سالہا سال اس نشے میں مخمور و سرمست رہا۔

(۳) وَ مَلَّکَنِیْ جَمِیْعَ الْجِنَانِ وَ مَاحَرَثَ
وَ کُلُّ مُلُوْکِ الْعَالَمِیْنَ رَعِیَّتِیْ

رب تعالیٰ نے جمع بہشت مع جملہ انعام و اکرام ساز و برگ میری ملکیت کر دیئے ہیں اور جملہ عالم کے بادشاہ میری رعیت ہیں

(۴) وَ شَاءَ وَسُ مُلْکِیْ سَاءَ شَرْقًا وَ مَغْرِبًا
وَ صِرْتُ لِاَهْلِ الْکَوْنَیْنِ غَوْثًا بِرَحْمَتِیْ

میرے ڈنکے جملہ عالم میں مشرق سے لے کر مغرب تک بج رہے ہیں میں اپنی رحمت سے موجودات ہر دو عالم کی فریادیں سن رہا ہوں۔

Marfat.com

(۵) وَ فِیْ خَانِنَا اُدْخُلْ تَرَی الْکَأْسَ دَائِرًا
عَلٰی سَائِرِ الْاَقْطَابِ صَحَّتْ وِلَایَتِیْ

ہمارے خانہ حال میں داخل تو ہو وہ پھر دیکھے گا کہ جام محبت مصطفیٰ کا دور چل رہا ہے ہماری ولایت (امر) جملہ اقطاب پر ثابت ہے۔

(۶) اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُبَجَّلًا
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقَ اِلَّا بَقِیَّتِیْ

میں ہی قادر الوقت اور بڑی عظمت و جلال والا قطب ہوں یعنی جملہ اقطاب کا سردار ہوں اور جملہ عشاق نے میری ہی پس خوردہ شراب محبت پی ہے۔

(۷) رُفِعْتُ عَلٰی مَنْ یَّدَّعِیْ الْحُبَّ فِی الْوَرٰی
تَطُوْفُ بِیَ الْاَفْلَاکَ فِیْ حِیْنَ حَضْرَتِیْ

زمانہ بھر میں تمام داعیان محبت سے میرا مقام بلند ہے میرے دربار میں بوقت حاضری افلاک میرا طواف کرتے ہیں۔

(۸) نَعَمْ نَشْأَتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ
وَ قَرَّبَنِیْ الْمَوْلٰی فَعُزَّتْ بِدَوْلَتِیْ

میں نے حضرت آدم علیہ اسلام کے ظہور سے بھی قبل عشق الٰہی میں پرورش پائی۔ مجھے (ازل ہی سے) رب تعالیٰ کی حضوری حاصل ہے اور مجھے اس نے سرداری کے منصب سے نوازا ہوا ہے۔ ۹ اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

(۹) مجھے اس وقت علیا مراتب حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں نبوت کے ساتھ مکنون اور مستور تھا

Marfat.com

(یعنی ازل میں اللہ تعالیٰ کے علم میں حضور علیہ السلام نبی تھے اور میں ولی تھا)

(۱۰) اَنَا کُنْتُ مَعَ اِدْرِیْسَ کَمَا ارْتَقیٰ الْعُلیٰ

وَ اَسْکَنْتُہٗ الْفِرْدَوْسَ اَحْسَنَ جَنَّتِیْ

جب حضرت ادریس علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھاتے گئے تو میں ان کے ساتھ تھا اور میں نے ہی ان کو جنت الفردوس میں عمدہ جگہ پر بٹھایا۔

(۱۱) اَنَا کُنْتُ مَعَ نُوْحٍ بِفُلْکٍ اِذَا جَرَتْ

وَ بِطُوْفَانٍ حَفِظْتُہٗ عَلیٰ کَفِّ رَاحَتِیْ

جب طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جاری ہوئی تو میں ان کی حکومت میں ان کے ساتھ تھا اور میں نے ہی کشتی کو ہاتھ کی، ہتھیلی پر رکھ کر طوفان سے حفاظت کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔

(۱۲) اَنَا کُنْتُ مَعَ اِبْرَاھِیْمَ فِی النَّارِ مُلْقِیاً

وَ مَا طَفِئَتِ النَّارُ اِلَّا بِتَفْلَتِیْ

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کے ساتھ تھا اور میں نے ہی اس آگ کو اپنے دم سے بجھایا تھا۔

(۱۳) اَنَا کُنْتُ مَعَ یَعْقُوْبَ فِیْ حُزْنِ یُوْسُفَ

وَ مَا اجْتَمَعَ الْاِثْنَانِ اِلَّا بِبَرَکَتِیْ

جب حضرت یعقوب علیہ السلام غم یوسفؑ میں مبتلا تھے تو میں ان کی معیت میں تھا اور ان دونوں کا ملاپ میری ہی برکت سے ہوا تھا۔

Marfat.com

(۱۴) اَنَا كُنْتُ مَعَ رُؤْيَا الذَّبِيْحِ مُشَاهِدًا
وَ مَا اُنْزِلَ الْكَبْشُ اِلاَّ بِفُتُوَتِیْ

جب حضرت ابراھیم علیہ السلام نے بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھا تو میں ان کے ہمراہ تھا اور میری ہی مروت سے دنبہ نازل ہوا تھا۔

(۱۵) اَنَا كُنْتُ مَعَ اَيُّوْبَ فِیْ زَمَنِ الْبَلاَءِ
وَمَا بَرِئَتْ بَلْوَاهُ اِلاَّ بِدَعْوَتِیْ

جب حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا تھے تو میں ان کے ساتھ تھا اور اس آزمائش سے نجات کے لئے میں نے ہی ان کے لئے دعاء کی اور میری ہی دعا سے ان کو بلا سے نجات ملی۔

(۱۶) وَ عَصَا مُوْسیٰ مِنْ عَصَائِیْ اِسْتَمَدَّ بِہٖ
وَ مَا عَصَاهُ اِلاَّ عَصَائِیْ وَ سَنَدَتِیْ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا میرے ہی عصا سے استمداد کرتا تھا وہ در حقیقت میرا ہی عصا اور سہارا تھا یعنی ان کی مدد بھی میں نے ہی کی تھی۔

(۱۷) اَنَا كُنْتُ مَعَ عِيْسٰى فِی الْمَهْدِ نَاطِقًا
وَ اَعْطَيْتُ دَاوٗدَ حَلاَوَةَ نِعْمَتِیْ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گہوارے میں میں نے ہی کلام کیا تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خوش آوازی کی نعمت میں نے ہی عطا کی تھی۔

(۱۸) اَنَا اَوَّلُ الْقُدُسِ فِیْ عِلْمِ خَالِقِیْ
اَنَا اٰخِرُ الْمَبْعُوْثِ فِیْ سَرْمَدِ يَتِیْ

Marfat.com

اپنے خالق تعالیٰ کے علم میں جملہ قدسی صفات ارواح سے اول پیدا کیا گیا ہوں اور سب سے آخر مبعوث کیا گیا ہوں یہ منصب عالی مجھے دائمی حاصل ہے۔

(۱۹) وَ مَنْ قَبْلَ قَبْلَ الْاٰنِ فِیْ دَرَجِ الْعُلٰی
مُقِیْمًا وَّ فِی الْفِرْدَوْسِ مَسْمُوْعٌ کَلِمَتِیْ

میرے مدارج بہت عالی ہیں کون ہے جو میرے مرتبہ میں آگے ہیں جنت میں میرے نغمات سنے جاتے ہیں۔

(۲۰) وَاَعْطَانِیَ الرَّحْمٰنُ مِنْ غَیْبِ عِلْمِہٖ
ثَمَانِیْنَ عِلْمًا غَیْرَ عِلْمِ حَقِیْقَتِیْ

رب تعالیٰ نے مجھے علم حقیقت کے علاوہ اسی اور علوم اپنے علم غیب میں سے عطا کیے ہوئے ہیں۔

(۲۱) نَظَرْتُ اِلَی الدُّنْیَا جَمْعًا وَجَدْتُّھَا
خَرْدَلَتِہٖ فِیْ وَسْطِ کَفِّیْ وَ رَاحَتِیْ

میں نے ساری دنیا پر نظر ڈالی اور اسے اپنی ہتھیلی کے وسط میں ایک رائی کے دانے کے برابر پایا۔

(۲۲) وَلَا مِنْبَرٌ اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ خُطْبَۃٌ
وَلَا مَسْجِدٌ اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ رَکْعَتِیْ

کوئی ایسا منبر نہیں جس پر میرا خطبہ نہیں پڑھا جاتا اور کوئی ایسی مسجد نہیں جس میں میرا ذکر خیر نہ ہو۔

(۲۳) مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا

Marfat.com

أَنَا اَحْمِيكَ فِی الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيَامَتِی

اے مرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے میں تیری دنیا میں بھی اور روز قیامت کو بھی حمایت کروں گا۔

(۲۴) وَاَعْلَمُ بِمَوْجِ الْبَحْرِ وَ اَحْصٰی اَعْدَادَهَا
وَاَعْلَمُ بِرَمْلِ الْاَرْضِ كَمْ هِیَ رَمْلَتِی

میں سمندر کی امواج اور ان کی تعداد کو بھی جانتا ہوں اور روئے زمین پر ریت کے جتنے ذرات ہیں ان سب کی تعداد مجھے معلوم ہے۔

(۲۵) وَ اُوْصِيكُمْ لَا تَقْعُدُوْ بِتَكَبُّرٍ
وَ اُوْصِيكُمْ تَمْشُوا الطَّرِيقَ الْحَمِيدَتِی

میں تم سب کو وصیت کرتا ہوں کہ تکبیر کے ساتھ مت بیٹھو نیز وصیت کرتا ہوں کہ میرے عمدہ طریقہ کی پیروی کرو۔

(۲۶) وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَّ اِنَّمَا
اُوْتِیَ الْاِذْنَ حَـ يَعْرِفُوْنَ حَقِيقَتِی

میں نے یہ قصیدہ فخریہ نہیں کہا بلکہ مجھے ، کا اذن دیا گیا ہے اور منشا الٰہیہ یہ ہے کہ لوگ میری حقیقت کو جان لیں۔

(۲۷) وَمَاقُلْتُ حَتّٰی قِيلَ لِیْ قُلْ وَلَا تَخَفْ
لِاَنَّكَ وَلِیُّ اللهِ فِیْ كُلِّ حَالَتِی

میں نے یہ کلام نہیں کہا جب تک مجھے امر نہیں ہوا کہ کلام کر اور خوف نہ کر کیونکہ تو بیشک ہر حالت میں اللہ کا دوست ہے۔

Marfat.com

(۲۸) وَ وَالِدَتِیْ زَہْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
وَ اَبِیْ اَمِیْرَ الْخَیْلِ دَام بِہِمْ بُرَکَتِیْ

میری دادی حضرت سیدۃ النساء زہراء علیہا اسلام جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی ہے اور میرا دادا لشکر کے سردار حضرت شاہ علیؓ ہیں ان سب کی برکات ہروقت میرے شامل حال ہیں۔

(۲۹) وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ طٰہٰ مُحَمَّدٌ
اَنَا عَبْدُالْقَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیْقَتِیْ

میرے نانا پاک جناب رسول اللہ طہ کے خطاب والے جناب محمد پاک ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں سب طریقوں کا شیخ عبدالقادر ہوں ۔

(۳۰) مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا
قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیَّتِیْ

اے میرے مرید ! میرے دامن مضبوطی سے پکڑ لے میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

Marfat.com

تعلیم آداب المریدین بحق مرشد کامل

مرید کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اعتقاد کامل اور اخلاص و محبت سے صحبت مرشد میں رہ کر خدمت کرے اور کوئی فعل بد ہو یا نیک اور خیال و خطرہ قلب جو بھی مرید کے دل میں آتے مرشد سے نہ چھپاتے اور چاہیئے کہ اپنے افعال اور اپنی جان و مال اس کے سپرد کردیوے اور اس پر کسی حالت میں کوئی اعتراض نہ کرے یعنی اپنے آپ کو مرشد کے تصرف میں دے دیوے اور ہر حال میں مطیع اور فرمانبردار رہے اور کسی وجہ سے اپنے ظاہر و باطن میں مرشد کے تصرفات پر مجال اعتراض نہ لاتے اور ہر حکم و فرمان کو ظاہراً و باطناً برضا و رغبت قبول کرے اور بحالت تنگ دستی غریبی مفلسی اور عاجزی اس کے حکم سے روگردانی نہ کرے اور خوشحالی میں اپنا مال و جان و تن بلکہ جو کچھ بھی ملکیت میں ہو مرشد پر قربان کرنے والا ہو چنانچہ مرید مرشد کے ہاتھ میں مانند مردہ کے ہو رہے تاکہ تعیم حق کے مطابق جدھر اس کی مرضی ہو ادھر پھیرتا رہے نیز اس کے آگے نہ چلے بلکہ پیچھے چلے اور اس کے ہر امر کی تعمیل کرنے والا ہو اور اس کی گفتگو سے رنجیدہ خاطر نہ ہو اور مرشد کے ایسے حکم کے فرماتے جانے سے ڈرتا رہے جس کی تعمیل اس سے ناممکن ہو اور یہ بھی کہ مرشد سے تعلیم و تربیت حق لے کر دوسروں کو نصیحت کرنے کے لائق ہو کر نصیحت کرنے والا ہو اور خود بھی فرمانبردار ہو اور اس کے ہر حال و قال اور معاملات میں خاص طور پر لحاظ رکھنے والا ہو اور تعمیل حکم کے لئے ہر وقت تیار رہے اور اپنے تمام افعال و احوال مرشد کے سپرد کردے اور اس کے رازوں کو چھپاتے اور جو کچھ مرشد فرمادے اس کو نگاہ میں رکھے اور کسی بات کو بے فائدہ سمجھ کر ترک نہ کرے اور کسی بات یا حکم کو فراموش نہ

Marfat.com

کرے اور اس کے ہر آداب میں ادب ملحوظ رکھے اور اس کی ہر خصلت اپناتے اور اس کے ہر حال و قال اور دیگر امورات وغیرہ میں پیروی کرنے والا ہو وہ کام جس میں مرشد راضی نہ ہو ترک کردیوے اور کسی کام کو خواہ وہ دینی ہو یا دینوی بے اجازت و بے اشارت مرشد شروع نہ کرے اور نہ پہنے اور لے نہ دے اور نہ بے اجازت کھائے نہ پئے بلکہ اسی طرح عبادات ذکر و فکر تلاوت قرآن کریم و مراقبہ وغیرہ وغیرہ بے اجازت مرشد شروع نہ کرے اور جس کام کو مرشد ناپسند کرے ہرگز نہ کرے بلکہ کوئی کام اپنی مرضی سے بلا اجازت مرشد نہ کرے اور جو کچھ اوامر و نواہی سے فرماوے اس کی فوراً تعمیل کرے یعنی جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور جن کاموں کے کونے سے منع کیا ہے نہ کرے جس طرح والدین کا ادب ضروری ہے اس طرح پیرو مرشد کا ادب اور زیادہ ہے کیوں کہ وہ روحانی باپ ہے اس نے روحانی تربیت کرنی ہے۔

مقامات سبعہ کی پہچان خواب میں

مرید جب طریقت کے سلوک میں داخل ہو کر اوراد و وظائف مرشد کے بتاتے ہوتے طریقہ پر عمل میں لاتا ہے تو بذریعہ خواب کوئی نشانی اس کو دکھائی جاتی ہے جسے وہ اپنے پیرو مرشد کو بتا کر مزید رہنمائی حاصل کرسکتا ہے (۱) نفس امارہ کے لئے خواب میں حرام جانور مثلاً سور، کتا یا ہاتھی، بچھو، سانپ، چوہا، پسو، جوں دیکھے گا پس اس کو اپنے نفس امارہ کی صفائی کے لئے خدا کی یاد اور عبادت کی سخت ترین ضرورت ہے اور ذکر کلمہ پاک کی طرف متوجہ ہو نا لازمی ہے زیادہ ضروری کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ پڑھنا ہے

Marfat.com

اور اس کو پانچ لاکھ تک پڑھنا اس کے لئے. بہت مفید ہے۔

(۲) دوسرا مقام نفس لوامہ ہے اس مقام کے طے کرنے میں. بہت دشواری بڑھ جاتی ہے اور اس دشواری کو دور کرنے کے لئے ورد اللہ ہے اس میں حلال جانوروں کی صورتیں اور شکلیں خواب میں نظر آئیں گی مثلاً بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ، مچھلی، کبوتر، بطخ، درخت، کھجور، گھوڑا اس ورد اسم ذات اَللّٰہُ سے یہ مقام طے ہو سکتا ہے اور اس ورد کو پانچ لاکھ کی تعداد پڑھے۔

(۳) تیسرا مقام نفس ملہمہ ہے اور اس کا ذکر ھُوْ ہے خواب میں، عورتیں، فاسق، کافر، ملحد، بے دین اور بد اعتقاد. بہرا، گونگا، چوکیدار، قصہ گو، دلال، قصاب وغیرہ دیکھے گا اور یہ مقام اس ورد ھُوْ سے طے ہو گا اور یہ بھی پانچ لاکھ تک پڑھنا ضروری ہے۔

(۴) چہارم مقام نفس مطمئنہ ہے اس میں وِرد حقؔ ہے اور خوابوں میں، قرآن مجید، انبیاء علیہم اسلام، عالم، پیر، قاضی کعبہ شریف، مدینہ منورہ، بیت المقدس یا جامع مسجد یا مدرسہ یا نیک لوگوں کا مکان وغیرہ نظر آتے ہیں. یہ مقام نفس مطمئنہ اسم حَقؔ سے طے ہو گا اور اس کا ورد بھی پانچ لاکھ پورا کرنا ہے۔

(۵) پنجم نفس راضیہ اس مقام کو نفس راضیہ کہا جاتا ہے اس کا ورد حُیؔ ہے اور خوابوں یں فرشتے، غلمان، حور، براق. جنت دیکھے گا اور حُیؔ سے یہ مقام طے ہو گا اور پانچ لاکھ تک پورا کرنا ضروی ہے۔

(۶) چھٹا مقام نفس مرضیہ ہے اس کے لئے ورد قیُّومؔ ہے اور خوابوں میں اس کو ساتوں آسمان، سورج، چاند، ستارے، قندیل نظر ائیں گے اور یہ ورد پورے پانچ لاکھ تک پڑھنا ضروری ہے۔

Marfat.com

(۷) ساتواں مقام نفس کاملہ ہے اس کے لئے وِرد قَھَّارُ ہے اور خوابوں میں بارش، برف ندی، چشمہ، کنواں کو دیکھے گا اس مقام کو طے کرنے کے لئے ورد قَھَّارُ کو پانچ لاکھ تک پڑھنا چاہیئے۔

جوازِ وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شَیْئاً لِلّٰہِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنَ (پ ۲ بقرۃ آیت ۱۵۲)

ترجمہ۔ پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور کفر نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کو متعدد مشروع طریقوں سے یاد کیا جاتا ہے اگر کوئی گناہ میں ملوث ہو رہا ہو اللہ تعالیٰ یاد آجائے اور اس گناہ کو ترک کردے یہ بھی ایک قسم کا ذکر ہے احکام الٰہی مسائل دینی کتاب لکھی ہو اور اس کتاب کو پڑھنے سے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو یہ بھی ایک قسم کا ذکر ہے مشہور و معروف ذکر زبان اور دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے خواہ وہ جہری ہو یا سری۔ بہرحال ذکر ہی ذکر ہے۔ ہم تو قلبی ولسانی طور پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا ہم کو یاد کرنا کس طرح ہے مفسرین، محدثین، عارفین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی دیگر مخلوق سے اس کو یاد کرتا ہے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے خدا کو یاد کیا اب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ذریعے غوث پاک کو یاد کرا رہا ہے کوئی گیارہویں شریف کی محفل منعقد کر کے یاد کرتا ہے کوئی تکلیف و مصیبت کے وقت یا روحانی سرور کے لئے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئاً لِلّٰہِ کا وِرد کرتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا یاد کرنا ہے اور اذکرکم میں

Marfat.com

داخل ہے ۔بہجتہ الاسرار، تحفہ قادریہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی غائبانہ امداد کے متعلق مندرجہ ذیل مشہور و معروف کرامت منقول ہے شیخ ابو عمرو عثمان مریغینی اور شیخ ابو محمد عبدالحق حریری رحمتہ اللہ علیہما سے مروی ہے

کہ ۵۹۹ھ میں بمقام بغداد ہم اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ کے سامنے مدرسہ میں بروز اتوار ۱۳ صفر سنہ مذکور کو بیٹھے ہوتے تھے آپ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے یکایک کھڑے ہو گئے اور اپنی کھڑاؤں سمیت وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی جب سلام پھیر چکے تو بڑے زور سے نعرہ مارا اور اپنی ایک کھڑاؤں کو اٹھا کر ہوا میں پھینک دیا وہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہو گئی پھر آپ نے دوبارہ نعرہ مارا اور دوسرا کھڑاؤں کو پھینک دیا وہ بھی ہماری آنکھوں سے دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گئی پھر آپ چپ چاپ بیٹھ گئے مگر کسی کو آپ سے پوچھنے کی جرات نہ ہوئی ۲۳ دن کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے ہم نے حضرت سے اجازت مانگی کہ کیا ان سے نذر لی جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک ان لوگوں سے نذر لے لو۔ چنانچہ انہوں نے ایک من ریشم چند ریشمی کپڑے کچھ سونا اور شیخ کی وہ کھڑائیں جو آپ نے ایک دن پھینکی تھیں لا کر دے دیں ہم نے ان سے کہا کہ تمہیں یہ کھڑائیں کہاں سے ملیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اتوار کے روز ۳ صفر کو چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں ہم پر عرب کے بدو حملہ آور ہوتے انہوں نے ہمارا مال و متاع لوٹ لیا اور ہم میں سے بعض کو مار ڈالا اور بعض کو زخمی کیا پھر وہ جنگل کی طرف چلدیتے انہوں نے ہمارا مال و متاع لوٹ لیا اور ہم میں سے بعض کو مار ڈالا اور بعض کو زخمی کیا پھر وہ جنگل کی طرف چل دیتے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے

Marfat.com

جارہے تھے وہ ایک جگہ ٹھہر کر لوٹ کا مال و اسباب آپس میں تقسیم کرنے لگ گئے دور سے ہم بھی دیکھ رہے تھے اچانک ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اس وقت ہم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے فریاد کریں اور اس سے امداد طلب کریں تو بہتر ہو گا ممکن ہے کہ آپ کی روحانی امداد سے ہم کو فائدہ پہنچے بنا بریں ہم نے اپنے مال میں سے کچھ حصہ نذر مانا کہ اگر ہم کو ہمارا مال و اسباب واپس مل جائے اور ہم بھی صحیح سلامت رہے تو یہ سب کچھ ادا کردیں گے چنانچہ ہم نے شیخ سے بایں الفاظ فریاد کرنی شروع کی یَاشَیْخ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِی اَلْمَدَدْ

جب ہم تھوڑی دیر تک یہ وظیفہ پڑھتے رہے تو اچانک ایسی سخت اور مہیب آواز آئی کہ تمام لوگ کانپ اٹھے اور خوف زدہ ہو گئے اور جنگل بھی گونج اٹھا ہم نے اس وقت یہ خیال کیا کہ شاید ان لٹیروں کو لوٹنے کے لئے کوئی اور زبردست لٹیرے آ گئے ہیں جس سے یہ شور و غل پیدا ہوا ہے ابھی ہم ان خیالوں میں ہی تھے کہ چند آدمی ان کی طرف بڑھے ہوتے آئے اور کہنے لگے کہ اٹھو میاں ہمارے ساتھ چلو اور اپنا تمام مال و متاع گن گن کر لے لو اور جو مصیبت اس وقت ہم پر نازل ہوئی اس کو ملاحظہ کرو چنانچہ م ان کے ہمراہ چلے گئے وہاں پہنچ کر کیا دیکھتے ہیں کہ ان لٹیروں کے سردار مرے پڑے ہیں اور ان دونوں کے پاس ایک ایک گیلی کھڑاؤں پڑی ہے الغرض انہوں نے ہمارا تمام مال و اسباب صحیح و سلامت واپس دے کر کہا کہ یہ کوئی راز ہے جس کو ہم نہیں سمجھتے کسی اللہ کے مقبول بندے نے تمہاری یہ امداد کی ہے ہم نے کنایتہ اس راز کا افشاء کیا جب ان لٹیروں نے غوث صمدانی محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھی تو سچے دل سے تائب ہوتے اور وہاں سے آکر سلسلہ عالیہ

Marfat.com

قادریہ میں منسلک ہوتے اور روحانی منازل طے کر کے اولیاء اللہ میں داخل ہو گئے۔ گویا کہ یہ کھڑائیں موجب ہدایت میزائل تھے جو ڈاکوؤں پر گر کر تباہ کرنے کی بجائے موجب ہدایت و امن ثابت ہوتے آج کے مغرب زدہ و خار جیت کے جال میں پھنسے ہوتے اذہان و قلوب کی سمجھ سے یہ کھڑائیں بالاتر ہیں مگر اہل مغرب نے انہیں کھڑاؤں پر تحقیق کر کے میزائل وغیرہ ایجاد کر لئے۔

حضرت مولانا حافظ سید احمد صاحب سرور الخاطر الفاتر فی نداء یا شیخ عبدالقادر میں لکھتے ہیں

"غرض یہ کہ عقلی طور پر بھی روح کی مدد کرنا ممکن ہے یہ خلاصہ ہے تفسیر کبیر کا جب ان دلائل سے معلوم ہو گیا کہ اولیاء کرام اور نفوس قدسیہ کی امداد کرنا زندگی اور موت ہر دو حالت میں دور و نزدیک سے شرعاً نقلاً ثابت ہے تو اب جواز شیخ عبدالقادر جیلانی کا یا مطلق یا شیخ کہنے کا دور سے نکل آیا مگر ہم یہاں پر خاص اس مسئلہ میں ذرا مفصل لکھتے ہیں اور تبصریح اکابر دین اور خود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے اس کا جواز نقل کرتے ہیں۔ بہجتہ الاسرار سے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ خود حضرت شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو سختی کے وقت پکارے تو اس کی سختی دور ہو جاتی ہے اور صلواۃ الاسرار کا طریق فرمایا جس کو ہم نقل کر چکے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ وظیفہ میں نہ کوئی شرک ہے نہ فسق نہ بدعت بلکہ یہ وظیفہ معمول بھی مشائخ طریقت وغیرہم علماء کبار کا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر ہم کو اللہ کے لئے کچھ دو اب اس میں جن علماء نے موشگافی کی ہے یعنی جنہوں نے منع کیا ہے یا کفر کہا ہے اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ شیأللہ کے یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے لئے دو اس میں اللہ تعالیٰ کو محتاج اور اور شیخ کو محتاج الیہ بنا دیا ہے اس لئے منع ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ معنی غیر خدا میں تو ممکن ہو سکتے ہیں مگر جب اللہ کہا جاتے گا تو عرفاً شرعاً یہ معنی لینا کسی عاقل کے ذہن میں نہیں آسکتا اور نہ کبھی آیا یا شریر کفار البتہ زکواۃ صدقات وغیرہ کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے جابجا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو اس سے وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے جو ہم سے مانگتا ہے (نعوذ باللہ) ورنہ یہ معنی سلیم العقل والفہم نہیں لے سکتا بلکہ اس کا مطلب عرفاً شرعاً یہ ہے کہ خدا کی خوشنودی و اکرام کے لئے ہمیں کچھ دو اسی لئے علامہ شامی نے رد المختار میں لکھا ہے اما قصد المعنی الصحیح فالظاہر انہ لا باس بہ یعنی صحیح معنی کے ارادہ میں ظاہرا کوئی حرج نہیں اور اگر مطلقاً للہ کہنا ناجائز ہو تو یہ کہنا بھی ناجائز ہو گا کہ فلاں فقیر کو اللہ کے لئے دو حالانکہ شرعاً عرفاً عقلاً یہ کہنا جائز ہے۔

(سرور الخاطر الفاتر ص ۲۹) مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے غیر مقلد مولوی محی الدین کی کتاب الظفر المبین کے رد میں مشہور کتاب نصر المقلدین تحریر فرمائی اور اس کتاب کو علمی دنیا میں قبولیت عامہ کی سند حاصل ہوئی پیر طریقت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف سے کسی نے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاللہ پر اعتراض کیا تھا اور اس کو صاحب مہر منیر نے لکھا ہے یا شیخ "عبد القادر جیلانی شیاللہ پر اعتراض کا جواب" ایک دفعہ اعتراض ہوا کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاللہ کی بجائے اللہ تعالیٰ سے اس طرح مانگنا چاہیئے کہ یا اللہ مجھے شیخ عبد القادر جیلانی کا صدقہ کچھ عطا فرما حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ سورۃ نساء میں فرماتے ہیں وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِی تَسَاءَلُونَ بِہٖ ڈرو اس اللہ

Marfat.com

سے جس کا واسطہ دے کر لوگوں سے سوال کرتے ہو حق تعالیٰ نے یہاں اپنے نام کے واسطے سے سوال کرنے کو اپنے احسان کے طور پر بیان فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرنا جائز نہ ہوتا تو اس پر اپنا احسان نہ جتاتے بلکہ ایسا کرنے سے منع فرما دیتے لہذا جملہ مذکورہ جس کا مفاد اللہ کے نام کے واسطے سے کرنا ہے درست ہو گا"

(مہر منیر ص ۴۲۱)

بھجتہ الاسرار میں ہے کہ عبداللہ جبائی لکھتا ہے کہ میں ہمدان میں اہل دمشق کے ایک شخص سے ملا جس کو ظریف کہتے تھے اس نے کہا کہ میں بشر قرظی سے نیشا پور یا خوارزم میں ملا اور اس کے ساتھ چودہ اونٹ لشکر کے تھے اس نے کہا کہ ہم ایک ایسے خوف ناک جنگل میں اترے کہ جس میں ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ خوف کے مارے ٹھہر نہ سکتا تھا اور جب شروع رات میں ہم نے اسباب اٹھایا تو چار لدے ہوئے اونٹوں کو گم پایا میں نے ان کو تلاش کیا تو نہ ملے اور قافلہ چل دیا میں قافلہ سے علیحدہ رہ گیا کہ اونٹوں کو تلاش کروں ساربان نے میری خاطر کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا ہم نے ان کو تلاش کیا تو نہ پایا جب صبح ہوئی تو مجھے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی بات یاد آگئی کہ آپ نے مجھے فرمایا تھا اگر تو کسی مصیبت میں پڑ جائے تو مجھے پکارو تمہاری تکلیف دور ہو گی تو میں نے کہا کہ یا شیخ عبدالقادر میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں پھر میں نے صبح صادق کے وقت مشرق کی جانب ایک شخص کو ٹیلہ پر دیکھا جس کے کپڑے بہت سفید ہیں وہ مجھے اشارہ سے بلا رہا ہے کہ ادھر آؤ جب ہم ٹیلہ پر چڑھے تو وہاں کوئی آدمی نہ دیکھا پھر ٹیلہ کے نیچے چاروں اونٹوں کو جنگل میں بیٹھے ہوئے دیکھا ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلہ سے جا ملے (بھجتہ

Marfat.com

حضرت پیر سید غلام جعفر شاہ صاحب بخاری خلف الصدق حضرت پیر سلطان اکبر شاہ بھکر میاں والی اپنے فتوے جواز یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ اپنے دارالافتاء بھکر میں لکھتے ہیں۔

سوال:- یا شیخ عبدالقادر شیاللہ کہنا شرعاً کیسا ہے اور اگر منع نہیں تو بھکر سے یہ ندا سنتے ہیں یا کہ بغداد میں جانا ضروری ہے اور محض اس کے لئے شد الرحال کیسا ہے اور حدیث شریف لا تشد الرحال کا کیا معنی ہے؟

جواب:- یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کہنا بایں معنی کہ اے شیخ عبدالقادر جیلانی کچھ دیجئے اکراماً لِلّٰہِ تعالیٰ جائز ہے چنانچہ وسیلہ جلیلہ میں ہے کہ یہ ترکیب مولدین عرب سے ہے اس کے دو معنی خیال میں آتے ہیں پہلے معنی یہ ہیں اے شیخ عبدالقادر جیلانی خدا کے لئے دیجئے یہ معنی صحیح نہیں اس لئے کہ خدا کسی کا محتاج نہیں منکرین اس معنی کی لحاظ سے ناجائز کہتے ہیں تو ہم کو ان سے کوئی اختلاف نہیں ایسی حالت میں نزاع لفظی ٹھہری البلاغ المبین فی احکام رب العالمین و اتباع خاتم النبین میں ہے در ایں کلام خدارا شفیع گرایندہ اند و غوث راد ہندہ و حقیقت بالعکس مے نماند۔ دوسرے معنی یہ ہیں اے شیخ عبدالقادر جیلانی کچھ دیجئے اکراماً للہ تعالیٰ اس معنی میں کسی قسم کا فساد نہیں بلکہ منقادہم عرف ہوتے اور اس سے کسی قسم کی خرابی لازم نہیں آتی تو جملہ کو ایسے معنی پر عمل کرنا چاہئے نہ کہ معنی اول پر جو غیر صحیح ہے شامی میں ہے و اما قصد المعنی الصحیح فالظاھر انہ لا باس بہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر علماء محدثین اس کے مجوز ہیں جیسے امام یافعی و خیر الدین رملی و سید عمر بصری مکی

Marfat.com

و شیخ عبدالحق دہلوی و شیخ زین العابدین خوارزمی و شیخ حسین مکی و شاہ ولی اللہ دہلوی و علامہ شامی اگر اس سے معنی ثانی نہ ہوتے تو یہ اکابر ہرگز جائز نہ سمجھتے۔ (تحفہ جعفریہ ص ۱۹)

محمد اکرم قدسی اقتباس الانوار میں لکھتے ہیں "ثقہ راویوں سے منقول ہے کہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اِسْمِیْ کَاسْمِ الْاَعْظَمِ یعنی میرا نام حق تعالیٰ کے اسم اعظم کا اثر رکھتا ہے جو شخص صدق دل سے پڑھتا ہے۔ بہت موثر پاتا ہے حضرت اقدس کا اسم اعظم بغیر مؤکلات کے یہ ہے یَا شَیْخ عَبْدُالْقَادِر شَیْأً لِلّٰہِ اور مؤکلات کے ساتھ یہ ہے کہ یا رفتمائیل یا طاطائیل یا لومائیل بحق شیخ عبدالقادر شَیْأً لِلّٰہِ اس اسم مبارک کو دونوں طریقوں سے اگر حق تعالیٰ کی محبت کے لئے پڑھتا ہے تو ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ پڑھے اگر رفع اعداد کے لئے مطلوب ہے تو ہمزہ کی زیر پڑھے اگر تسخیر خلق کے لئے اور کشائش دنیاوی مطلوب ہے تو زبر کے ساتھ پڑھے اگر ظاہری و باطنی جمعیت کے لئے پڑھتا ہے تو ہمزہ کی سکون یعنی جزم کے ساتھ پڑھے اسم اعظم کی زکواۃ ترک حیوانات جلالی و جمالی کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار ہے اور اس کا روزانہ ورد ایک ہزار ایک بار ہے اگر کوئی شخص دولت و حشمت کی خاطر پڑھتا ہے تو روزانہ پانچ سو بار پڑھے مقصد حاصل ہو گا۔ (اقتباس الانوار ص ۲۰۰)

فوائد عثمانیہ میں سید محمد اکبر علی شاہ دہلوی حضرت پیر عثمان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں (پیر محمد عثمان حسین علی واں بھچراں میانوالی کے استاد اور پیر و مرشد ہیں) روزی ایں خادم در محفل فیض منزل حاضر گردید دراں وقت حضرت قبلہ و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یک بار جناب حضرت لعل شاہ صاحب

Marfat.com

برائے حج بیت اللہ شریف بطرف حرمین الشریفین تشریف بردہ بودند در مدینہ منورہ یک گروہ درویشان بمع پیر اوشان دیدند کہ حلقہ زدہ میگر دیدند او دست بردست میزند و میخواند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ پیر اوشان بطور یک مرید خود نگاہ کردہ ضرب حق زدو باز ہیں طور گردید نہ پیر اوشان باز ہمیں طور بطرف دیگر مرید خود نگاہ کردہ ضرب حق زد و علی ھذا القیاس ہمیں طور درویشان خود را توجہ نمود من گفتم کہ طریقہ قادریہ داشتہ بودند (فوائد عثمانی ص ۲۷)

ایک دن یہ خادم اپنے پیر کے دربار میں حاضر ہوا تو قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ جناب حضرت لعل شاہ صاحب بیت اللہ شریف کے حج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ مدینہ پاک میں ایک گروپ درویشوں بمع ان کے پیر کو دیکھا کہ حلقہ باندھا تھا اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ پڑھتے تھے اور ان کے پیر کسی ایک مرید کو نگاہ یعنی توجہ کرتے حق کا ضرب لگاتے پھر اس طرح دیکھتے اور کسی دوسرے مرید کو توجہ دیتے وہ حق کا ضرب لگاتا اس طرح اپنی درویشوں کو توجہ فرماتے میں نے کہا کہ یہ قادری طریقہ کے لوگ تھے۔

حضرت مولانا صوفی غوث صاحب مدراسی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب النھار المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر میں لکھتا ہے ”یا شیخ عبدالقادر شیا للہ نیز از دعوات عظیمہ و اسرار فخیمہ است و در قضائے حاجات از مجربات و معمولات شیوخ قادریہ است بلکہ در رسالہ غوثیہ را رسالہ حقیقت الحقائق می آرد کہ وے رضی اللہ عنہ فرمودہ است اسمی کاسم الاعظم المی است و

Marfat.com

در تاثیر و انجاح حوائج

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ نیز دعوات عظیمہ اور اسرار فخیمہ میں سے ہے اور قضائے حاجات کے لئے مجرب ہے اور شیوخ قادریہ کے معمولات میں سے ہے بلکہ رسالہ غوثیہ میں حقیقت الحقائق سے نقل کرتے ہیں کہ غوث پاک نے فرمایا ہے کہ میرا اسم اسم اعظم کی طرح ہے تاثیر اور حاجات کو پورا کرنے میں مولانا انور شاہ کشمیری صدر مدرس دارالعلوم دیوبند فیض الباری میں لکھتے ہیں واعلم ان الوظیفۃ المشھورۃ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ ان حملنا ھا علی الجواز فلا ریب فیہ (فیض الباری ج ۲ ص ۴۰۰)

جان لو کہ وظیفہ مشہور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کو اگر ہم جواز پر عمل کریں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جائز ہے۔ دلائل العقائد میں غلام مصطفیٰ رعنار امپوری لکھتے ہیں "یعنی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کہ کر ندا کرنا سلسلہ قادریہ میں عجیب اثر و تاثیر رکھتا ہے اور یہ عمل جامع البرکات مانا گیا ہے جس کا ورد مختلف طریقوں سے منقول ہے یہاں فقہائے کرام کے چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں فتاویٰ خیریہ میں ہے یعنی اہل اسلام کا قول یا شیخ عبدالقادر ایک ندا ہے اور اس طرف شیاللہ ملا دیا جاتے پس اگر وہ اکراماللہ طلب شیئ ہے پس اس کے حرام ہونے کا موجب کون سا ہے" پھر یہی مولف آگے تحریر کرتے ہیں خواجہ باقی باللہؒ فرماتے ہیں وخود زیادہ برایں چہ منقبت خواہد بود کہ خواص و عوام حرمین الشریفین یادوے راعقب یاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا روند و در پیش آمد ہر امر التجا بدرگاہ رسول اللہ از واستعانت میجویند و ہر کہ در آں مقامیں

Marfat.com

طیبین است بہ شیا اللہ یا شیخ عبدالقادر مترنم زم و مترنم است (طبقات حسامیہ) یعنی اس سے زیادہ اور کیا آپ کی تعریف ہوگی کہ خواص و عوام حرمین طیبین آپ کی یاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کے بعد کرتے ہیں اور ہر مصیبت کے آنے پر آپ سے مدد چاہتے ہیں اور ہر وہ جو اس مقامات مبارکہ سے ہے تو شیا للہ یا شیخ عبدالقادر کے ورد سے مترنم زم اور مترنم ہے حضرت مولانا غلام قادر رحمتہ اللہ علیہ "اسلام کی چھٹی کتاب" میں لکھتے ہیں شیا للہ کا یہ معنی مراد ہیں کہ واسطے اکرام اللہ جب یہ معنی مراد ہو تو شیا للہ کہنا مستحب ہے۔

علامہ شیخ حسین مکی کشط الاہاب میں لکھتے ہیں واذا ثبت ان الانبیاء و اولیاء بعد الارتحال من هذه الدار اسمع و ابصر من الاحیاء فنا داهم بعض الملهوفین و طلب منطم التوسل و الدعا و عند اللہ لکشف هومہ و اساہ و قال مثلاً یا عبدالقادر شیا للہ فلانری بهم باسا و شناعہ و یکون طلبا للتوسل و الشفاعتہ لانا نعتقد ان احدا بعد الموت لا یملک شیا من التصرف فی الوجود بل لا معطی ولا واهب الا اللہ النافع الکریم الودود لا یطلب منهم الا التوسل عند اللہ فی قضاء الاقطار و هذا التوسل جائز کما ثبت بالاخبار و الاثار انتهی یعنی جب ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم اسلام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم اس دنیا سے انتقال کے بعد زیادہ سننے والے زیادہ لکھنے والے ہیں پھر ان کو کوئی مصیبت زدہ پکارے اور ان سے وسیلہ اور حاجت طلب کرے کہ جس سے اس کے غم اور تکلیف دور ہو جائیں اور مثلاً کہے یا شیخ عبدالقادر شیا للہ تو ہم اس میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے اور نہ ہی کوئی برائی یہ تو توسل اور شفاعت کی طلب ہوگی کیونکہ

Marfat.com

ہمارا اعتقاد ہے کہ موت کے بعد کوئی شخص وجود میں کسی تصرف کا مالک نہیں (مستقل) بلکہ سوائے اللہ تعالیٰ نافع کریم دوست کے کوئی بھی نہ دینے والا ہے۔ نہ بخشنے والا اور ان بزرگان دین سے حاجات کے پورے ہونے میں سوائے توسل کے جوان کو خدا کے نزدیک ہے اور کچھ طلب نہیں کیا جاتا اور یہ توسل جائز ہے جیسا کہ احادیث و آثار میں ثابت ہے۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اصل میں منشی محمد حسن خان صاحب متوطن کوٹلہ متصل کرت پور ضلع بجنور نے ایک استفتاء بخدمت علماء دین بھیجا تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قاضی صاحب منگلوری نے منشی صاحب موصوف کی نسبت اس وظیفہ یا شیخ کے پڑھنے کی وجہ سے یہ مشہور کر دیا تھا کہ منشی صاحب کے پیچھے نماز جائز نہیں اس کے جواب میں اکابر علماء اہل سنت والجماعتہ نے اس کا جواز لکھا تھا جن کے نام یہ ہیں مولانا مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری مولوی محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھی مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری، مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی، مولانا محمد عین القضاۃ صاحب حیدر آبادی، مولانا محمد ... د صاحب دہلوی، مولانا مولوی محمد گوہر علی صاحب رامپوری وغیرہم یہ رسالہ فتویٰ جواز یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ کے نام سے ۱۸۹۰ء میں طبع ہوا تھا۔

فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد گنگوہی سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ اس کا پڑھنا شرک اس وقت ہے کہ شیخ کو عالم الغیب و متصرف مستقل جانے اور جو اس لفظ میں برکت و اثر جان کر پڑھے تو بعض مشائخ قادریہ کا معمول ہے ایسے پڑھنے پر نہ تکفیر ہو سکے نہ تفسیق۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

Marfat.com

حضرت مولانا حسرت موہانی نے شیا للہ کے متعلق کچھ اشعار کہے ہیں وہ مشت نمونہ خروار درج کئے جاتے ہیں۔

دستگیری کا طلب گار ہوں شیا للہ
میر بغداد میں ناچار ہوں شیا للہ
کیا کروں میری دعا بھی تو نہیں ہے مقبول
میں کہ ایک فرد گناہ گار ہوں شیا للہ
حسرت کوئی مدد نہ کرے کیا مضائقہ
کافی ہیں غوث اعظم جیلانی میرے لئے

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی اپنی کتاب "ختم غوثیہ کا جواز" میں لکھتے ہیں

"ختم غوثیہ اہل سنت و جماعت کا ایک معمول ہے اس میں قطعاً شرک کی کوئی بو نہیں اس میں نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اولیاء اللہ علیہم الرضوان کو صرف ندا سے یاد کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی اس میں بالوضاحت موجود ہے کہ ان کو جو قوت اور طاقت ہے وہ باذن اللہ ہے جیسا کہ ختم غوثیہ میں ہی ہے یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ کون کم عقل اور بیوقوف کہہ سکتا ہے کہ ختم غوثیہ پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کی قوت اور طاقت کا انکار کرتے ہیں یا توحید سے انکار کرتے ہیں (کتاب مذکورہ ص ۸) آگے اس کتاب میں ختم غوثیہ لکھا ہے اور اس میں "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ" کے الفاظ درج ہیں۔

پھر آگے اس کتاب میں لکھتے ہیں ان تمام مستند اکابر کی مستند تصانیف سے اظہر من الشمس ہے کہ انبیاء علیہم اسلام خلفاء راشدین، اہل بیت اطہار صحابہ کرام علیہم رضوان

Marfat.com

اور اولیاء کرام علیھم الرحمتہ کو پکارنا جائز ہے اس سے استغاثہ کرنا بالکل جائز ہے اور اولیاء کا معمول رہا ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاللہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے اس میں کسی قسم کا شرک و کفر نہیں (جواز ختم غوثیہ ص ۳۹)

مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد الفتاوی ج ا ص ۹۴ میں لکھا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ پڑھنے کی صحیح العقیدہ سلیم الفہم کے لئے جواز کی گنجائش ہوگی (امداد الفتاوی ج ا ص ۹۴)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کی بارگاہ میں ایسے الفاظ لکھے ہیں۔

یا سیدی للہ شیا انہ
انتم لی المجدی و انی جادی

ترجمہ:۔ میرے سردار خدا کے واسطے کچھ دیجئے آپ معلی ہیں میرے میں ہوں سوالی للہ (تذکرۃ الرشید ص ۱۱۴، ۱۱۵)

اگر رشید احمد گنگوہی کے لئے یا سیدی شیاللہ کہنا جائز ہے تو غوث اعظم کے لئے کیوں شرک اور حرام ہے حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کلاچوی مخزن الاسرار میں لکھتے ہیں "قصیدہ غوثیہ کے پڑھنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا عشاء کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ گیارہ مرتبہ اخلاص یعنی قل شریف پڑھے اور سلام پھیر کر اس دو گانے کا ثواب ارواح مقدسہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کبار، چہار یار، آل اطہار،

Marfat.com

پنج تن پاک اور خصوصاً روح پاک حضرت قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو بخشے بعد اس کے دس دفعہ یہ درود شریف پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی و علی الہ واصحابہ و ولدہ الشیخ عبدالقادر الجیلانی و بارک وسلم پھر گیارہ دفعہ یا حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی شیاللہ امددنی فی سبیل للہ کہہ کر تین بار قصیدہ غوثیہ پڑھے " (مخزن الاسرار ص ۳۶۷) حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی ہفت مسئلہ میں لکھتے ہیں حکم وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا یہ ہے کہ اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ کلیات امدادیہ میں ہے نتیجہ۔ شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے کلمہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کی مشروط طور پڑھنے کی اجازت دے دی حضرت مولانا شبیر احمد جو مفتی دار العلوم سرحد پشاور کے صاحبزادے اور کئی کتب کے مؤلف بھی ہیں وہ اپنی کتاب یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے میں لکھتے ہیں

ضمیمہ ثانیہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا ورد اگرچہ یہ کلمہ ہماری تصنیف کا موضوع نہیں لیکن جی چاہتا ہے کہ اصلاحی عمل کا کوئی پہلو باقی نہ رہے اور ہر وہ اقدام جو بالواسطہ یا بلا واسطہ ہمارے موضوع کے جواز کی تائید کرے ذکر کیا جائے غرض یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ جس طریقے سے بھی ممکن ہو اپنے بھائیوں کے قلب و دماغ میں یہ بات ڈال دیں کہ بلا علم اور بغیر پوری تحقیق کے کسی مسلمان کو کافر اور مشرک کہنا اخروی لحاظ سے انتہائی خطرناک بات ہے اور یہ کہ ہمارے اکابرین نے حتی الامکان کسی مسلمان کو اپنے سے جدا ہونے نہیں دیا بلکہ بعید سے بعید احتمال کا سہارا

Marfat.com

لے کر اسے امت مسلمہ کے ساتھ جوڑے رکھا ہمارے وہ کرم فرما جو سیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اسم گرامی کے ساتھ حرف یا برداشت نہیں کرسکتے وہ اس کلمہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کشمیری کی اس بحث یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے حضرت شاہ صاحب نے یا شیخ عبدالقادر یا جیلانی شیاللہ کو مشہور وظیفہ کہا اور وظیفہ ان الفاظ کو کہا جاتا ہے جسے بار بار اور محبت سے پڑھا جائے لیکن باوجود بار بار پڑھنے کے بھی حضرت شاہ صاحب نے نہ کسی کو کافر کہا اور نہ مشرک بلکہ عملیات اور تعویزات وغیرہ میں ان کلمات کو نفع بخش سمجھا (یا حرف محبت ص ۹۸، ۱۰۱)

حضرت مولانا میاں سید رکن الدین قادری فاضلی وہ ہستی ہے جس نے قرآن مقدس کا ترجمہ پشتو زبان میں کیا ہے اور بعض جگہوں پر سلیس زبان میں شرح بھی لکھی ہے آپ نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی منقبت میں مناقب غوث الاعظم نامی کتاب لکھی ہے اور یہ کتاب محکمہ ثقافت حکومت صوبہ سرحد پشاور نے شائع کی ہے اس مشہور اور مبارک کتاب میں المنقبہ الحادی والعشرون فی جعلہ السارق الفاسق قطب الوقت کے تحت ایک چور کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ جب چور کو پتہ لگا کہ جس کا مال نوکر تا ہو وہ شاہ جیلان رہے تو فوراً عرض کیا یا شیخ عبدالقادر شیاللہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کے لئے التجا کی اللہ تعالیٰ نے اس کو قطب بنایا وہ پشتو اشعار میں یہ واقعہ نقل کرتے ہیں چند اشعار یہ ہیں

حضرت پیر پہ ھغہ دم ھسے شان وکڑہ کرم
دے نے خاص دخدای احباب کڑہ پہ احبابو کبنی اقطاب کڑہ

(مناقب غوث الاعظم ص ۲۰۸)

Marfat.com

یعنی حضرت پیر نے اس پر ایسا کرم کیا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے بنایا اور پھر دوستوں میں سے قطب بنایا۔

حضرت العلامہ میاں نصیر احمد صاحب عرف میاں صاحب قصہ خوانی رحمتہ اللہ علیہ جو سیدو باباؒ کے خلیفہ تھے آپ کو سیدو بابا علیہ الرحمت نے تقویتہ الایمان کے رد میں لکھنے کا حکم دیا تھا آپ نے احقاق الحق نامی کتاب تقویتہ الایمان از اسماعیل دہلوی کے رد میں لکھی آپ اس کتاب میں ایک جگہ یوں لکھتے ہیں

چھٹی بحث:۔ بعض نے اللہ تعالیٰ کے لئے مثالوں کو ثابت کیا ہے مثل کے بغیر اور شیا للہ کے قول کو ناجائز ہونا بھی کہتے ہیں اور خبر واحد پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم ان کے ان اعتقادیات سے پناہ مانگتے ہیں اور ان سے دور رہنے کا سوال کرتے ہیں یہ ان کا فاسد عقائد تھے (احقاق الحق) فقیر نے پہلے لکھ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز نہیں طلب کرتا بلکہ اللہ سے بزرگوں کے وسیلہ سے حاجت مند اپنی حاجات کو مانگتے ہیں اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ تو بزرگوں کا معمول ہے اور اس ورد کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندوں پر رحم کرتا ہے اور ان کو اپنی فیوضات اور برکات سے نوازتا ہے اور یہی ورد ختم غوثیہ میں معمول ہے۔ مفتی شافعیہ سید جمال مکیؒ سے کسی نے فتویٰ طلب کیا کہ عوام میں یہ مشہور ہے کہ سختی کے وقت یا شیخ فلان کہتے ہیں کیا یہ جائز ہے تو اس نے فتویٰ دیا کہ ہاں یہ جائز ہے۔ افغانستان کے علماء کی مصدقہ و مسلمہ کتاب تقویم الدین میں مؤلف لکھتے ہیں لا مذہبیان گویند کہ ندای مذکور عبث است و نیز عبث و بی فائدہ است این ندا کہ یا علی مدد کن و یا شیخ عبدالقادر جیلانی مدد کن زیرا کہ شنیدن آواز بارے مسافت لز پنجاتا

نجف اشرف یا بغداد شریف مثلاً معنی ندارد و جواب آنکہ بعضی از کرامات اولیاء کرام شنیدن است از دور و اطلاع است بر مغیبات چنانچہ در بیان کرامت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ گزشت (تقویم الدین ص ۱۷۵)

لامذہب والے کہتے ہیں کہ مذکورہ ندا عبث ہے اور بے فائدہ ہے یہ ندا کہ یا علی مدد کرو یا شیخ عبدالقادر جیلانی مدد کر کیونکہ نجف اشرف یا بغداد کے اتنے دور مسافت سے سنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس کا جواب یہ ہے کہ اولیاء کرام کی کرامات میں سے بعض یہ ہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں اور دور سے ان کو اطلاع ہو جاتی ہے چنانچہ کرامت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کرامت کا بیان گزر چکا ایقاظ الحواس فیما قال بعض الناس میں ہے اعلم انہ جاء فی جواز شیاللہ ای کما یقال اعطینی شیا لزید یعنی لا حتیاجہ الیہ لا کل واللبس جان لو کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کے جواز میں یہ بات آتی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ مجھے زید کے لئے کچھ دو کھانے اور پینے کے لئے یعنی اس کی طرف احتیاج ہے۔

آگے لکھتے ہیں فی ھذا المعنی نوافق غیر المقلدین فی عدم جوازہ ولا یقصد ھن المعنی احد من العوام والثانی اعطینی شیاللہ ای اکرام و حرمۃ للہ فھذا المعنی لا شک فی جوازہ عند اھل السنۃ و طلب الشیی باسم اللہ تعالیٰ لا یمنع قال اللہ تعالیٰ واتقو اللہ الذی تسالون بہ والا رحام (ایقاظ الحواس ص ۱۰۴)

اس معنی سے ہم بھی غیر مقلدین کے ساتھ متفق ہیں کہ یہ جائز نہیں اور عوام میں کوئی

Marfat.com

بھی معنی تصور نہیں کرتا دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ کے لئے مجھے کچھ دو یعنی اللہ کے اکرام و حرمت کے سبب تو اس معنی کے جواز میں کوئی شک نہیں اہل سنت کے نزدیک اور اللہ کے نام سے کوئی چیز طلب کرنا منع نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر لوگوں سے سوال کرتے ہو اور صلہ رحمی کا۔

مولانا عبدالحق تذکرۃ الراشد میں لکھتے ہیں و یجوزون الوظیفۃ بیا شیخ عبدالقادر شیا للہ و نحو ذالک جزما و یصرحون بہ نثرا و نظما کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ کے وظیفہ کو قادری حضرات جائز مانتے ہیں وغیرہ حتمی اور نثر و نظم میں اس جواز کی تشریح موجود ہے۔

حضرت مولانا جامی رحمتہ اللہ نفحات الانس میں لکھتے ہیں درویشے چند بار گفت شیا للہ و ایں ولی کامل بود

فقیر نے چند بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ کہا اور یہ ولی کامل تھا

حضرت مولانا تاج محمد صدیقی قادری چشتی آینہ مظہر میں فرماتے ہیں۔

شیا للہ یا شاہ جیلان عبدالقادر قطب ربانی
یا غوث الاعظم یا غوث الاعظم للہ کرم ہو شاہ جیلانی

(آینہ مظہر ص ۲۱۶)

حضرت غوث زمان میاں محمد صاحب سجادہ نشین کھڑی شریف اپنے منظوم کلام ہدایت المسلمین میں فرماتے ہیں۔

شیا للہ جائز کیتا عالم مدنی کمیاں

Marfat.com

نال حدیث نبی دے لایاں اوہناں دلیلاں پکیاں
شیا للہ شیاللہ یا شاہ عبدالقادر
اک سو یاراں واریں پڑھناں سارے ہو وے صادر
عبدالحق دہلی کہندے سن مریداں
اک ہزار پڑھو ایہہ کلمہ ہر دن نال تکیداں

(ہدایت المسلمین ص ۸۶)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انتباہ میں لکھتے ہیں بعض اصحاب طریقہ قادریہ برائے حصول مہمات ختم بایں طور میکند اول دو رعکت نفل میخوانند بعد ازاں یکصد و یازدہ بار درود میخوانند بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یازدہ بار شیا للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی و یکمرتبہ سورۃ یاسین میخوانند واز حذای تعالیٰ طلب حاجت میخواہند (الانتباہ)

بعض اصحاب قادریہ برائے حصول مہمات اس طرح ختم کیا جاتا ہے اول دو رکعت نفل پڑھے پھر ایک سو گیارہ بار درود پڑھے پھر ایک سو گیارہ بار کلمہ تمجید پڑھے اور گیارہ بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ پڑھے اور ایک بار ایک سورۃ یاسین پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ تحریف کرنے والوں نے الانتباہ سے یہ عبارت نکلوادی ہے جس طرح کہ موجودہ تقویۃ الایمان سے کفری عبارات کو نکلوایا ہے حالانکہ اس عبارت کو صاحب ایقاظ الحواس نے جواز وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیاللہ میں نقل کیا ہے اور حافظ سید احمد علی صاحب نے سرور الحاظر الفاتر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب الانتباہ سے

Marfat.com

یہ عبارت نقل کی ہے (سرور الخاطر ص ۳۱) حضرت میاں محمد صاحب کھڑی شریف نے بھی ہدایت المسلمین میں شاہ ولی اللہ صاحب کا حوالہ دیا ہے آپ نے فرمایا

شاہ ولی اللہ دہلی کہندے اندر انتباہی
قادریہ وچ جیہڑے خاصے مرد الہی
اونہاں ختم مقرر کیتا مشکل کان آسانی
کراداتے اداب تما می پڑھ سورت قرآنی

مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ نے نور ربانی فی مدح المحبوب السبحانی میں فرمایا ہے

فقیر کا خیال ہے کہ وجہ نداتے حضرت غوثیہ عالیہ میں باسم عبدالقادر جو وظائف و اوراد میں بروقت طلب یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ یہی ہے کہ عند الحاجت حضرت کو اس اسم کے ساتھ پکارنا مناسب ہے کہ ان کو اس اقتدار کے وصف میں یاد کرنا موجب توجہ قدرت حق کا ہے (نور ربانی ص ۹)

آگے یہی مؤلف کتاب مذکور میں لکھتے ہیں "نداء یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ حسب فرمودہ جناب غوثیہ عالیہ موجب کشف کرامات و قضا حاجات ہے یہ مسئلہ اس قابل نہیں کہ علماء غیر راسخین سے دریافت کیا جاتے۔ جوامع الکلم" ملفوظات خواجہ بندہ نواز گیسو دراز میں فرماتے ہیں "چاشت کے وقت پیروں کے نام کے ورد کرنے کا تذکرہ چل آیا حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جو مرید اپنے پیر کا نام رات کو ورد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پیر کی برکتوں میں سے حصہ دیتا ہے اس کا میں نے تجربہ کیا ہے اور بزرگوں سے بھی سنا ہے (جوامع الکلم ص ۲۲۵) جب عام پیر کے نام کے ورد کے

Marfat.com

متعلق اتنا فائدہ ہے تو غوث صمدانی شہباز لامکانی کے اسم گرامی کے ورد میں کتنا اثر ہو گا کیوں نہ ہو کہ وہ تو تمام پیروں کے پیر ہیں اس لئے ہر سلسلہ کے لوگ آپ کے نام کا یہ ورد یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کرتے رہتے ہیں۔

عالم جلیل حضرت مولانا مولوی مفتی غلام رسول قاسمی کشمیری امرتسری (۱۹۰۲ء) نے جواز وظیفہ شیاللہ کے متعلق فتویٰ دیا تھا اور پیر عبدالغفار شاہ نے کتاب محبوب الفقہ مطبوعہ ۱۳۵۳ھ میں شائع کیا تھا وہ فارسی زبان میں تھا ترجمہ فتویٰ جواز وظیفہ شیا للہ

سوال:- ملک کشمیر میں شیاللہ پڑھنے کے متعلق سخت اختلاف ہو رہا ہے بعض لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں اور بعض اس کی حرمت بلکہ کفر ہونے کے قائل ہیں پس ان دونوں فریقوں میں سے راہ حق پر کون ہے؟

جواب:- مذکورہ صورت میں جواز کے قائل صحیح راستے پر ہیں اور دوسرا فریق صراط مستقیم سے دور جا پڑا ہے کیونکہ اگر اس کے منع ہونے کا مدار صرف یہ ہے کہ ندائے غیراللہ ہے تو پس واضح رہے کہ ندائے غیراللہ جائز ہے اور اس کا جواز شرعی دلائل اور بزرگان دین کے تعامل سے بخوبی ثابت ہے زندوں کی ندا کو بالخصوص جائز قرار دینا اور عالم برزخ والوں کی ندا کو شرک اور ممنوع بتانا تلبیس ابلیس کے سوا اور کچھ نہیں

Marfat.com

حضرت العلامہ سید محمد ابی الہدی افندی الرفاعیؒ نے اپنی کتاب قلادۃ الجواہر فی ذکر الغوث الرفاعی و اتباعہ الاکابر میں لکھتے ہیں اعلموا ایھا الاخوان ان الا استغاثۃ ھی سوال الشفاعۃ من الانبیاء والاولیاء کقول القائل یا رسول اللہ او یا شیخ احمد الرفاعی و ذالک لان قولہ یا حرف الندا اذا کان من مخلوق لمخلوق فلا یسمٰی دعا عبادۃ لان المعبود فی الشرع واحد لا تعدد فیہ وھو اللہ عزوجل و قد علم المسلمون و تحققوا انہ لا یعبد الا اللہ ولا یدعی للعبادۃ الا اللہ و انما ینادون من ینادون علی جھۃ الشفاعۃ عندہ النداء لا باس بہ فیجوز نداء المخلوق للمخلوق سواء کان حاضرا او غائبا ولو میتا اما نداء الحاضر فلاشک فی جوازہ ذوعقل و اما نداء الغائب فیکفی فی جوازہ نداء عمر بن الخطابؓ وھو یخطب علی منبر المدینۃ لساریۃ رضی اللہ عنہ (قلادۃ الجواہر ص۲۳۲ لسید محمد الرفاعی)

"اے بھائیو جان لو کہ استغاثہ انبیاء اولیاء سے سفارش کرانا ہے جیسا کہ کوئی کہے یا رسول اللہ او یا شیخ احمد رفاعی وغیرہ کیونکہ اس کا کہنا یا یہ حرف ندا ہے جب کہ مخلوق مخلوق کو پکار دے تو اس کی عبادت نہیں کہا جاتا کیونکہ معبود شرع میں ایک ہے اس میں گنتی نہیں اور وہ اللہ ہے اور مسلمان یہ جانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ وہ سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اور نہ عبادت کے لئے کسی کو پکارتے ہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور وہ سفارش کے طور پر پکارتے ہیں تو اس میں کوئی گناہ نہیںتو مخلوق کا مخلوق کو ندا کرنا جائز

Marfat.com

ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب اگرچہ وہ مردہ کیوں نہ ہو اور جو حاضر کو ندا کرنا ہے تو اس کے جواب میں کوئی شک نہیں عاقل کے نزدیک اور جو غائب کو ندا کرنا ہے تو ہمارے لئے عمر بن خطاب کی ندا ساریہ کو جو منبر پر تشریف فرما تھے کافی ہے"

امام شہاب الدین رملی سے پوچھا گیا کہ عوام میں یہ رائج ہے کہ جب ان پر تکلیف آجاتے تو وہ یا شیخ فلاں کہتے ہیں کیا یہ جائز ہے تو اس نے جواب دیا تجوز الاستغاثۃ بالانبیاء والاولیاء والعلماء والصالحین ولھم اغاثۃ بعد موتھم لان معجزات الانبیاء و کرامات اولاولیاء لاقنقطع لموتھم از مرجعھا الی قدرۃ اللہ عزو جل و قدرتہ باقیۃ لا تنقطع بموت احد (قلادۃ الجواھر ص ۲۴۵) کہ استغاثہ انبیاء اولیا و علماء صالحین کو جائز ہے اور ان کو فریاد کرنا ان کے وفات کے بعد جائز ہے کیونکہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات ان کے وصال سے قطع نہیں ہوتے کیونکہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات ان کے وصال سے قطع نہیں ہوتے کیونکہ اس کا مرجع اللہ کی قدرت ہے اور اللہ کی قدرت باقی ہے وہ کسی کے وصال پر قطع نہیں ہوسکتے الفیوضات الربانیہ فی الماثرو الاوراد القادریہ میں ختم قادریہ لکھا ہے اس ختم میں شیاللہ یا حضرۃ سلطان شیخ عبدالقادر الجیلانی لکھا ہے (الفیوضات الربانیہ مصر ص ۷۰)

حضرت العلامہ مولانا ضیاء اللہ قادری کتاب اہل سنت و جماعت کون ہیں" میں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں" دیوبندی وہابی حضرات یا شیخ عبدالقادر شیاللہ کو شرک کہتے ہیں اہل سنت و جماعت یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاللہ کہنے کا جواز عیاں ہے (اہل سنت کون ص ۱۶۶)

Marfat.com

استمداد از عباد الرحمان میں ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی انتباہ فی سلاسل اولیاء میں ایک ختم حاجت روائی کے لئے یوں نقل کرتے ہیں اول دو رکعت نفل بعد ازاں ایک سو گیارہ بار درود شریف بعد ۱۱۱ بار کلمہ تمجید اور ۱۱۱ بار شیاللہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (استمداد از عباد الرحمان ص ۵۷)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ضرب الاقدام میں لکھتے ہیں "چوں فقیر در کشتی بود بوقت برداشتن لنگر اکثر آں ملک ہمہ ذکرہا میکردند فقیرے راشنیدم کہ بایں کلمات مشغول می شد یا کیلانی شیاللہ یا جیلانی شیاللہ یا عبدالقادر شیاللہ وہ شاہ ابو المعالی و دیگر علمائے ایں سلسلہ ایچنین می گویند یا شیخ عبدالقادر شیاللہ و خواندن ایں اسم ہزار بار وصیت می کنندو باللہ التوفیق۔

ترجمہ:- اور فقیر جب کہ کشتی میں سفر کر رہا تھا تو لنگر اٹھاتے وقت اس ملک کے اکثر لوگ بہت ذکر کرتے تھے ایک درویش کو میں نے سنا کہ وہ ان کلمات میں مشغول ہوتا تھا

یا گیلانی شیاللہ یا جیلانی شیاللہ عبدا قادر شیاللہ اور شاہ ابو المعالی اور اس سلسلے کے دوسرے علماء اس طرح کہتے ہیں یا شیخ عبدالقادر شیاللہ اور ہزار بار اس اسم مبارک کو پڑھنے کی وصیت کرتے ہیں باللہ التوفیق۔

Marfat.com

شاہ محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ اسرار الطریقت میں لکھتے ہیں واپس آمدہ بنشنید واسم مبارک شیخ عبدالقادر یک صد و یازدہ بار نخواند (اسرار الطریقت قلمی ص ۱۲) اسی طرح واپس اپنی جگہ پر آتے اور بیٹھ کر یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔

حضرت العلامہ مولانا محمد صادق شہابی قادری اپنی تالیف مناقب غوثیہ میں لکھتے ہیں پس پائے باز گرد دو بر مصلی بنشید یک ہزار و یک صد و یازدہ بار نام حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء غوث الثقلین بگوید یعنی یا شیخ عبدالقادر شیاللہ بعدہ حاجت را عرض کند (مناقب غوثیہ)

پھر ان ناموں کے بعد انہی قدموں پر واپس آتے اور اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ایک ہزار ایک سو گیارہ بار حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء۔ غوث الثقلین کا نام لے یعنی یا شیخ عبدالقادر شیاللہ پڑھے اور پھر اپنی حاجت بیان کرے۔ حضرت العلامہ مولانا محمد سید امیر شاہ قادری گیلانی صلوٰۃ غوثیہ میں لکھتے ہیں اس فقیر نے مناسب سمجھا کہ مسئلہ مذکورہ کو مستند ترین اولیاء۔ محدثین عظام اور فقہاء کرام کی کتابوں سے وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ سلسلہ عالیہ قادریہ اور خصوصاً سلسلہ مبارکہ قادریہ حسینیہ کے منتسبین و متوسلین اس سے رہنمائی حاصل کریں اور صلوٰۃ غوثیہ پڑھ کر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم لے کر ہر قدم پر آپ کا نام پکار کر (یعنی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ) حضور سیدنا غوث اعظمؓ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی مشکلات و مصائب کے حل کے لئے رجوع کریں اور اس عمل کو روزانہ کا معمول بنائیں تاکہ اللہ کے فضل و کرم سے حضور

Marfat.com

جگر گوشہ رسول غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اعانت و امداد کے مستحق ٹھہریں (صلواۃ غوثیہ ص ۶)

فقیر نور محمد صاحب سروری قادری کلاچوی مخزن الاسرار و سلطان الاوراد میں لکھتے ہیں۔

حضور کے گیارہ اسماء جو حل مشکلات کے لئے پڑھے جاتے ہیں درج ذیل ہیں

(۱) یا سید محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی امر اللہ ۔

(۲) یا شیخ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فضل اللہ ۔

(۳) یا ولی محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی امان اللہ ۔

(۴) یا مسکین محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی نور اللہ ۔

(۵) یا غوث محی الدین حضرت سید عبدالقادر جیلانی قطب اللہ ۔

(۶) یا سلطان محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی سیف اللہ ۔

(۷) یا خواجہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فرمان اللہ ۔

(۸) یا مخدوم محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی برہان اللہ ۔

(۹) یا درویش محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی آیتہ اللہ ۔

(۱۰) یا بادشاہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی غوث اللہ ۔

(۱۱) یا فقیر محی الدین حضرت سید عبدالقادر جیلانی شاہد اللہ ۔

دولت کو عام کر دیا ہے (مخزن الاسرار ۔)

Marfat.com

طریقہ قادری میں وہ برکت ہے کہ جو شخص ایک ہی بار یقین خاص اور صدق دل سے و اخلاص سے بزبان پاک کہہ دے یا شیخ حضرت سید عبدالقادر جیلانی شیاللہ اس پر ابتداء سے انتہاء تک معرفت فقر اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔ حضرت شاہ محی الدین قدس سرہ کے رسم مکرم و معظم میں تاثیر مشاہدہ معراج ہے جس کو اس پاک نام کی برکت ہی سے سب مراتب حاصل ہوں اسے چلے اور ریاضت کی کیا حاجت ہے۔ (نور الہدیٰ)

محترم جناب غلام مصطفیٰ موسیٰ لدھیانوی ثم امرتسری نے منقبت درشان غوث پاک منظوم فرمائی ہے اس میں سے آپ شعر پیش خدمت ہے۔

اب ہند سے موسیٰ بستر اٹھا بغداد شریف میں جاکے
اس نام کا ورد رکھ آٹھ پہر یا سیدنا عبدالقادر
(نتیجہ فکر)

اس منقبت کو حضرت العلامہ مولانا جلال الدین قادری نے فتاویٰ کرامات غوثیہ میں امام احمد رضا خان بریلویؒ پر تقریب و تحشیہ کے ابتداء میں نقل کیا ہے۔

سید شاہ گل حسن قادری تذکرہ غوثیہ میں لکھتے ہیں۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ ہمارے وطن کے چمار کالڑکا دریا کے کنارے جاکر کچھ پڑھا کرتا تھا ہم نے دریافت کیا اس نے کہا میاں صاحب ایک منتر سدھ کرتا ہوں ہم نے کہا کہ جس روز تیرا منتر سدھ ہو ہم کو بھی ساتھ لے چلنا وہ ایک رات کو آیا اور ہم کو ساتھ لے گیا دریا

Marfat.com

کے کنارے پہنچ کر موہن بھوگ اور چاول وغیرہ پکاتے بھیٹ دی پاجاکی اور منتر پڑھ کر ایک درخت پر مارا نیچے سے اوپر تک آگ لگ اٹھی اور جل کر خاک سیاہ ہوگیا یہ طرفہ ماجرا دیکھ کر ہم نے کہا کہ اب تو ایک کنکر ہمارے اوپر مار اس نے اول تو بہت انکار کیا مگر کہنے سننے سے مجبور ہو کر بولا ہوشیار ہو جاؤ ہم نے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کہہ کر اپنے گرد حصار کھینچ لیا اس نے کنکر مارا کچھ نہ ہوا دوسرا مارا کچھ بھی نہ ہوا پھر تو ہم حصار کو توڑ کر باہر نکل آتے کہ یہ بھروسہ اچھا نہیں اس بچار سے کہا کہ چھا اب تو کنکر پھینک اس نے غصہ میں آکر ایک اور مارا تو وہ کنکر ہمارے سینہ پر آن کر ایسا لگا جیسے لٹھ لگتا ہے پھر ہمارے سینہ سے اوچٹ کر اس کی پیشانی پر جالگا وہ اندھے منہ گرا اور تمام سوراخ ہائے جسم سے خون جاری ہوگیا ہم نے دوڑ کر اس کے باپ کو اطلاع دی وہ اپنے لڑکے کو اٹھا کر ہمارے نانا محمد حیات صاحب کی خدمت میں لایا نانا صاحب نے مجھ سے کیفیت دریافت کی میں نے حال مفصل بیان کر دیا آپ نے مجھ کو دو تین طمانچے لگائے اس وقت ہماری عمر کوئی دس بارہ برس کی تھی پھر فرمانے لگے کہ شیخ عبدالقادر کیا تیرے ساتھ پھریں گے خبردار تم جانو گے جو پھر ایسا کیا اگر یہ مرجاتا تو کیا علاج ہوتا غرض ہم کو مارا پیٹا اور بہت سرزنش کی تب حضرت کا غصہ فرو ہوا پھر سورۃ مزمل پڑھ کر دم کر کے اس کو پانی پلایا اور نہلایا کئی دن کے بعد وہ اچھا ہوا (تذکرہ غوثیہ ص ۲۹ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور) یہی صاحب موصوف اپنی دوسری تصنیف تعلیم غوثیہ میں اس ورد کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

بعد نماز عشاء۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ ایک سو گیارہ بار یا تین سو ساٹھ بار پڑھ کر اس آیت کو وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ایک سو گیارہ بار اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ایک سو گیارہ

Marfat.com

بار پڑھے اور (تعلیم غوثیہ ۹۲)

علی پور شریف سیالکوٹ میں دو بڑے بزرگ ہو گزرے ہیں اور دونوں کا نام مبارک پیر سید جماعت علی شاہ تھا ایک محدث علی پوری کے نام سے مشہور ہیں اور دوسرے لاثانی کے نام سے مشہور ہیں لاثانی پیر سید جماعت علی شاہ کے متعلق پروفیسر محمد حسین آسی صاحب انوار لاثانی میں لکھتے ہیں یعنی میرے پیر و مرشد فرماتے ہیں میں حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے نام پاک کا ورد بھی کرتا ہوں (یعنی یا غوث بھی کہتا ہو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ بھی کہتا ہوں) (انوار لاثانی ص ۱۳۸) یہی مؤلف آگے اسی کتاب میں تحریر کرتے ہیں "انوار لاثانی کی روایت کے مطابق آپ کو حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ کی یہ مدح بہت پسند تھی اسے حضرت مولانا مولوی فتح محمد صاحب نے لکھا ہے وہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں ۔

اے واقف سر خدا اے ہادی روشن ضمیر
کوئی نہیں ہے آپ کی تمثیل و تشبیہ و نظر
اندوہ غم میں خلق کے ہوتے تمہیں ہو دستگیر
ہوکر کھڑا آداب سے کہتا ہوں یا پیران پیر
پہنچو میرا امداد کو یا غوث اعظم دستگیر

(انوار لاثانی ص ۱۳۸)

حضرت پیر مولانا حافظ شاہ محمد علی انور قلندر رحمتہ اللہ علیہ کئی کتب کے مؤلف ہیں ان میں سے ایک ضخیم کتاب جو دو جلدوں پر مشتمل ہے اس کا نام الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم ہے اس کتاب میں صاحب مذکور جواز وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کے متعلق

Marfat.com

تحریر کرتے ہیں اب رہی یہ عبارت یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ چونکہ منکرین اس ترکیب سے توسل اور استغاثہ کو ناجائز کہتے ہیں لہذا اسے بھی کچھ سن لینا چاہئے کہ یہ ترکیب مولدین عرب سے ہے اس کے دو معنی خیال میں آتے ہیں اول یہ کہ اے شیخ عبدالقادر جیلانی خدا کے لئے دیجئے یہ معنی صحیح نہیں ہیں اس لئے کہ خداوند عالم کسی کا محتاج نہیں دوسرے معنی یہ کہ یا شیخ عبدالقادر اکراما للہ کچھ دیجئے اس معنی میں کسی قسم کا فساد نہیں بلکہ یہ حسب مفہوم عرف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ جب یہ معنی حسب مفہوم عرف ہوتے تو اس جملہ کو اسی معنی پر حمل کرنا چاہئے نہ معنی اول پر کہ جو صحیح نہیں ہے شامی میں ہے کہ معنی صحیح کے مراد لینے میں ظاہراً کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اکثر علماء محدثین اس کے مجوز ہیں جیسے امام یافعی، خیرالدین رملی اور سید عمر بصری مکی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شیخ زین الدین خوافی اور شیخ حسین مکی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علامہ شامی ہیں اگر اس سے معنی اول مقصود ہوتے تو یہ اکابر ہرگز اس کو جائز نہ سمجھتے (الاراالمنظم ج ۲ ص ۵۵۵) یہی موصوف آگے لکھتے ہیں "علامہ سید عمر بشری مکی میں ہے کہ شیاً للہ یا فلاں عام لوگوں کا کہنا یہ عربی ہے عجمی نہیں اور یہ ترکیب مولدات اہل عرب سے ہے آئمہ سے اس کی نہی منقول نہیں یہ ترکیب ایسے محل پر نہیں مستعمل ہوتی ہے جس سے حرام یا مکروہ لازم آتا ہو اس لئے کہ اس سے استمداد ایسے شخص سے کی جاتی ہے جس سے حسن ظن ہوتا ہے اور یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ انبیاء و اولیاء جب دار فانی سے رحلت فرماتے ہیں تو ان کے سمع و بصر میں یہ نسبت زندوں کے زائد قوت آجاتی ہے اگر کسی خستہ حال نے ان سے ندا کی یا ان کو توسل کیا تاکہ رحمہ اللہ کی دعا سے وہ ہو اور یوں کہا یا شیخ عبدالقادر شیاً للہ تو اس میں کسی قسم کا

Marfat.com

مضائقہ نہیں (الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم ج ۲ ص ۵۵۶)

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی لاہور نے مرج البحرین کے ترجمہ کے ابتدایہ میں لکھا ہے اور یہ کتاب شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے تصوف میں لکھی ہے پیرزادہ فاروقی صاحب لکھتے ہیں ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۸۷ء میں جب آپ کی عمر اڑتیس سال تھی حجاز کی طرف روانہ ہوتے آپ کے سفر حجاز کا ایک واقعہ آپ کے رسالہ صلواۃ الاسرار میں یوں درج ہے میرے شریک سفر ایک قادری بزرگ درویش تھے صبح کو جب جہاز کا لنگر اٹھایا جاتا تھا یہ درویش جہاز کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا یا شیخ عبدالقادر جیلانی زور زور سے پکارتا مجھے اس کی یہ صدا بڑی بھلی لگتی (مرج البحرین ص ۱۶ مطبوعہ مکتبہ بنویہ لاہور)

مندرجہ بالا تحریر و بیان سے معلوم ہوا کہ وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ بزرگان دین خواہ وہ طریقہ قادریہ سے منسلک ہوں یا طریقہ چشتیہ یا سہروردیہ یا نقشبندیہ سے تعلق رکھتے ہوں تمام اس وظیفہ کے مجوزین اور عاملین ہیں اب اگر کوئی کور چشم باطن اس وظیفہ کے عامل پر شرک کا فتویٰ لگائے دیں تو اس کو چاہیئے کہ خود اپنے نفس امارہ کا محاسبہ کرے کہ وہ متقی عابدین اور عاملین بالحدیث والقرآن جو اس وظیفہ کے عاملین ہیں کیا وہ تمام مشرک ٹھہرے اور یہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے حالانکہ اگر کوئی کسی مسلمان پر ناحق کفر کا حکم لگا دے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حقیقت میں مسلمان ہے اور اس نے بزعم خود اس کی شان میں نازیبا الفاظ جو کفر کے ہیں استعمال کئے اب قرآن مقدس میں کسی جگہ یہ نہیں لکھا گیا کہ بزرگان دین اور عارفین کو ندا کرنا جائز یا شرک ہے نہ احادیث بنویہ میں ہے اور نہ اکابرین ملت نے فتویٰ دیا ہے ہاں اگر موجودہ زمانہ کے ناسمجھ اور بد باطن لوگ انکار کریں تو یہ انکار کوئی وزن نہیں رکھتا۔

Marfat.com

قدرۃ العارفین حضرت خواجہ ثناء اللہ پیر خرابات اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں لکھتے ہیں

داد بیدام شنو شہر یار ذوالعلی
محی الدین یا محی الدین یا محی الدین مشکل کشا
شیا للہ شیا للہ شد مرا ورد زبان
شیا للہ کن مرا آزاد از رنج و بلا

صاحب موصوف آگے اس کتاب میں ص ۵۶ میں فرماتے ہیں

یا کہ گویم حال زار درد خویش
شیا للہ از عطاء فریاد رس

پھر یہی صاحب مذکور دوسری جگہ فرماتے ہیں

از عطا لطف دارم چشم ہر دم ازالہ
شیا للہ شیا للہ ہست در ہر آن عرض
کشتی شکستہ مارا رساند بر کنار
المدد یا شاہ جیلان است اندر جان و عرض

آگے اسی کتاب ص ۶۲ میں فرماتے ہیں

شیا للہ شیا للہ گویند ورد زبان
گشت فارغ از ہمہ رنج و بلا باوسم

Marfat.com

شیا ﷲ شیا ﷲ ہست در ہر آن عرض
کشتی شکستہ مارا رساند بر کنار
المدد یا شاہ جیلان است اندر جان و عرض

آگے اسی کتاب ص ۶۲ میں فرماتے ہیں

شیا ﷲ شیا ﷲ گویند ورد زبان
گشت فارغ از ہمہ رنج و بلا باوسم

حضرت العلامہ پیر طریقت بیدم وارث شاہ وارثی اپنی کتاب مصحف بیدم میں فرماتے ہیں

جان پر بن گئی اب آیئے شیا ﷲ
مشکل آسان میری فرمایئے شیا ﷲ
کشتیاں ڈوبی ہوئی آپ نے ترای ہیں
میری امداد بھی فرمایئے شیا ﷲ
آپ کا طالب دیدار ہوں غوث الثقلین
روئے زیبا مجھے دکھلائے شیا ﷲ
اپنے دادا اسد اللہ کے قدموں کے طفیل
دستگیری میری فرمایئے شیا ﷲ
ہند میں بے سرو سامان رہے کب تک بیدم

Marfat.com

اس کو بغداد میں بلوایئے شیا للہ

(مصحف بیدم وارث شاہ ص ۳۱)

سائیں رحمت اللہ بٹالوی رحمتہ اللہ علیہ نے گلزار قادری میں ایک درود شریف نقل کیا ہے اور اس درود شریف کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر شیا للہ کا ورد بھی لکھا ہے وہ درود ہزارہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ و یا شیخ عبدالقادر شیا للہ (گلزار قادری ص ۴۲)

مولانا عبدالماجد قادر بدایونی صاحب شیا للہ کے تضمین بر منقبت حسرت موہانی فرماتے ہیں

در بدر جاؤں کہاں ٹھوکریں کھانے کے لئے
کوئی غم خوار ہے میرا جو مری عرض سے
کسی کو ہے درد جو مظلوم کی امداد کرے
آپ ہی سنئے کہ اب اور کہوں میں کسی سے
بستہ دامن سرکار ہوں شیا للہ

(رسالہ خاتون پاکستان کراچی) غوث اعظم نمبر

مجموعہ گنج وظائف عبدالشکور چشتی نظامی ص ۱۸۳ مطبوعہ کراچی میں ہے کہ ایں اسم برائے ہر مقصود حاصل آید صد بار بخواند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ

مولانا محمد شریف نقش بندی کرامات غوث الاعظم میں لکھتے ہیں "ایک مرتبہ محبوب سبحانی قطب یزدانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی مدینہ طیبہ سے حاضری کے بعد ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور چوری کے لئے منتظر کھڑا تھا تاکہ کوئی مسافر آئے اور وہ اس کا سامان لوٹ لے جب آپ اس کے قریب پہنچے تو اس سے دریافت کیا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں ایک دیہاتی ہوں آپ نے بذریعہ کشف معلوم کیا کہ یہ راہزن ہے اسی چور نے سوچا کہ شاید آپ غوث اعظم ہیں اس کے اسی خیال کا بھی آپ کو علم ہوگیا اور فرمایا میں عبدالقادر ہوں تو وہ چور سنتے ہی آپ کے قدموں میں گر گیا اور زبان سے یا سیدی عبدالقادر شیا للہ کا ورد کرنے لگا آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اس کی اصلاح کے لئے بارگاہ ایزدی میں متوجہ ہوئے تو منادی نے غیب سے ندا کی اے پیارے غوث اس چور کو صراط مستقیم پر چلا دو اور اسے قطب بنا دو چنانچہ آپ نے اسے قطب بنا دیا (کرامات غوث الاعظم ص ٦٠)

پیر طریقت مفکر خلافت محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے مدلل منقبت میں لکھا ہے

یا غوث العالم قطب دوران عبدالقادر شیا للہ

اس شعر کے تحت وہ لکھتے ہیں "آپ عبدالقادر ہیں عبدالعاجز نہیں لہذا بااختیار ہیں آپ سے مدد چاہنا توحید کے خلاف نہیں پیر طریقت سید بدر محی الدین قادری سجادہ نشین بٹالہ شریف لاہور اپنی تالیف شرح قصیدہ غوثیہ میں لکھتے ہیں " یہاں پر شیخ

عبدالقادر شیاللہ کے راز کو بھی لکھا جانا مناسب ہو گا حضرت قطب معظم سید ابوالفرح محمد فاضل الدین قادری نے ہزاروں دعائیں کیں جو قبول ہوئیں ایک دعا یہ تھی کہ بوقت وفات یا شیخ عبدالقادر شیاللہ آپ کی زبان پر ورد جاری رہے چنانچہ مورخین نے لکھا ہے کہ واقعی آپ کی زبان پر بوقت وفات لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ جاری ہوا اور پھر یا شیخ عبدالقادر شیاللہ آپ کی زبان پر جاری رہا حتیٰ کہ وفات ظہور میں آگئی یا شیخ عبدالقادر شیاللہ کے متعلق خدشہ کیا جاتا ہے کہ اس میں شرک لازم آتا ہے اس کا حل یوں ہو سکتا ہے شیاللہ مفعول فعل محذوف کا ہے یا تو اس کو اعطینی بنالو اللہ کے لئے کوئی شے دو اس میں شرک کا شبہ نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ کسی سے کوئی شے مانگنا اگر شرک ہو تو پھر لغات میں اعطاء کے لفظ پر قد لگا دینی چاہئے تھی کہ یہ صرف خداوند کریم کے لئے ہی استعمال ہو سکتا ہے حالانکہ روزمرہ کے کاروبار میں ہم ایک دوسرے سے چیزیں لیتے دیتے ہیں اور اعطاء کا لفظ برابر استعمال کرتے ہیں وہاں شرک لازم نہیں آتا تو عبدالقادر کے نام سے اعطنی لگا دیا جائے تو شرک کا ارتکاب ہو گیا یہ تو عجب ستم ظریفی ہے زندگی میں یا مابعد الموت تصرف اولیاء ہو سکتا ہے بلکہ مابعد الموت علائق سے کلیتہ فراغت ہو جانے کی وجہ سے تصرف میں زیادہ قوت ہونی چاہئے اس کے ہزاروں شواہد موجود ہیں

مزید برآں اگر اعطنی فعل محذوف نہ سمجھا جائے تو قطب معظم حضرت سید محمد فاضل الدین ابوالفرح رضی اللہ عنہ نے ایک اور توجیہ فرمائی ہے وہ یہ کہ خلقت شیاللہ اے شیخ عبدالقادر آپ اللہ کے لئے ایک خاص ہستی پیدا کئے گئے ہو آگے لکھتے ہیں باقی رہا کہ ہم اس اسم کو بطور ورد کیوں پڑھتے ہیں وہ اس لئے کہ ہمیں اس سے نفع عظیم

Marfat.com

پہنچتا ہے جب ہم اس ورد کو پڑھتے ہیں تو ہمیں غوث پاک اور آپ کی زندگی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ہمارے دل منور ہو جاتے ہیں ہماری قوت عاملہ میں قوت پیدا ہو جاتی ہے اور ہم میں اخلاص پیدا ہو جاتا ہے جو کہ جمعیت قلب کے لئے ضروری ہوتا ہے جب جمعیت قلب حاصل ہو جاتے تو جو دعا منہ سے نکلے اجابت کے قریب ہوتی ہے یہ ہے فلسفہ یا شیخ عبدالقادر شیاللہ کے وظیفہ کا یہ ہے حکمت اس ارشاد کی جس میں فرمایا کہ جس نے اس اسم کو وسیلہ پکڑا اس نے کامیابی حاصل کی چند ایک طبقوں کے نزدیک دینی مفکرین سلف کی فہرست میں۔ جناب محدث دہلوی شاہ ولی اللہ کو بھی مقبولیت حاصل ہے۔ یہاں پر ان طبقوں کے لئے یہ امر موجب تسکین ہوگا کہ یا شیخ عبدالقادر شیاللہ۔ جناب محدث دہلوی موصوف کے روحانی اوراد میں شامل تھا چنانچہ ممدوح کی تصنیف انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے پایا جاتا ہے کہ طریقے شطاریہ سے بھی انہوں نے خرقہ طریقت حاصل کیا تھا اور اس سلسلے شطاریہ کی کتاب جواہر خمسہ میں جو کچھ مذکور ہے اس کی سند اجازت برائے اکتساب فیوض رحمانی انہیں مل گئی تھی سلسلہ شطاریہ کو فروغ دینے والے جواہر خمسہ کے مصنف۔ جناب محمد غوث گوالیاری ہیں کتاب جواہر خمسہ میں جو ترکیب غوثیہ کی موجود ہے اس میں یا شیخ عبدالقادر شیاللہ ایک بڑی خاص تعداد میں پڑھا جاتا ہے یا شیخ عبدالقادر شیاللہ بطور ورد پڑھنے میں قرآن و سنت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو منبع برکات ہے کشور طریقت کے آئین کا قرآن و سنت سے کبھی تصادم نہیں ہو سکتا کیونکہ طریقت تو روح ہے شریعت کی اور طریقت وہ قوت خلاصہ ہے جو دین کے حدود کی نہایت موثر طریق سے حفاظت کرتی ہے۔ (شرح قصیدہ غوثیہ ص ۹۳)

Marfat.com

مخدوم شاہ محمد حسن صابری چشتی رام پوری اپنی کتاب حقیقت گلزار صابری میں لکھتے ہیں حضرت شاہ سید عبدالرحیم عبدالسلام والد ماجد مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

میں نے ذیقعد ۵۹۲ھ وقت نماز مغرب چار رکعت صلواۃ الصلواۃ شکریہ ادا کیا پھر حمد مخدوم علی احمد صابر کے چہرہ انور پر بوسہ دے کر اکیس مرتبہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ مدد باذن اللہ تلاوت کر کے مخدوم علی احمد کے قلب پر دم کر دیا، مخدوم علی احمد صابر نے ببرکت اس اسم اعظم کے معاً شیر نوش کیا (حقیقت گلزار صابری ص ۱۳۹ مطبوعہ مکتبہ صابریہ بستی چراغ شاہ قصور)

محمد ابرار علی صدیقی نے آئینہ دلدار مذاق کے حالات زندگی میں ایک رباعی بحضور غوث اعظم لکھی ہے

ہے حال مرا حضور پر سب ظاہر
ہر دم بخدا ہیں آپ حاضر و ناظر
سائل ہے مذاق بینوا حضرت سے
شیاللہ شیخ عبدالقادر

(آئینہ دلدار ص ۱۸۸)

یہ کتاب حضرت مولانا شاہ محمد دلدار علی مذاق قادری چشتی بدایونی رحمتہ اللہ کے حالات زندگی پر لکھی گئی ہے آپ کی ولادت ۱۲۳۵ھ / ۱۸۱۹ء اور وفات ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۶ء میں ہوئی

ان دو چشتی حضرات سے یہ نقل کیا گیا کہ ان کے نزدیک یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا وظیفہ ورد میں معمول رہا اور ان کے لئے

Marfat.com

معظم کائنات علیہ و آلہ والصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ نے کچھ خاص بندے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا کئے ہیں لوگ ان کے پاس فریاد رسی کو جاتے ہیں وہی لوگ اللہ کے عذاب سے امان کا موجب ہیں (ترغیب ج ۳ ص ۳۹۰) حضرت العلامہ مولانا مرید محی الدین رحمتہ اللہ علیہ جو اخوند صاحب سوات عبدالغفور المعروف سیدو غوث کے خلیفہ ہیں آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں ان میں سے ایک کتاب غوث الاعظم کے مناقب میں لکھی ہے جس کا نام حجتہ البیضاء فی رد اہل الطغی ہے اس کتاب کے اخر میں ایک فہرست دی ہے جس میں لقب، کنیت، یوم ولادت، یوم وفات، اسم مدفن درج ہیں اس میں اسم نقش، نگین شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ درج ہے (حجتہ البیضاء ص ۳۶۵)۔

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی شواھد الحق کے اخیر میں حضرت السید المصطفیٰ البکری کی کتاب برءۃ الاسقام فی زیارۃ برزۃ المقام سے نقل کر کے لکھتے ہیں "یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنے کا جواز" اسی طرح اگر کوئی شخص پکارے یا سیدی عبدالقادر تو اس کا مدعا اور مطلوب بھی یہی ہے کہ اے محبوب سبحانی آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے شفیع بنیں اور جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا ہے اس کی عطا کے لئے شفاعت کریں کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ آپ میری نسبت اس کے زیادہ مقرب ہیں اور جو احکم الحاکمین کے زیادہ قریب ہیں وہ محرومان قرب پر نگاہ عنایت کے زیادہ سزاوار ہیں یا ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ بارگاہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں میری شفاعت کریں اور آپ اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں میری شفاعت فرما دیں گے تاکہ ان کے طفیل میری دعا قبول ہو اور میرا سوال پورا ہو اور حاجت روائی ہو اور

Marfat.com

شد الرحال الی قبور الاولیاء۔ والرواح میں لکھتے ہیں "اگر کوئی حاجت مند مضطر کسی مصیبت اور مشکل کے وقت یا کوئی محب شائق غلبہ شوق کے وقت یا بغیر ان دونوں وجہوں کے صرف بہ نیت ذکر محبوب و تلذذ خطاب یا اور کسی غرض صحیح شرعی کے صرف بہ نیت ذکر محبوب و تلذذ خطاب یا اور کسی غرض صحیح شرعی کے واسطے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اغثنی یا حبیب اللہ انظر الینا یا نبی اللہ اشفع لنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ یا مولیٰ مشکل کشا اور مثل اس کے کلمات استغاثہ وندا کا استعمال کرے تو اس کے جواز یا سنت و استحباب میں کوئی شبہ نہیں اس واسطے کہ جب خود شارع علیہ السلام سے اس کی تعلیم عموماً وارد ہوئی تو اس کی ممانعت اور کراہت کی کوئی وجہ نہیں فانِ القول بالکراھتہ لا بدلہ من دلیل خاص کما فی رد المختار وغیرہ من کتب الفقہ،، (عمران القلوب ص ۹۳)

حضرت سید غلام علی قادری در الدارین فی مناقب غوث الثقلین میں حضرت سید جلال بخاری المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے فرمودات میں سے نقل کرتے ہیں کہ وقتے بخانہائے ہمسایہ مخدوم آتش افتاد حضرت مخدوم جہانیاں قدرے خاک در مشت گرفتہ چند بار ایں اسم مبارک یا شیخ عبدالقادر شیاً للہ خواندہ بر آں آتش سوزندہ انداختند در حال آتش فرو نشست و سرد شد (در الدارین ص ۲۸۶) ایک دفعہ آپ کے ہمسایہ کے گھر میں آگ لگ گئی

مخدوم جہانیاں نے تھوڑی سی خاک لے کر اسے یہ وظیفہ پڑھ کر جلانے والی آگ پر ڈال دی اسی وقت آگ کے شعلے ختم ہو گئے اور آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

شریف احمد شرافت نوشاہی نے شریف التواریخ میں حضرت سید ابو المنصور صفی الدین عبدالسلام صوفی گیلانی جن کی ۶۱۱ھ میں وفات ہوئی کے واقعہ وفات میں لکھتے ہیں آپ کو ناف کے نیچے درد شروع ہوا اور ساعت بساعت بڑھتا گیا اس وقت یہ کلمہ آپ کی زبان پر جاری تھا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ مدد باذن اللہ (شریف التواریخ ج ۱ ص ۸۲۷)

حضرت سید ابو المنصور صفی الدین عبدالسلام صوفی گیلانی جو فرزند ارجمند حضرت سید عبدالوہاب گیلانی ابن حضرت غوث الاعظمؓ ولی کامل عالم با عمل تھے ان کے اوراد میں سے یہ وِرد یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً للہ بھی تھا۔

حضرت پیر طریقت بشیر احمد فقیر نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ جن کی ولادت ۱۳۲۸ھ میں ہوئی ان کے معمولات اور وظائف کے متعلق شریف احمد شرافت نوشاہی نے شریف التواریخ میں لکھا ہے کہ معمولات اور وظائف میں اسم غوثیہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئ لِلّٰہِ سو مرتبہ (شریف التواریخ ج ۲ حصہ اول ص ۱۰۶۲)

پیر طریقت تاج محمد مظہر مدظلہ وظائف القادریہ الصبریہ میں تحریر فرماتے ہیں اول حصار بسم اللہ اور سید شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ گیارہ بار اول و آخر درود شریف قادریہ صابریہ گیارہ گیارہ بار پھر ایک سو گیارہ بار

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ سُکْرِیْ ۔ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

اسم اعظم قادریہ یا حضرت سلطان سید شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ

Marfat.com

ظاہر ہے کہ اس میں حرج و مضائقہ والا کوئی پہلو نہیں ہے (شواھد الحق)

حامی العلوم النقلیہ و حاوی فنون العقلیہ مولانا الحاج برھان الملتہ والدین اعنی السید برھان الدین قادری مہاجر مدینہ طیبہ انوار الصبیہ فی لاستعانتہ عن خیر البریہ میں لکھتے ہیں "ندا کرنا باسماء مقربان الٰہی بوقت حاجت روائی میں کیوں نہ حکم اکسیر رکھے پس جب ندا کرنا باسماء مقربان الٰہی بوقت حاجت روائی حدیث اور عمل صحابہ اور اجماع اور اقوال اور احوال اولیاء اللہ سے ثابت اور تجربات کثیرہ بے شمار سے حاجت روائی میں حکم اکسیر رکھے تو ندا باسماء مقربان الٰہی بے شک جائز بلکہ باعث نور عظیم اور سعادت کبریٰ ہے مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری نے اپنی کتاب وسیلتہ الجلیلہ میں مسئلہ ندا کو بدلائل کثیرہ ثابت کیا اور اقوال منکرین کو نقل کرکے ان کے ہر قول کا جواب بہ شرح و بسط لکھا ہے مگر میں اس جگہ اس کا تھوڑا سا مضمون نقل کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ "فتاویٰ شامی میں ہے واما قصد المعنی الصحیح فالظاھر انہ لا بأس یعنی عبارت شیاً للہ سے قصد معنی صحیح کیا جائے تو کچھ خوف نہیں ہے" (الانوار الصبیہ ص ۲۰۹)

یہی مؤلف آگے لکھتے ہیں "صاحب وسیلتہ الجلیلہ فتاویٰ خیریہ سے نقل کرتے ہیں یا شیخ عبداللہ رضی اللہ عنہ فھو نداء اذا اضیف شیئی للہ فھو طلب الشی اکراماً للہ فما الموجب بحرمتہ یعنی یا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ندا ہے جب شئی للہ ملایا گیا تو یہ طلب شئی ہے اکراماً اللہ تعالیٰ پھر حرمت کا کوئی منشاء پایا نہیں جاتا" (الانوار الصبیہ فی استعانہ من خیر البریہ ص ۲۱۰ مطبوعہ اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن)

مولانا محمد معوان حسین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے عمران القلوب :

Marfat.com

ص ۲۹)

یہی مؤلف حضرت عارف باللہ شاہ نیاز سلسلہ قادری چشتی نظامی صابری اوراد میں سے حضرت شاہ عبدالغنی صاحب سے اجازت وظیفہ یا غوث سید عبدالقادر جیلانی شیا للہ جہرا ایک سو بار (وظائف القادریہ ص ۱۱ قلمی)

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کا وظیفہ:۔

فقیر کو یہ چند حوالے بجواز وظیفہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیا للہ ملے جو کہ طالبان حق کے لئے درج کئے گئے امید ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کی تشفی کے لئے یہی کافی ہوں گے۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرق پوری "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ کا وظیفہ پڑھا کرتے تھے اور ان کی مسجد کی محراب میں بھی یہ مبارک جملہ لکھا ہوا تھا آپ کے ایک مرید مولوی حکیم مظفر حسین قریشی فاروقی (ضلع گوجرانوالہ) نے اس سلسلے میں اپنے ایک مکتوب میں اپنے خدشات کا اظہار کیا تو حضرت میاں محمد صاحب نے جو مختصر جواب دیا وہ قابل توجہ ہے

"ہر حال میں لشکر اور ذکر و فکر، عبرت ضروری ہے سو آج کل محال ہے اس وسوسے (یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کے بارے میں خدشہ) میں پڑنا زیبا نہیں۔ غریب تو پڑھا کرتے ہیں بلکہ کل ولی اللہ سے امداد لینا جائز ہے آپ کا دل چاہے تو خیر پڑھا کریں حضرت میراں محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر عجیب طرز کی توحید میں فنا تھے اس لئے جو لوگ ان کو یاد کرتے ہیں ان کو خداوند کریم کی محبت کامل ہو جاتی ہے اخیر

Marfat.com

سب کا رجوع رب کریم کی جانب ہے آپ کا وجود غیر خدا سے نہیں بنا ہے اس کا ثبوت قادری قلندروں سے لیں۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو خیر۔ خداوند کریم کی سنت جاری ہے ہر ایک کو ایک کام سپرد کیا گیا ہے جیسا ہر ایک چیز سے کام لیا جاتا ہے ویسا ہی ہے"۔

حضرت مولانا محمد حیدر اللہ جلال پوری وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ پڑھنے سے متعلق فرماتے ہیں "اس وظیفہ کا پڑھنا جائز اور معمولات بعض مشائخ جیلانیہ سے ہے (اس کے بعد ایک نابینا صحابہ کے ارشاد فرمودہ مشہور دعا نقل کرنے کے بعد نقل کرتے ہیں جو اعتراض یا شیخ الخ پر وارد ہوتے ہیں وہی ان کے اعمال پر بھی وارد ہوتے ہیں لیکن ان کے اگر جواز اور عدم جواز کا استفتاء کیا جائے تو یقین ہے کہ جواز ہی کا فتویٰ دیا جائے گا پس اسی قیاس سے اگر یا شیخ الخ کو بھی عدم شرک اور جواز کا فتویٰ دیا جائے تو کیا مضائقہ؟ اور قطع نظر ازیں کہ ندا و استعداد و معمول و ماثور ثابت ہوتی ہے لیکن ثقاہت سے جو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس وظیفہ میں ندا اور استداد سے کچھ متعلق نہیں بلکہ مطلق ان الفاظ میں باذن اللہ تاثیر ہے اور اگر کسی حاجت کے واسطے پڑھا جاتا ہے تو بحوالہ تاثیر ہوتی ہے مولانا خیر اللہ کے مذکورہ فتویٰ کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے استاد العلماء حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد لطف اللہ علی گڑھی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

للہ در من اجاب فقدا جاد و اختار ماھو مختار الاخیار و اثر ماھو الماثور عن العلماء الکبار۔ محمد لطف اللہ علیگڑھی

اللہ خوش رکھے اسے جس نے جواب دیا خوب دیا اور صحیح دیا اور وہ

(درہ) اختیار کی جو

Marfat.com

اختیار نے اپنائی اور ایسا اثر ہے جو کبار علماء سے منقول ہے (فتویٰ ص ۱۹)

مولانا گوہر علی رام پوری لکھتے ہیں "پڑھنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا جائز ہے اس کو مطلق شرک اور کفر کہنا خلاف حق ہے اگرچہ بانضمام سنت فاسدہ کسی خوانندہ کے احتمال شرک کا بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ احتمال راجع طرف اس کی نیت فاسدہ کی ہے نہ طرف نفس جملہ مذکورہ کے

مولانا محمد ارشاد حسین رام پوری مولانا رام پوری کے مرقومہ فتویٰ کی تصدیق کرتے ہیں لاشک فی صحتہ الجواب فللہ در المجیب المثاب جواب کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں اللہ تعالیٰ مجیب ثواب یافتہ کو خوش رکھے اس فتویٰ کی تصدیق میں مولانا امداد حسین رام پوری، مولانا عبدالغفار خان، مولانا محمد رام پوری بھی شامل ہیں (فتویٰ مذکورہ ص ۲۵)

مولانا عبدالباقی فرنگی محلی لکھتے ہیں "واقعی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا پڑھنا شرک جب ہی ہے جب شیخ کو عالم بالغیب و متصرف مستقل سمجھے مگر جب یہ اعتقاد نہیں بلکہ برکت و اثر جان کے پڑھے تو ہرگز نہ کفر ہے نہ فسق نہ موہم شرک بلکہ مجرب و معمول مشائخ قادریہ ہے (رسالہ مذکورہ ص ۳۱)

اب فقیر غوث الاعظمؓ کے نام کا مثلث نقش لکھ دیتا ہے اگر کوئی صاحب ایمان اس نقش کو لکھ کر جناب والے شخص کے گلے میں ڈال دے گا تو جنات بھاگ جائیں گے اس طرح اگر کسی پر تکلیف یا مقدمہ یا کوئی اور دنیاوی تکلیف آجائے تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش کو زعفران اور مشک سے لکھ کر اپنے پاس رکھے دنیاوی مشکلات آسان ہو جائیں گی وہ نقش یہ ہے سید عبدالقادر جیلانیؒ بحروف ابجد ۵۹۰

Marfat.com

ہے۔

٧٨٦

١٩٨	١٩٢	٢٠٠
١٩٩	١٩٧	١٩٤
١٩٣	٢٠١	١٩٦

دوسرا نقش یہ ہے جو کہ شروع کام کے لئے اکثیر اعظم کا حکم رکھتا ہے۔

سید	عبدالقادر	جیلانی	شیاللہ	سید
سید عبدالقادر	جیلانی	شیاللہ	سید	عبدالقادر
جیلانی	شیاللہ	سید	عبدالقادر	جیلانی
شیاللہ	سید	عبدالقادر	جیلانی	شیاللہ

اگر غوث اعظمؓ کا اسم مبارکہ بمع مؤکلات معمولات میں لانا چاہتے ہو تو وہ بھی درج کیا جاتا ہے یا رفتمائیل وطاطائیل یا لومائیل .بحق یا شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی شیاللہ

Marfat.com

حضرت شاہ سلیمان پھلواری چشتی اپنے ایک مکتوب فرماتے ہیں

دل زبود از من جمال شیخ عبدالقادرم
ایں سرو مایہ خیال شیخ عبدالقادرم

آج کل حضرت غوث پاک کی محبت کا ایسا غلبہ ہے کہ کسی دوسری طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی اس عشرہ اولیٰ میں جو ختم درود شریف کرو اسے غوث پاک کی نذر کرو اور ۹، ۱۰، ۱۱ تاریخ کے مراقبے میں اپنے کو بغداد شریف حضرت کے روضے کے حضور میں پہنچاؤ اور سلام عرض کرنے کے بعد دل سے کہتے رہو
یا شیخ عبدالقادر شیاللہ (شمس المعارف ص ۱۷۱) ۔

حضرت مولانا محمد الیاس اعظمی جواہر غوثیہ میں لکھتے ہیں۔

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوجاتا ہے اور مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں اور پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے الخ اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں گویا کہ بظاہر ہاتھ آنکھ وغیرہ اس مرد باصفا کے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے یہی نہیں بلکہ جب بندہ اس بارگاہ کا اتنا قرب حاصل کرتا ہے کہ خود اپنی ذات کی نفی کر کے ذات حق وسبحانہ میں فنا ہوجاتا ہے تو پھر مولائے کریم اس کے نام میں بھی تاثیر پیدا کردیتا ہے کہ پھر اگر کوئی بندہ اس مقبول بارگاہ الٰہی کا نام لے کر اس کو کسی مقصد برادری کے لئے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ خاص کے نام کے صدقے مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کردیتا ہے اور اپنے انوار کی بارش کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں

Marfat.com

بالخصوص اور دیگر سلاسل تصوف سے تعلق رکھنے والے اولیاء کاملین اور اہل دل کا اپنا معمول بھی رہا اور اپنے ارادت مندوں کو بھی فیض روحانی حاصل کرنے کے لئے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا وظیفہ پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں" (جواہر غوثیہ ص ۱۷۳)

قاضی عبید اللہ مدراسی لکھتے ہیں "امام العلماء قاضی الملک بدر الدولہ مرحوم نثر الجواہر میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر شیاللہ بھی بڑی دعوت ہے اور حاجت برادری میں مجرب ہے مولانا ابو الاحیاء محمد نعیم لکھنوی کا فتویٰ سے اقتباس ملاحظہ کیجئے وہ لکھتے ہیں "فی الحقیقت پڑھنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کا بغرض استشفاع و توسل بجناب قطب الاقطاب در درگاہ مجسود الجناہ رب الارباب تعالیٰ جائز ہے اور تفصیل اس کی بعضے فتاویٰ میں حضرت شیخ محمد عابد سندھی قدس سرہ السنی کے مذکور ہے"

مولانا ابو الذکاء سراج الدین محمد سلامت اللہ اپنے فتوے میں لکھتے ہیں "بے شک اس جملہ متبرکہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کے پڑھنے کی ممانعت مخالفین سے مبنی ہے اور پر وجوہ ثلاثہ مذکورہ فی الجواب کے یعنی ندا غائب کو اور استعانت بالغیر اور کلمہ للہ مبارک سے توہم احتیاج نسبت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے سو وجہ ثلاثہ میں مخالفین نے مقابلہ کیا ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نعوذ باللہ منہا اس لئے فان للہ خمسہ کلام میں اور من اعطی للہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں وارد ہے دیکھو مفسرین و محدثین نے اس کے معنی کیا کئے ہیں پھر اس کے مقابل میں محض اپنے توہم کو دخل دینا کیسا ایمان اور اسلام ہے اور ندا غائب کو حالت حیات میں اور بعد الممات ثابت ہے قول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ

Marfat.com

وسلم اور صحابہ کرام اور آئمہ اعلام سے جیسا کہ تحقیق محقق مجیب سے واضح وصریح ہے غور کرنا چاہئے کہ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی خصوصاً اور اعینونی یا عباد اللہ عموما خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اور غیر صحابہ کو تلقین فرمایا یا نہیں۔ اعظم ارکان اسلام یعنی نماز میں السلام علیک ایھا النبی جس کا پڑھنا ہر شخص پر ضروری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے یا کسی اور کا اور علی ھذا القیاس استعانت بالغیر بطریق التوسل بلا اعتقاد استقلال ماموربہ ہے ساتھ نص قطعی کے اور ثابت ہے قول و فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قول و فعل صحابہ اور آئمہ ھدیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین فی حیاتہ و فیضانہ فلا نطول الکلام ھاھنا و سنفصلہ ان شاء اللہ تعالیٰ سبحانہ عند الحاجتہ (کامل جواہر) کہ ثابت ہوا آیت اور حدیث سے اور ماموبہ ہو سنت کہ قول و فعل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کا اس کو ناجائز کہنا اپنے گھر سے شریعت کا گھڑنا ہے اور جب خصوصیت میں کلام العصر آتے گا عہدہ ثمرہ ہے عالم بالحدیث ہونے اور موحد بننے کا یا خیال خام ہدایت کا یا انکار ولایت حضرت امام الاولیاء۔ رضی اللہ عنہ کا۔ اول و ثانی تو مصداق ہے مضمون اس بیت کا

و مجدت حتی کدت تبجل جائلا

للمنتھی و من السرور بکاء

(مجھے بزرگی ملی یہانتک کہ قریب تھا کہ تو آخری درجہ تک پہنچنے میں بخل سے کام لے کر حائل ہو جاتے اور خوشی سے رونا آجاتا ہے)

باقی رہا ثالث سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس فرقہ مخالف سے اس محل میں ہمارا کلام

Marfat.com

نہیں ہے توحید و رسالت کے منکر بھی تو آخر عالم میں موجود ہیں پھر ان کا وجود کیا مستعبد ہے واللہ سبحانہ الموفق لرضائہ وللایمان بہ و باولیائی (العبد ابو الزکاء سراج الدین محمد سلامت اللہ رام پوری)

Marfat.com

نماز غوثیہ جو مجرب برائے حاجات دنیویہ ہے

یہ نماز اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو دو رکعت نفل پڑھ کر بغداد شریف کی طرف منہ کرکے اس کا ثواب غوث صمدانی شہباز لامکانی کی روح کو پیشکش کرے اور پھر گیارہ قدم لے لے اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ سے اپنی جملہ مشکل حل کرنے میں مدد کی التجا کرے اور وہ اس التجاء کو اللہ تعالیٰ کے حضور غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی کے وسیلہ سے پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل جلد حل فرمادے گا۔ یہ بزرگان دین کا مجرب معمول ہے۔ شیخ الحدیث ملا علی قاری جو مرقاۃ شرح مشکواۃ کے شارح ہیں نے غوث پاک کی زندگی پر ایک کتاب لکھی ہے اور اس کتاب میں یہ نماز بھی ہے اور اس کے بعد لکھا ہے کہ میں نے اس پر بارہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے اسی نماز کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کتاب الرحمہ فی الطلب والحکمتہ میں اسی نماز کو لکھا ہے اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے اس نماز کو اخبار الاخیار میں درج کی ہے جو اپنے محل میں درج کیا جاتے گا۔ یہاں صرف ناقلین میں نام لیا گیا ہے قدرۃ السالکین حضرت شاہ ابو المعالی تحفہ قادریہ میں لکھتے ہیں "ایک دفعہ ہم ایک ایسے خوفناک جنگل میں اترے کہ جہاں بھائی بھائی کی مدد نہ کرتا تھا جب اونٹوں کو لادا تو چار اونٹ گم ہو گئے قافلہ چلا گیا اور ہم اونٹوں کی تلاش میں پیچھے رہ گئے ہر چند ہم نے ڈھونڈا لیکن اونٹوں کا نشان نہ پایا جب صبح ہوئی تو مجھے آپ کی بات یاد آئی کہ اگر تو سختی سے عاجز ہو جائے تو مجھے پکارنا تاکہ وہ مصیبت تجھ سے دور ہو جائے میں نے اسی وقت فریاد کی کہ اے شیخ عبدالقادر میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ مشرق کی طرف ایک آدمی ٹیلے پر

Marfat.com

کھڑا آستین سے مجھے اشارہ کرتا ہے کہ آ جب میں وہاں گیا تو کسی کو نہ دیکھا لیکن چاروں اونٹ مجھے مل گئے شیخ عمر بزاز سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب نے اس کو فرمایا کہ جو شخص مجھے سختی میں یاد کرے میں اس بلا کو دور کر دیتا ہوں اور جو مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو اس مصیبت کو رفع کرتا ہوں اور جو کسی حاجت کے لئے خدا کے حضور میں مجھے وسیلہ بنائے تو میں اس کی حاجت روا کر دیتا ہوں اور جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور پھر گیارہ دفعہ درود پیغمبر علیہ السلام پر بھیجے اور سلام کہے اور اس کو یاد کرے اور پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چل کر میرا نام لے اور اپنی حاجت کو یاد کرے بیشک اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (تحفہ قادریہ)

شیخ محقق عبدالحق دہلوی زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں "حضرت غوث الاعظم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو جو کوئی مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور کر دی جاتی ہے جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے اور جو شخص مندرجہ ذیل طریقہ پر دو نفل ادا کر دے گا اس کی حاجت پوری ہوگی ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھے اور پھر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ سائل کی حاجت پوری کرے گا۔ (زبدۃ الآثار)

Marfat.com

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس دو گانہ نماز اور عراق کی طرف قدم لینے پر ایک رسالہ ضرب الاقدام لکھا ہے جس سے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

"دو گانا کا پڑھنا ایک جانا پہچانا فعل ہے جو کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں ثابت ہے اور مشہور معمول ہے"

آگے لکھتے ہیں "یہ فقیر جس وقت مکہ معظمہ میں شیخ اجل متقی شیخ عبدالوہاب کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور یہ حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ اسرار ھما العزیز کے مرید تھے تو فقیر نے حضرت شیخ اجل سے اس دو گانہ شریف کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیا ہے جو کہ اس سلسلے کے لوگ دو رکعت پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرا شیخ قادری تھا ان سے یہ نہ دیکھا گیا اور نہ سنا گیا اس فقیر نے عرض کیا کہ اس دو گانہ کا ذکر لبحتہ الاسرار میں موجود ہے آپ نے فرمایا یہ کتاب معتبر ہے اور ہم نے اس عبارت کو دیکھا ہے" آگے یہی مؤلف لکھتے ہیں "نماز شروع کرنے سے پہلے اور سنت پڑھنے سے پہلے دو رکعت اس طرح ادا کرتا ہوں کہ ہر رات میں گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھتا ہوں اور اس کا ثواب حضرت غوث پاک کی بارگاہ میں نیز آنجناب کے ساتھ نسبت رکھنے والوں کی جناب میں بھیجتا ہوں اس کے بعد نماز شروع کرتا ہوں اور دو گانہ کی نیت جو کہ مشائخ سے سنی ہے اسطرح کرتا ہوں نیز تحیہ الوضو تحیہ المسجد اور دوسرے نوافل میں بھی عالی جناب کی طرف توجہ کرتا ہوں اور دو رکعت بھی ادا کرتا ہوں"

شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ اپنی کتاب "الرحمتہ فی الطب والحکمتہ" میں لکھتے ہیں

Marfat.com

فمن اراد ذالک فلیستقبل القبلۃ والیقرا الفاتحۃ و ایۃ الکرسی و الم نشرح یھدی ثوابھا السیدی الشیخ عبدالقادر جیلانی و یخطوا وسیروا الی جھۃ المشرق احدی عشرۃ خطوۃ ینادی یاسیدی عبدالقادر عشر مرات ثم تطلب حاجتک (الرحمۃ فی الطب والحکمۃ ص ۲۲۷۹)

جو شخص اپنی حاجت براری کی دعا کا ارادہ کرے پس قبلہ کی طرف منہ کرکے سورۃ فاتحہ آیت الکرسی اور سورۃ الم نشرح پڑھ کر اس کا ثواب اپنے سردار الشیخ عبدالقادر جیلانی کو بخشے اور مشرق کی جانب پھر جاتے اور گیارہ قدم اٹھاتے اور دس بار ندا کرے یا سیدی عبدالقادر پھر اپنی حاجت کے لئے دعا کرے۔

ملا علی قاری شارح مشکواۃ اپنی کتاب نزھۃ الخاطر الفاتر میں لکھتے ہیں

وعن الشیخ ابی الحسن علی الخباز قال سمعت الشیخ اباالقاسم عمر بزاز یقول سمعت سیدی السید الشیخ محی الدین عبدالقادر یقول من استغاث بی فی کربتہ کشفت عنہ و ھن نادانی باسمی ف شدہ فرجت عنہ و من توسل بی الی اللہ فی حاجتہ قضیت حاجتہ و من صلی رکعتین لقرا فی کل رکعۃ بعد الفاتحہ سورۃ اخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی وسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد السلام من التشھد احدی عشر مرۃ ویذکرہ ثم یخطوا الی جھۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ و یذکر اسمی و یذکر حاجتہ فھا تقضی باذن اللہ (نزھۃ الخاطر ص ۶۱ مطبوعہ استنبول)

شیخ ابی الحسن علی الجناز سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ اب القاسم عمر ابزاز سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار السید الشیخ محی الدین عبدالقادر سے سنا کہ

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی مصیبت میں مجھے مدد طلب کرے تو اس کی مشکل دور ہو جائے گی اور جو شخص انتہائی تکلیف میں مجھے پکارے تو اس کی تکلیف رفع ہو جائے گی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ پیش کرے تو اس کی حاجت پوری ہو گی اور جو کوئی دو گانہ ادا کرے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود و سلام پڑھے پھر عراق کی طرف گیارہ قدم لے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے تو بے شک اللہ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی نماز غوثیہ کو اخبار الاخیار شریف میں بھی نقل کیا ہے۔

حضرت العلامہ محمد یحییٰ تاذر رحمتہ اللہ علیہ نے قلائد الجواہر میں یہی صلواۃ غوثیہ نقل کی ہے وہ لکھتے ہیں غوث پاکؓ نے فرمایا جو شخص اپنی مصیبت میں میری مدد چاہے گا تو اس کی مصیبت دور ہو جائے گی اور جو رکعت نماز اس طرح ادا کرے گا کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے گا وہ انشاء اللہ ضرور پوری ہو گی ایک روایت یہ بھی ہے کہ میری قبر کی سمت سات یا گیارہ قدم چل کر حاجت بیان کرے گا تو انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہو گی (قلائد الجواھر)

حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس دو گانہ نماز کے متعلق انہار الانوار من یم صلواۃ الاسرار رسالہ تحریر فرمایا ہے اور ایک عربی استفتاء کے جواب

Marfat.com

میں ازھار الانوار من صاصلاۃ الاسرار تحریر کیا ہے اسی نماز کو ملا علی قاری اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ اور شاہ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور امام یافعی اور امام علی بن جریر الشطنوفی اور شاہ ابو المعالی وغیرہ اکابرین صوفیاء کرام اور مفسرین و محدثین فقہاء نے نقل کیا ہے اگر کسی کو زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو وہ ان حضرات کی کتب مطالعہ فرماویں۔ اس نماز کے متعلق ملا علی قاری نے فرمایا ہے کہ قد جربت بذالک مراراً میں نے کئی بار اس کا تجربہ کیا ہے اور صحیح پایا ہے اب اگر کوئی کم فہم اور ناقص العقل اس نماز کے متعلق کلام کرے تو یہ اس کے علم کی کمی پر مبنی ہو گا اور چونکہ ایسے اشخاص اولیاء کرام کی کرامات و تصرفات کے منکر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اسلامی معمولات کے بھی اکثر منکر پائے جاتے ہیں۔ فقیر نے سیرت غوث اعظم میں بھی اس نماز کے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے اور اب یہ کتاب بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ کے فیوضات و کرامات و اوراد کے متعلق ہے تو فقیر نے مناسب حال سمجھا اور اس نماز کو اہل ایمان کے لئے تحریر کیا تاکہ متلاشیان حق اور متوسلان بارگاہ غوثیہ اس بابرکت نماز سے مستفید ہو سکیں۔

اگر کوئی اس نماز غوثیہ کو شرک کہے تو اس کی خدمت میں مخلصانہ عرض ہے کہ اس نماز میں شرک کی کون سی بات ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی جاتی ہے نیت اس طرح کریں کہ میں نے نیت کی نماز نفل کی خاص اللہ تعالیٰ کے لئے پھر جس طرح دوسری نماز ادا کی جاتی ہے اسی طریقہ سے یہ بھی ادا کی جاتی ہے اس میں کون سی بات شرک کی ہے تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کی جاتی ہے خواہ نماز ہے یا حج یا روزہ، زکوٰۃ وغیرہ۔

Marfat.com

اگر کوئی کہے کہ یہ غوث اعظم کی طرف منسوب ہے تو کسی چیز یا شخص کی طرف منسوب کرنا شرک نہیں اس لئے کہ پانچ نمازوں کی نیت کی جاتی کہ نیت کی میں نے فجر کی یا ظہر کی یا عصر کی یا مغرب کی یا عشاء کی ان تمام نمازوں کی نسبت اوقات کی طرف ہوتی اس طرح روزہ کی نیت رمضان کی طرف کی جاتی ہے اور حج کی نسبت بیت اللہ کی طرف کی جاتی ہے اب نہ نماز اوقات کی ہے اور نہ روزہ رمضان کا ہے اور نہ حج بیت اللہ کا ہے کیا پھر یہ تمام عبادات شرک میں شامل ہوں گیں؟ اس نماز غوثیہ کو بڑے بڑے محدثین مفسرین، فقہاء عرفاء نے نقل کیا ہے مثلاً شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب الرحمتہ فی طب الحکمتہ میں یہ نماز نقل کی اتنا بڑا محدث جو کہ ہر مکتبہ فکر میں مقبول ہے اگر اس میں فائدہ مسلمانوں کے لئے نہ ہوتا تو وہ اس نماز کو نقل نہ کرتے شیخ جلال الدین سیوطیؒ کے علاوہ ملا علی قاری حنفی نے اس نماز کو نزھتہ الخالم الخاطر میں نقل کیا ہے ملا علی قاری بھی ہر مکتبہ فکر میں مقبول ہے اور ہر مکتبہ فکر آپ کی شرح مشکواۃ مرقاۃ سے استفادہ کرتا ہے اگر اس میں ان کو فائدہ نظر نہ آتا تو وہ اس کو نقل نہ کرتے بلکہ اس نے یہاں تک لکھا ہے کہ میں نے اس پر بار بار تجربہ کیا ہے اسے صحیح پایا ہے پاک وھند کے مشہور محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے زبدۃ الآثار میں اس نماز کو نقل کیا ہے کیا اتنے بڑے محدث کے نقل کرنے میں بھی ذہن میں تردد کا کوئی اثر باقی رہ سکتا ہے امام یافعی مکی رحمتہ اللہ علیہ نے خلاصتہ المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبدالقادر میں نقل کیا ہے اب ان تمام محدثین، مفسرین، فقہاء وصوفیا کرام پر بدگمانی کرنا اپنے دین کو برباد کرنا ہے دو عادل گواہوں کی گواہی شریعت مطہرہ میں معتبر ہے تو کیا ان تمام محدثین و اکابرین کی گواہی

Marfat.com

ہمارے لئے باعث رحمت نہیں ہے اور کیا ان کی مصیت ہمارے لئے کافی نہیں پس معلوم ہوا کہ اس سے انکار کرنے والا منکر حق ہے اور باطنی فیوضات سے عاری ہے اللہ تعالیٰ بزرگوں کے ساتھ عقیدت سے ہمیں محروم نہ کریا وران کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

قدم غوث اعظم بر رقاب اولیا اللہ

حضرت محی الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ نے تفریح الخاطر شریف میں محققین عرفاء سے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری روح کو میرے جد اعلیٰ حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پرانوار سے مشرف کیا اور حضور نے اسی الہام کبریائی سے مجھے آگاہ فرمایا۔ سراپا حمد حبیب کبریا سے رب مصطفیٰ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے جانا کہ یہ کون شخص ہے تو حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمیا یا رب انت اعلم منی بذالک میرے پروردگار آپ اسے مجھ سے بہتر جانتے ہیں ارشاد ربانی ہوا هذا ولدک من نسل الحسن ابن علی واسمہ عبدالقادر جعلتہ محبوبی بعدک و سیکون شانہ بین الاولیاء کشانک بین الانبیاء (تفریح الخاطر ص ۱۰)

"یہ تیرا فرزند ہے اولاد حسن بن علی سے عبدالقادر اس کا نام ہے میں نے تیرے بعد اسے اپنا محبوب بنا دیا ہے اور اس کی شان ایسی ہے جیسی تیری شان انبیاء میں ہے تو معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے فرزند میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرا دل دید سے خوش ہے اور تیرا دل میرے دیدار سے مسرور ہے پس تو میرا

Marfat.com

بلکہ اللہ کا بھی محبوب ہے اور میرا وارث میرے بعد میرے مقام ولایت و محبوبی
ہیں"

وضعت قدمی ھذہ علی رقبتک و قدمک علی رقاب جمعی اولیاء امتی

(تفریح الخاطر ص ۱۰)

میرا یہ قدم تیری گردن پر ہے اور تیرا قدم میری امت کے تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ آگے اس کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ کمال الدین بن شیخ المشائخ عبدالطیف بغدادی رحمتہ اللہ اپنی کتاب لطائف الطیفہ میں لکھتے ہیں کہ روح پاک جناب غوث الاعظم علیہ شوق مشاہدہ جمال مصطفوی میں اپنے انتہاء کو پہنچی جو مقام اولیاء کی نہایت و غایت ہے لطیف سا مجسمہ بن کر دیدار و قرب مصطفیٰ سے مشرف ہوئی اور معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حضور و مشاہدہ کا فیض پایا اور حضور کے قدم مبارک اپنی گردن پر رکھنے کا مطالبہ کیا تو مخاطب بنائے گئے اور جب حضورؐ کے قدم مبارک آپؒ کی گردن پر آئے تو حضورؐ کو ندا آئی کہ یہ جسم کسی شخص کی روح کا ہے تو حضورؐ نے عرض کیا اے رب! میں اسے کمال شوق و محبت میں اپنے ساتھ ملا ہوا دیکھتا ہوں یہ آپ کی اولاد سے نسل حسنی ہے میں نے اس کا نام عبدالقادر رکھا ہے۔ اس کی مثل مقام ولایت و رتبہ معشوقیت میں کوئی ولی نہیں یہ محبوب ازلی و معشوق سرمدی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور فیض خاص سے مخصوص بنایا اور حضور نے فرمایا اے میرے فرزند! مسرور ہوا میرا دل تیرے دیدار سے اور تیرا دل میرے دیدار سے تو اللہ تعالیٰ کا اور میرا محبوب ہے اور میرا خلیفہ ہے وقدمی علی رقبتک و قدمک علی رقاب اولیاء امتی اور میرا

Marfat.com

قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء امت کی گردنوں پر ہے فقیر نور محمد سروری قادری نے مخزن الاسرار میں لکھا ہے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کے امر سے جس طرح فرشتوں کو امتحان میں مبتلا کر دیا اسی طرح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے امر حق سے اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء کا امتحان لیا جس نے اس امر میں جس قدر پیش قدمی کی اسی قدر اسے زیادہ مرتبہ اور منصب ملا اور جس نے انکار کیا وہ ابلیس کی طرح راندہ درگاہ خداوندی ہوا جب معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات جملہ صفات کے مقامات طبقات اور درجات کو عبور کیا اور آپ نے سدرۃ المنتھیٰ سے آگے جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے معذرت کی

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

اور جب لاہوت لامکان کا غیر مخلوق نوری میداں نمودار ہوا تو براق اور رف رف کی روحانی سواریوں نے بھی جواب دے دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو اپنی قدرت کا لطیف باطنی جامہ پہنا کر اور آپ کی روح مبارک کو نوری سواری بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ جس وقت نوری حضوری جثہ اور سلطان الفقراء لے کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے بارگاہ الہی میں سوال کیا اے اللہ! لاہوت لامکان کے اس بے مثل و بے مثال میدان میں یہ کس نور کا ظہور ہے جس سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک اور دل میں سرور ہے بارگاہ الہی سے خطاب ہوا اے میرے حبیب! تجھے بشارت ہو کہ یہ روح

Marfat.com

پر فتوح سلطان الفقراء شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ہے جو تیری امت میں حسباً و نسلاً" وارث اور تیری پشت میں ہر دو حسنی و حسینی سید ہو گا جیلان میں پیدا ہو گا تیرے دین کو اپنے دم مسیحائی سے اور دنیا کو نور اسلام سے منور کرے گا اور محی الدین کے لقب سے ممتاز ہو گا معراج کی اس انتہائی اور لاہوت کے ھو کے عالم میں اس نوری مبارک پیکر کو تیرا رفیق شفیق اور سواری بنا کر ذات سے ملنا ہے اور آپ اپنے ختم نبوت اور دوئم اس روح کی ختم ولایت کے پروں سے پرواز کر کے بغیر مخلوق نوری سرکار اور خاص خلوت گاہ دیدار میں مشرف باریابی حاصل کریں اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی (النجم) کے موتیوں سے اپنا دامن بھر لیا لقد رئی من آیات ربہ الکبری کے نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لیں چنانچہ آپ ختم نور نبوت کو کمال شوق اور محبت سے نور ختم ولایت کے قریب لائے جس نے ادب و تعظیم سے اپنا سر جھکایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دوش مبارک پر اٹھا لیا اس وقت حضرت ختم المرسلین اپنی زبان حق ترجمان سے یوں گوہر فشاں ہوتے "اے میرے حسبی و نسبی اور نوری فرزند آج میرا قدم تیری گردن پر آ رہا ہے اور مجھے قرب حق کے انتہائی مقام پر پہنچا رہا ہے کل تیرا قدم میری امت کے تمام اولیاء کے سر کا تاج بنے گا آپ نے منبر وعظ پر کھڑے ہو کر ایک دن یہی فرمان حق ترجمان خلق خدا کو سنایا اس وقت اثناء وعظ میں جس قدر اولیاء کرام حاضر تھے سب نے بطور امتثال امر اپنی گردنیں جھکا لیں (مخزن الاسرار)

پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف لکھتے ہیں "آپ کا سچا اور پاک فرمان کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے از قبیل شطحیات نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ

Marfat.com

سے ایسے دعاوی کرتے ہیں بلکہ بوجہ مقام صحو و استقامت و تمکین میں مامور ہونے کے ایسے فرمایا گیا ہے بوجوہ ذیل :

(۱) اگر آپ کا فرمان مبارک امر خداوندی کی تعمیل نہ ہوتا تو پھر آں قطب الوحدت خواجہ خواجگان معین الحق والدین چشتی بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر تسلیم خم نہ فرماتے۔

(۲) رئیس المکاشفین شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ فتوحات مکیہ کے باب ۷۳ میں بعد اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ کے ہر چیز پر غالب اور متصرف رہتا ہے اور پرزور دعاوی کرتا ہے اگر اس کا دعویٰ اور بول سچا ہی ہوتا ہے ایسا ہی حکم اس کا عدل اور انصاف سے ہوتا ہے اس مقام کے صاحب بغداد میں عالی جناب ہمارے شیخ عبدالقادر جیلی رحمتہ اللہ علیہ گویا آیت وھو القاھر فوق عبادہٖ کے مظہر تھے۔

(۳) بوجہ کمال اتباع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل قول انا سید ولد ادم وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وغیرہ یہ فرمان صادر ہوا نیز آپ فرماتے ہیں کہ میں از خود ایسی بات نہیں کہتا منجاب اللہ ارشاد فرماتا ہے (فتاوی مہریہ) مولانا عبدالجلیل پشاوری نے سیف المقلدین میں غوث پاک کا یہ قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نقل کیا ہے (سیف المقلدین ص ۵۳۴)

Marfat.com

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں قدمی ھذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ بھی نقل کیا ہے (اخبار الاخیار ص ۱۰) صاحب رشید البیان افغانی نے پشتو مناجات میں لکھا ہے

ستا قدم پہ ھر چا بردے دھر یو ولی پسر دے

آپ کا قدم مبارک سب پر ہے اور ہر ولی کے سر پر ہے غوث پاک رضی اللہ نے فرمایا ہے

وَ وَلاَّنِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعاً

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

مجھے اللہ تعالیٰ نے اقطاب زمانی کا والی اور سردار بنایا اور میرا یہ حکم ماضی اور مستقبل اور حال میں جاری رہے گا۔ آگے فرمایا

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ

وَ اَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور میرا باطنی مقام مخدع ہے اور میرا قدم تمام اولیاء اولین و آخرین کے گردنوں پر ہے۔

حضرت العلامہ مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ نور ربانی فی مدح المحبوب السبحانی میں لکھتے ہیں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نسبت کل اولیاء کے ہے خواہ وہ اس وقت زندہ تھے یا فوت شدہ (نور ربانی ص ۲۳)

حضرت فقیر محمد صادق شہابی سعدی قادری نے مناقب غوثیہ میں اور سعید بن دریع

Marfat.com

الزنجانی نے روض الناظر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں لکھا ہے۔

اذ قال مفتخرا علی کرسیہ قدمی علی رقبۃ جمیع اکابر خضعت جمیع الاولیاء رؤسھم لجلالہ بادیھموا والحاضر۔

جس وقت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے کرسی پر افتخار سے فرمایا کہ میرا قدم تمام اکابر کی گردنوں پر ہے تو تمام اولیاء کرام نے سروں کو نیچے کر کے ان کے جلال سے تسلیم کیا آپ کا یہ قول بھجۃ الاسرار اخبار الاخیار، زبدۃ الآثار، اور سید غلام علی القادری نے در الدارین فی مناقب غوث ثقلین میں کئی اولیاء سے نقل کیا ہے اور عطاء محمد گجراتیؒ نے تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء میں نقل کیا ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد علی انور قلندری نے الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم میں نقل کیا ہے تذکرہ قادریہ مطبوعہ کوئٹہ میں بسط سے اس قول پر روشنی ڈالی ہے ولی کامل شاہ ابو المعالی رحمتہ اللہ علیہ نے تحفہ قادریہ میں بارھواں باب "آپ کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے بیان میں" لکھا ہے اس باب میں ایک جگہ یوں تحریر کرتے ہیں "شیخ خلیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کو خواب دیکھا اور پوچھا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کیوں فرمایا ہے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کیوں نہ کہے جب کہ وہ قطب زمان ہے اور میں اس کا حامی و مدد گار ہوں (تحفہ قادریہ) صاحب مذکور نے تیرھواں باب بھی اس سلسلے میں لکھا ہے اور اس کا عنوان رکھا ہے اس بات کے بیان میں کہ آنحضرت نے یہ کلمہ

Marfat.com

خداوند تعالیٰ کے حکم سے فرمایا ہے اس میں لکھتے ہیں " شیخ ابو الفرح حسن سے منقول ہے کہ جب آنحضرت اس بات پر مامور ہوتے کہ قدمی ھٰذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ کہیں تو میں نے دیکھا کہ مشرق اور مغرب میں تمام اولیاء کرام نے گردن ہائے تسلیم کو ختم کیا مگر ایک عجمی نے نہ کیا سو اس کا حال جاتا رہا (تحفہ قادریہ)

بعض نابالغ عرفاء خواہ وہ کسی طریقہ یعنی سلسلہ سے وابستہ ہوں انہوں نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس قول سے عجیب و غریب تاویلات کی ہیں ان میں بعض چشتی اور اکثر نقش بندی سلسلہ سے وابستہ حضرات ہیں۔ بعض نے اس وقت کے اولیاء کرام کو لیا ہے اور بعض نے اس وقت کے اولیاء کرام سے بھی انکار کیا ہے اور بعض نے تو اسے قول کو غوث پاک کا قول ماننے سے بھی انکار کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے اور اس میں آپ نے فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے اب اگر کوئی اپنے پیر و مرشد کو ولی ماننے سے انکار کرتا ہے تو ٹھیک ہے وہ نہ مانے اس سلسلے میں سلسلہ چشتیہ کے مایہ ناز ولی حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کا واقعہ مشہور ہے اور اس واقعہ کو فقیر نور محمد کلاچوی رح نے مخزن الاسرار میں لکھا ہے کہ ہمارے وطن میں حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ چشتی طریقہ میں بڑے پائے کے بزرگ ہیں حین حیات میں آپ کے چند ارادتمند زیارت کے لئے تونسہ شریف جارہے تھے کہ اتفاقاً ایک طالب مرید قادری بھی زیارت کے لئے ان کے ہمراہ ہولیا اثناء گفتگو میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے قدمی ھذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ کا مسئلہ چھڑ گیا طالب مرید قادری نے کہا کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا قدم جملہ اولین اور آخرین

اولیاء کی گردنوں پر ہے لیکن حضرت تونسوی صاحب کے مریدوں نے کہا کہ نہیں آپ کا قدم اپنے زمانے کے اولیاء کی گردن پر ہو سکتا ہے اور وہ اپنے زمانے کے غوث تھے لیکن آج کل حضرت تونسوی صاحب اس زمانے کے غوث ہیں اور ان کا قدم بھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی طرح اس زمانے کے اولیاء کی گردن پر ہے اور حضرت پیر دستگیر کا قدم ہم اپنے پیر تونسوی صاحب کی گردن پر ہرگز تسلیم نہیں کرتے چنانچہ جس وقت وہ لوگ حضرت تونسوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس طالب مرید قادری نے جرات اور جسارت کر کے یہ مسئلہ خواجہ صاحب کے سامنے پیش کیا اور عرض کی کہ آپ کے مرید یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیر کی گردن پر نہیں حضرت تونسوی صاحب نے اس سے پوچھا کیا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا قدم مبارک محض اولیاء کرام کی گردنوں پر ہے یا اس میں عام لوگ بھی شامل ہیں طالب مرید نے عرض کیا کہ نہیں محض اولیاء کی گردن پر ہے عوام اس سے مستثنیٰ ہیں اس پر حضرت تونسوی صاحب نے غصے کے لہجے میں پنجابی زبان میں فرمایا کہ اے بھڑوی دے میں کوں ولی نہیں جانڑ دے اس واسطے میری گردن اتے حضرت پیر دستگیر دا قدم نہیں مندے یعنی یہ کمینے مرید مجھے اولیاء کے زمرے میں شامل نہیں کرتے اگر ولی اللہ سمجھتے تو ضرور میری گردن پر بھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا قدم تسلیم کرکے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجھے عام آدمی اور ولایت سے عاری سمجھتے ہیں۔"

(مخزن الاسرار ص ۱۴۷)

تفریح الخاطر میں لکھا ہے کہ شیخ صنعان نے جب آپ کے قدم سے انکار کیا تو خالق کائنات نے ان کو آزمائش میں ڈال دیا کافی مدت بعد حضور غوث پاک نے ان کے

Marfat.com

حال پر رحم فرما کر دوبارہ ان کو ولایت کے منصب پر فائز فرمایا۔ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ السید محمد یوسف الحسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ غوث اعظم کا یہ قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اس وقت کے اولیاء کرام کی گردنوں پر تھا یعنی ہماری گردنوں پر نہیں ہے بس یہ خیال پیدا ہونا تھا کہ آپ کا حال سلب ہوا جب وہ باطنی لذت جاتی رہی تو آپ نے غوث اعظم کے ننانوے نام نکال کر ان کا ورد شروع کر دیا اس کی برکت سے لذت آپ کو واپس ملی اور سلسلہ قادریہ شریف کے فیض سے بھی فیض یاب ہوتے بعدہ آپ نے غوث اعظم کے الہامات کی شرح لکھی اور اس شرح کا نام تحفۃ العشاق رکھا اس فیض کا اثر جو ان پر ہوا تھا اس کا اظہار کماحقہ کیا اس واقعہ کو سید غلام علی قادری نے الدر الدارین فی مناقب غوث الثقلین میں نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں "در کتاب واقعات محمدیہ شیخ یعقوب سیاح در احوال عاشق شہباز سید محمد یوسف الحسینی بندہ نواز می آرد و میگوید کہ روزے شخصے از کمال افراد در مجلس حضرت ایشان ذکر کرد کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ گفتہ است و جمیع اولیاء انقیاد امر وی نمودہ وضع رقاب خود ہا کردہ اند خواجہ گفت مراد از کل ولی اللہ تعالیٰ معاصر اند و نہ متقدمین و متاخرین راوی گوید شرح بزبان گفت بالخاطر آور د بمجرد ورود خطرہ قصور در کشف خودیافت و در اعضا علت مرض شل پیدا شد ہر چند بمعالجہ پر داختند سود نہ کرد آخر ندای شنید و الہام شد کہ این ہمہ اغراض از اعراض است کہ در گفتار

Marfat.com

شیخ عبدالقادر بوقوع آید فی الحال سید معزو خواجہ بزرگ زبان
ہدایت ترجمان بانتباہ کشودند و بانتباہ کشودند با نابت التجا بخشوع
در جا بانجناب نمودن فرمودن صدق فصدق فی قولہ یعنی شیخ عبدالقادر
در گفتن قول قدمی آہ صادق است و راست گفتار است بعد اذان نہادند
نبود و نہ نام آنحضرت و تبوسل آن اسماء متبرکہ زبان معجز کشودندو
جون اسماء عظام بالضرام رسا نید خود را بزمرہ قادریہ منسلک
گردانید و بعقیدت امن بیت انشاء کرد

دامنت سر پوش باداو ایما برسر جرم محمدؐ قادری

نو دو نہ نام کرامت انیست بسم اللہ الرحمان الرحیم یا سلطان العارفین یا
تاج المحققین یا ساقی الحمیا یا المحیا یا برکت الانام یا مصباح الظلام الخ
ہم راوی مذکور گوید بعد ازاں ارواح شیوخ خود را خصوص روح
مطہرہ خواجہ معین الدین چشتی و روح سلطان المشائخ خواجہ نظام
الدین رحمتہ اللہ علیہما را در جناب شیخ الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ شفیع خود ساختنہ پس آں ہر رو بزرگوار بغوث الابرار
ولاخیار استشفاع نعمت ولایت عاید گردید مرض ملحقہ کلبا دفع شد
یعنی خواجہ بہ ہیئت اصلی آمد رحمتہ اللہ علیہ (الدر الدارین فی مناقب
غوث الثقلین ص ۳۰۲)

ترجمہ:۔ کتاب واقعات محمدیہ میں شیخ یعقوب سیاح عاشق شہباز سید محمد یوسف الحسینی

Marfat.com

گیسو دراز رحمتہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ایک دن کمال افراد میں سے ایک فرد نے گیسو دراز کے سامنے غوث پاک کا یہ قول قدمی ھذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ پڑھا اور کہا کہ تمام اولیاء آپ کے اس امر کے تابع دار ہوتے اور اپنی گردنوں پر آپ کا قدم تسلیم کیا ہے۔

خواہ گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد اس زمانے کے اولیاء کرام ہیں نہ کہ متقدمین و متاخرین راوی کہتا ہے کہ جب یہ زبان سے نکلا اور دل میں یہ خطرہ گزرا تو اس نے اپنے کشف میں قصور پایا یعنی اس کی حالت کشف سلب ہو گئی اور بدن میں بیماری پیدا ہوئی یعنی شل ہوا۔ بہت علاج کیا لیکن فائدہ نہ ہوا آخر اس کو غیبی آواز آئی اور الہام ہوا کہ یہ تمام امراض شیخ عبدالقادر کے قول سے اغراض کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں اس وقت خواجہ گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ متنبہ ہوئے آپ نے آنجناب کی بارگاہ میں عاجزی سے فرمایا کہ آپ نے حق فرمایا یعنی شیخ عبدالقادر اپنے اس قول قدمی ھذہ علی رقبہ کل ولی اللہ میں سچے ہیں اس کے بعد آپ کے ننانوے اسمائے گرامی سے وسیلہ پیش کیا اب اسماء عظام کے ورد کے فیوضات سے آپ مستفید ہوتے تو اپنے آپ کو قادریہ سلسلہ سے منسلک کیا اور عقیدت سے یہ بیت کہا

دامنت سرپوش باد ادایما   برسر جرم محمد قادری

وہ ننانوے نام یہ ہیں   بسم اللہ الرحمان الرحیم   یا سلطان عالرفین یا تاج محققین الخ

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد یشوخ کی ارواح مطہرہ خواجہ معین الدین چشتی و روح

Marfat.com

سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین نے شیخ عبدالقادر جیلانی کو سفارش کی ان بزرگوں کی سفارش سے غوث پاک کی بارگاہ عالیہ میں مقبول ہوئے اور اس وقت زائد نعمت ولایت واپس ہوئی اور وہ تکلیف بھی رفع ہوئی اور وہ اپنے اصلی ہیئت پر آئے شیخ محمد اکرم قدسی نے اقتباس الانوار میں یہ واقعہ لکھا ہے اور اس نے تحفتہ الراغبین سے نقل کیا ہے جب یہ حال اتنے بڑے بزرگ خواجہ سید محمد یوسف گیسو دراز کا ہوا تو دوسرا کس زمرہ میں ہے اور خواجہ گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ غوث اعظم کے الہامات کی شرح تحفتہ العشاق کے نام سے لکھی اور وہ سلسلہ قادریہ و چشتیہ کے فیوضات سے مستفیض ہوئے اور مرج البحرین کے مصداق بنے۔

سلسلہ چشتیہ کے نامور بزرگ سید پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کے واقعات میں ایک واقعہ خواجہ اللہ بخش کے ساتھ قدمی ھذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ کے متعلق ہوا ہے اور اس واقعہ کو مؤلف مہر منیر نے نقل کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں

ایک مجلس میں حضرت غوث الاعظم کا قول شریف قدمی ھذہ علی رقبہ کل ولی اللہ زیر بحث آگیا حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا ہم نے تو اپنے پیران عظام پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے حضرت پیران پیر کا یہ فرمانا کچھ اس قسم کا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک لاڈلا بچہ بزرگوں کی مسند پر بیٹھنے کے لئے ضد کرے اور وہ پیار کی وجہ سے اس کے لئے اپنی کرسی خالی کردیں چنانچہ شیخ الجامعہ جنہوں نے اس ملاقات کی پوری تفصیل اپنے مسودات میں قلم بند کی ہے اس مقام پر لکھتے ہیں "یہاں حضرت کو قدرے جوش سا آگیا اور آپ کی رگ ہاشمی بھڑک اٹھی آپ نے فرمایا دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت غوث الاعظم کا یہ قول شطحیات کی قسم سے تھا جو عالم سکر میں اولیاء کرام

Marfat.com

سے صادر ہوتے ہیں جیسے سلطان العارفین حضرت بایزید سبطامی نے سبحانی ما اعظم الشانی کہا تھا اور بعد میں ہوش آنے پر توبہ کرلی تھی یا آنجناب نے یہ کلمات بقائمی ہوش و حواس ارشاد فرمائے اور ہمیشہ ان پر قائم رہے پھر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے فتوحات مکیہ بجھتہ الاسرار، نفحات الانس اور عربی فارسی کی دیگر کئی معتبر کتب کے حوالہ جات سے اور حضرات شیخ اکبر محی الدین بن عربی، شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا عبدالرحمان جامی رحمھم اللہ کے کلمات نظم و نثر سے ثابت فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم اس فرمان کے لئے منجانب اللہ مامور تھے۔ (مہر منیر ۳۶)

شاہ فقیر اللہ نے اپنے مکتوبات کے چہل و نہم میں خواجہ گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق (جو انہوں نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے خلاف دل میں لایا تھا اس کی حالت سلب ہو گئی توبہ کر کے غوث پاک سے التجا کی اور وہ اپنے اصلی حالت پر آ گئے۔ شاہ فقیر اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات کے اس مکتوب بالا میں) لکھا ہے پس ثابت شد حکم کشفا قطعاً بر بر ثبوت قدم مبارک بر فوق رقاب جمع اولیاء کرام اولین و آخرین قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم یعنی ثابت ہوا کہ حکم شفا قطعا ثبوت قدم مبارک تمام اولیاء کرام اولین و آخرین کی گردنوں پر ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی نے فرمایا تھا قدمہ علی حدیقۃ عینی سلسلہ نقشبندیہ کے اکابر بزرگ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ رحمتہ اللہ علیہ جو سلسلہ نقش بندیہ کے روح رواں ہیں اور یہ سلسلہ آپ کے نام سے موسم ہے انہوں نے غوث پاک کا قدم مبارک اپنی گردن پر تسلیم کیا ہے اور شاہ فقیر اللہ رح

Marfat.com

نے اپنے اس مکتوب مذکور میں تحریر کیا ہے۔
شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تائید میں ایک رسالہ تحریر کیا ہے جس کا نام الرسالتہ فی بیان قول قدمی ھذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ ہے اس رسالہ میں ان لوگوں کا جواب دیا گیا ہے جو کہتے ہیں کہ اس میں اگلے پچھلے اولیاء شامل نہیں ہیں اور اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ آپ کا یہ فرمان بحالت صحو تھا اور انہوں نے بحکم الٰہی مامور ہو کر یہ فرمایا تھا اس رسالہ کا قلمی نسخہ رامپور کے کتب خانہ میں موجود ہے اس بات کا اظہار خلیق الزمان خلیق نے حیات شیخ عبدالحقؒ میں کیا ہے حضرت العلامہ شریف احمد شرافت نوشاہی شریف التواریخ میں لکھتے ہیں لطائف الغرائب وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت صمدیت سے مرتبہ غوثیت و محبوبیت آپ کو عنایت ہوا آپ روز جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ پر طاری ہوئی اسی حالت میں زبان معجز بیان پر یہ کلمہ جاری ہوا قدمی ھذہ علی رقبتہ کل ولی اللہ یعنی میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے معاً منادی غیب نے تمام عالم میں ندا کر دی کہ جمیع اولیاء اللہ محبوب پاک کی اطاعت کریں اور آپ کے ارشاد کو بسر چشم بجالائیں یہ سنتے ہیں جملہ اولیاء اللہ جو بقید حیات یا وصال فرما گئے تھے سب نے اپنی گردنیں اکابر مشائخ سے مروی ہے چنانچہ شیخ محمود بن احمد الکردی الحمیدی الجیلانی البغدادیؒ نے ۶۲۰ھ میں بغداد اور شیخ محمد بن علی السبکیؒ نے ۶۲۱ھ میں اور فقیہ ابو محمد الحسن البغدادی نے قاھرہ کے اندر اور شیخ ابو محمد عبداللہ البغدادیؒ و شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر التمیمی البکریؒ نے ۶۲۴ھ میں اور حافظ ابو العز عبدالمغیث بن حرب البغدادی الحنبلی رحی نے

Marfat.com

۵۷۳ھ میں بغداد کے اندر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم آپ کی مجلس وعظ میں جو محلہ حلبیہ کے اندر آپ کے مہمان خانہ میں منعقد ہوئی تھی حاضر تھے اس مجلس میں حضرت غوث اعظمؓ نے دوران وعظ فرمایا تھا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ (شریف التواریخ ج ا ص ۶۶۷)

مؤلف آگے لکھتے ہیں "بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ امر غوثیہ صرف اولیاء وقت کے ساتھ مخصوص ہے اولیاء متقدمین و متاخرین اس سے خارج ہیں اور اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ متقدمین میں صحابہ کرامؓ اور خلفاء عظامؓ بھی شامل ہیں جو بالا تفاق از روئے احادیث حضرت غوث الاعظمؓ سے افضل ہیں اور متاخرین میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں ان کی فضیلت بھی حدیث سے ظاہر ہے۔ اس کے بارے میں یہ عرض ہے کہ جب حضور کا ارشاد ہے علی رقبۃ کل ولی اللہ تو کل کا لفظ عام ہے اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں نیز کل ولی مطلق فرمایا قاعدہ شرعیہ ہے کہ المطلق یجری علی اطلاقہ اور جو شخص اس کو محض حضور کے زمانہ سے خاص سمجھتا ہے وہ کیونکر صواب ہو سکتا ہے حالانکہ بقول صاحب خلاصۃ القادریہ حضرت للسلطان العارفین خواجہ بسطامیؒ نے عالم ارواح میں اپنی گردن جھکا دی اور سمعنا واطعنا فرمایا اور ایسا ہی بقول مکاشفات اولیاء۔ حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ نے اپنی زندگی میں بحالت مکاشفہ اپنا سر جھکا لیا اور دو بار فرمایا قدمہ علی رقبی اور یہ دونوں حضرات کبار اولیاء متقدمین سے تھے" (شریف التواریخ ج ا ص ۶۷۲)

حکیم محمد موسیٰ امرتسری شرح قصیدہ غوثیہ مؤلفہ ابوالبرکات نواب عبدالمالک گھوڑویؒ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں سیدنا و مولانا حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین

Marfat.com

سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینیؒ م ۵۶۱ھ کا ارشاد گرامی ہے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اس الہامی کلام کی تمام اولیاء وقت نے پرزور تائید فرمائی اور اکثر علماء و اولیاء امت نے اس امر پر اتفاق کیا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ حضرات صحابہ کرام اور آئمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے سوا سب زمانوں کے اولیاء کرام کے سردار ہیں معاصرین، اولین، آخرین سب کے سب آپ کے فیض یافتہ ہیں اور آپ ہی کے تابع ہیں (مقدمہ شرح غوثیہ ص ۱۰)

یہی موصوف آگے لکھتے ہیں حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی کہ حال کمالات شان از کتاب ماثر الکلام وغیرہ ظاہر است در مناقب الاولیاء فرمودہ سوال از کلام الھامی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مراد اولیاء ہمہ عصر اند یا اولیاء ہم عصر؟

جواب:۔ مشہور آن است کہ مراد اولیاء ہمہ عصر اما شیخ احمد صاحب نقشبندی گفتہ کہ ایں حکم مخصوص بہ اولیاء وقت است اولیاء ما تقدم و ما تاخر ازیں حکم خارج اند چنانچہ از کلام جناب شیخ حماد معلوم می شود کہ قدم کہ قدم او بر گردن ہمہ اولیاء فواہد بود و ہم چنان از کلام غوثے کہ در بغداد بود حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی علیہ الرحمت نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کا جو یہ قول نقل کیا ہے کہ ایں حکم مخصوص بہ اولیاء است اولیاء ما تقدم و ما تاخر ازیں حکم خارج اند اس سلسلے میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ امام ربانی قدس سرہ نے آخری ایام میں اس باب میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قول کا ناسخ ہے۔ حضرت شیخ مجدد نے اپنی زندگی کے آخری

Marfat.com

ایام میں حضرت غوث اعظم کی افضلیت کی بیان کیا ہے اور اپنے آپ کو ان کا نائب لکھا ہے لہذا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ایک سابق قول کو پیش کرنا اور زیر بحث لانا غیر مناسب ہے (مقدمہ شرح غوثیہ ص ۱۳) یہی موصوف آگے لکھتے ہیں "الحاج محمد عارف رضوی ضیائی بیان کرتے ہیں کہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی مدظلہ العالی نے دو تین مرتبہ بیان فرمایا کہ پنجاب کے ایک مشہور نقش بندی بزرگ نے مجھے کہا کہ ہم اولیاء متقدمین و متاخرین پر حضرت غوث اعظمؓ کی فضیلت نہیں مانتے اس پر میں (حضرت مدنی) نے حضرت مجدد الف ثانی کا یہ مکتوب ان پیر صاحب کو پڑھوایا تو فرمانے لگے کہ پورے ستر سال سے میں اس غلط خیال میں مبتلا رہا مگر اب میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں حضرت مجدد نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے" (مقدمہ شرح مذکورہ ص ۱۸)

حضرت سید نعمت اللہ قادری بنگالی قدس سرہٗ سفینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ میں نے بعض سادات سے سنا ہے کہ جب پہنچے آپ شب معراج میں مقام او ادنیٰ تک خدا کی درگاہ سے سنا کہ اے محمد توقف کیجئے کیونکہ آپ کا رب صلوٰۃ میں ہے اور آپ کو شرف خاص مشرف فرمائے گا پس یہ وہ مقام ہے جس کی طرف اشارہ حدیث لی مع اللہ وقت الخ میں ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں نہ فرشتہ مقرب سما سکتا ہے نہ نبی مرسل پس عشق ذاتی طاؤسی شکل میں عظمت و جبروت کے پردوں سے آنحضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں جلوہ گر ہوا آپ نے فرمایا یہ کون ہیں الہام ہوا کہ یہ آپ کا فرزند ہے آپ کی ولدیت کا وارث آپ کے بعد آپ کے دین کو زندہ کرنے والی

Marfat.com

آتش عشق ہے جس کا نام عبدالقادر ہے اس وقت آپ کو غوث الاعظم کے لقب سے خطاب کیا گیا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مسرور ہوتے اور آپ نے خدا کا شکریہ ادا کیا" اسی طرح شیخ قاسم سلیمانی قدس سرہ نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے نیز شیخ موصوف نے سیدی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب نے فرمایا کہ جب جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں تشریف لے گئے تو ارواح کل اولیاء وانبیاء علیہم السلام آپ کی زیارت کے لئے اپنے اپنے مقام سے تشریف لائیں جب ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش معلیٰ کے قریب پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا جس پر سیڑھی کے سوا چڑھنا ناممکن تھا پس اللہ تعالیٰ نے میری روح کو آپ کی طرف بھیجا اور میں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھے جب حضور علیہ الصلواۃ والسلام میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے تو آپ نے خداوند تعالیٰ سے میری نسبت دریافت کیا ارشاد ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کا فرزند ہے نام اس کا عبدالقادر ہے اگر آپ خاتم النبین نہ ہوتے تو آپ کے بعد عہدہ نبوت اسے عطا کیا جاتا۔ اس پر آپ نے خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا آگے لکھا ہے اپنا یہ قدم تمہاری گردن پر رکھا اور تمہارا قدم ولیوں کی گردنوں پر ہے۔

حضرت فقیر نور محمد قادری کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ مخزن الاسرار میں لکھتے ہیں اکثر زمانے میں دیگر طریقوں کے بعض خام ناتمام کور چشم حاسد اور تہی دست طالبان سلوک کے سامنے جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا فرمان قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ماضی حال اور مستقبل ہر زمانے میں نافذ و جاری

Marfat.com

ہے امت کے سب اولین و آخرین اولیاء اللہ کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے اور آپ ختم الولایت اور غوث دوام ہیں تو آتش زیر پا ہو جاتے ہیں اور جھٹ کہنے لگتے ہیں کہ ان کا قدم اپنے زمانے کے اولیاء اللہ کی گردن پر ممکن ہے ہو گا سب اولین و آخرین اولیاء اللہ کی گردن پر نہیں ہو سکتا لیکن نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اس قسم کا عام فرمان ظاہر ہوا ہے اس میں کسی زمانے کی تخصیص نہیں ہے۔ آپ اپنے قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعاً فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے غوث دوام بنا کر تمام اقطاب زمان کا والی اور سردار بنایا ہے اور میرا یہ حکم زمانہ ماضی حال اور مستقبل میں نافذ و جاری ہے" (مخزن الاسرار ص ۱۴۶) حضرت علامہ مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ نے نور ربانی فی مدح المحبوب السبحانی میں لکھتے ہیں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نسبت کل اولیاء کے ہیں خواہ بقیہ حیات تھے یا وصال فرما گئے تھے (نور ربانی ص ۲۳)

یا غوث الاعظم یا ذا الکمال والکرم

کفی بعظمک تاللہ قولک القدمی۔

حضرت علامہ شریف احمد شریف نوشاہی نور اللہ مرقدہ خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ میں تحریر کرتے ہیں "ازالہ اعتراض:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ امر غوثیہ صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور اولیاء متقدمین و متاخرین اس سے خارج ہیں اور اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ متقدمین میں صحابہ کرام و خلفائے عظام بھی

Marfat.com

شامل ہیں جو بالا تفاق از روئے احادیث حضرت غوث الاعظم سے افضل ہیں اور متاخرین میں حضرت مہدیؑ و حضرت عیسیٰؑ شامل ہیں ان کی فضیلت بھی حدیث سے ظاہر ہے اس کے بارے میں یہ عرض ہے کہ جب حضورؐ کا ارشاد ہے علی رقبۃ کل ولی اللہ تو کل کا لفظ عام ہے کہ اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں اور جو شخص اس کو محض حضور کے زمانے سے خاص سمجھتا ہے وہ کیونکہ صواب ہو سکتا ہے حالانکہ بقول صاحب خلاصتہ القادریہ حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی نے عالم ارواح میں اپنی گردان جھکا دی اور سمعنا و اطعنا فرمایا اور ایسا ہی بقول صاحب مکاشفات اولیاء حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی نے بحالت مکاشفہ اپنا سر جھکا دیا اور دوبار فرمایا قدمہ علی رقبتی اور یہ دونوں حضرات کبار اولیاء ئے متقدمین سے تھے۔ باقی رہا صحابہ کرام و خلفائے عظام والا اعتراض تو اس کے متعلق مقامات دستگیری میں لکھا ہے کہ اس حکم میں صحابہ کرام و ائمہ عظام داخل نہیں اور ان کے نہ داخل ہونے کی وجہ سے صاحب محبوب المعانی نے یہ لکھی ہے کہ جو ولایت ساتھ نبوت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت خاص انبیاء کی ہے اور جو ولایت ساتھ خلافت و صحبت و امارت و امامت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت صحابہ کرام اور دوازدہ امام کی ہے اگرچہ ولایت میں سب شریک ہیں مگر عرف میں انبیاء کو انبیاء۔ صحابہ کرام کو اصحاب، دوازدہ امام کو امام کہتے ہیں ولی نہیں کہتے پس حضرت غوث الاعظم کا قول مبارک مخالف شرع شریف و عقل و نقل کے نہیں ہو سکتا اس واسطے حضور کے ارشاد پاک میں تخصیص ولی اللہ کی ہے خواہ متقدمین سے ہو خواہ ہمعصر ہو خواہ متاخرین سے ہو صحابہ کرام و ائمہ عظام کا اس میں ذکر ہی نہیں (مسالک السالکین ج ا ٹ خصائص القادریہ

Marfat.com

ص ۵۲)

علامہ شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی مجددی شکارپوری اپنے مکتوبات شریف مکتوب چہل و نہم میں لکھتے ہیں " تحقیق یہ ہے کہ حضور غوث الثقلین کا ارشاد قدمی هذه علی رقبۃ کل ولی اللہ حضور کے زمانہ پر محمول نہیں اور آج تک اولیاء کرام کا مقامات کے انتہاء تک حضور سے استفادہ اس بات کا موید ہے اگر اس امر کو حضور کے زمانہ سے مخصوص کریں تو اولیاء کرام کا قیامت تک آپ کی جناب سے فائدہ حاصل کرنا جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کوئی معنی نہیں رکھتا پس کشفی طور پر قطعاً ثابت ہو چکا ہے کہ حضور کا قدم مبارک جمیع اولیاء کرام اولین و آخرین کی گردنوں پر ہے۔ (مکتوبات شاہ فقیر اللہ)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فاضل اجل بزرگ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری نے افضلیت غوث پاک پر نہایت شرح و سبط سے روشنی ڈالی کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ اختتام بحث پر رقم طراز ہیں کہ " یہ کشفی اور قطعی حکم ثابت ہو گیا جان لینا چاہیئے کہ آپ کا قدم مبارک اول و آخر تمام اولیاء کی گردنوں پر ثابت ہے "

حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے رسالہ " مکاشفات غیبیہ " میں تحریر فرماتے ہیں " معلوم ہونا چاہیئے کہ افراد کا لقب رکھنے والے ان بزرگواروں میں سے واصلان ذات کی تعداد بہت ہی قلیل ہے اکابر صحابہ اور اہل بیت میں سے بارہ اماموں کو یہ مقام حاصل ہے اور اکابر اولیاء اللہ میں سے غوث الثقلین، قطب ربانی، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی اس دولت عظمیٰ سے سرفراز ہوتے ہیں۔ اس مقام میں آپ کو وہ

Marfat.com

خصوصی شان حاصل ہے جس سے دوسرے اولیاء اللہ کو بہت ہی کم حصہ نصیب ہوا ہے یہی امتیازی فضیلت آپ کا علو مرتبت کا باعث بنی ہے" آپ نے فرمایا ہے قدمی هذه علی رقبۃ کل ولی اللہ اگرچہ دوسرے اولیاء اللہ کے فضائل و کرامات بھی بہت ہیں لیکن اس خصوصیت کے ساتھ عبدالقادر جیلانی کا قرب سب سے زیادہ ہے اور عروج کی اس کیفیت میں کوئی آپ کو نہیں پہنچ پاتا اس سلسلے میں آپ کابر صحابہ اور بارہ اماموں کے ساتھ شامل ہیں۔

Marfat.com

فضائل وخصائص سلسلہ عالیہ قادریہ :-

سلسلہ عالیہ قادریہ کی فضیلت کے سلسلے میں محترم سید محمد فاروق القادری صاحب یوں رقم طراز ہیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ کی خصوصی نسبت و اثر کے بارے میں ہم حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی اس عبارت کے ساتھ یہ باب ختم کرتے ہیں

"سلاسل قادریہ، نقشبندیہ اور چشتیہ کی الگ الگ خاصیت سمجھی گئی ہے سلسلہ قادریہ میں اگرچہ تعلیم بظاہر شیخ ہی سے ہوتی ہے تاہم یہ سلسلہ اویسیہ روحانیہ سے زیادہ قریب ہے اس سلسلے میں مشائخ کے ساتھ تعلق اور مشائخ کی توجہ طالب کی طرف اس قدر ہوتی ہے کہ دوسرے سلاسل میں نہیں پائی جاتی اور یہ امر ظاہر و باہر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو عالم میں اثر و نفوذ کا ایک خاص مقام حاصل ہے کیونکہ انہیں وصال کے بعد ملاء اعلیٰ کی ہیئت حاصل ہو گئی ہے اور ان میں وہ وجود منعکس ہو گیا ہے جو تمام عالم میں جاری و ساری ہے لہذا ان کے طریقے میں بھی ایک خاص روح اور تازگی پیدا ہو گئی ہے" (تفہیمات الٰہیہ و احوال و آثار شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۱۰۲)

حضرت مولانا قاری شاہ محمد سلیمان پھلواری چشتی قادری فرماتے ہیں

اے عزیز! تم سیرو تواریخ اولیاء اس زمانے تک کی پڑھ جاؤ۔ دیکھو گے کتنے طریقے پیدا ہوتے پھران کا زور و شور ہوا مگر ظاہر میں اب اس کا اجراء مسدود ہو گیا۔ بخلاف ہمارے طریقہ شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کے کہ وہ تمام طرق اولیاء میں سما گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی تازگی ہے۔ ہندوستان ہی کے موجودہ طرق

Marfat.com

وسلاسل کو دیکھ لو۔ کوئی طریقہ ان کی آمیزش و فیض سے خالی نہیں۔ پابندی شریعت اور اتباع سنت کو طریقے کی بنیاد قرار دینے کی وجہ سے علماء اور مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت کا سلسلہ دیگر تمام سلاسل پر فوقیت رکھتا ہے یہ فضیلت فضل متبوع کی وجہ سے ہے۔ نیز سلسلہ قادریہ کی نسبت بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بہت ہی صاف اور حد درجہ نازک ہے۔ شاہ صاحب کے بقول سلسلہ قادریہ کی نسبت وسعت لطیفہ روح میں زیادہ ہے

مشہور نقشبندی بزرگ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی حضرت شیخ کے سلسلہ کے بارے میں لکھتے ہیں "سلسلہ قادریہ کو تمام سلاسل طریقت پر فضیلت حاصل ہے اور اس سلسلے کے مریدین دیگر سلاسل کے مریدین پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ تابع کی فضیلت متبوع کے سبب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں" سلسلہ قادریہ کے مرید کے لئے نامناسب ہے کہ وہ کسی اور سلسلہ کے شیخ سے روحانی استفادہ کرے اس لئے کہ تمام سلاسل کے مشائخ غوث ثقلین کے وسیلہ سے فیض یاب ہوتے ہیں اور اول و آخر ان ہی کے طفیل ان پر در معرفت وا ہوتا ہے۔ چاہے وہ اقطاب و نجباء وقت ہی کیوں نہ ہوں۔ ہاں دوسرے سلاسل کے لوگوں کا سلسلہ قادریہ کے مشائخ سے استفادہ ان کے لئے فیض کی زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ (مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی ۲۱۱) احوال و آثار شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۱۰۲)

سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشائخ عظام سب سے اول تلقین ذکر بالجہر کی کرتے ہیں اس سلسلہ عالیہ کا بنیادی اصول یا خلاصہ کلمہ توحید ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث

Marfat.com

دہلوی قول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالق و مالک کائنات اللہ تعالیٰ کا آسان تر، اقرب ترین اور سب سے افضل ترین راستہ دریافت فرمایا تو حضور صلعم کائنات نے یوں تعلیم فرمائی "اے علی اپنی خلوتوں میں ذکر الٰہی کی مداومت کرو مولائے کائنات علی المرتضیٰؓ نے فرمایا حضور! کیا ذکر کی اتنی فضیلت ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے علی سنو بغور سنو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روئے زمین پر ایک فرد بھی اللہ اللہ کرنے والا موجود ہو گا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میں ذکر کس طرح کروں؟ آپؐ نے فرمایا پہلے تین دفعہ مجھ سے سن لو پھر تم تین دفعہ پڑھنا اور میں سنوں گا حضور صلعم کائناتؐ نے اپنی چشم ہائے مازاغ البصر بند کر کے بلند آواز سے تین دفعہ کلمہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ پڑھا آپ کی اتباع میں باب مدینتہ العلم نے بھی اسی طرح آنکھیں بند کر کے یہی کلمہ بلند آواز سے دہرایا اور معلم و ہادی کائنات نے سماعت فرمایا۔ (قول الجمیل ص ۴۶ مترجم سید فاروق القادری)

اکثر اولیاء کرام کے مطابق طریقہ قادریہ توحید و صفا اور حکمت و حال کا طریقہ ہے اس میں ظاہراً و باطناً شریعت کی پابندی ضروری ہے قلب فارغ نفس غائب اور رب حاضر کے ساتھ معاملات کی ترقی ہوتی ہے (احوال و آثار شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ ص ۹۴)

حضرت خواجہ محمد نور محمد صاحب قادری سروری کلاچویؒ مخزن الاسرار میں رقم طراز ہیں کہ "حضرت پیر دستگیرؓ نے ستر دفعہ اللہ سے اس بات کا وعدہ لیا ہے کہ آپ کے

Marfat.com

مرید کو دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا آپ کا فرمان حق ترجمان طالبان صادق کے لئے ایک بہت بڑا بشارت ہے لا یموت مریدی الا علی الایمان یعنی میرا مرید نہیں مرے گا مگر ایمان پر۔ طالب مرید قادری ابتداء حال میں خواہ کتنا ہی آلودہ معصیت کیوں نہ ہو۔ آخر عمر میں مزدور توفیق ازلی اور ہدایت فیض فضلی اس کے شامل حال ہوجاتی ہے اور سچے دل سے تائب ہوکر نیک اور صالح ہوجاتا ہے موت کے وقت غوث پاکؒ کی توجہ ورفاقت باطنی سے اس کا ذکر ذکر اللہ اور کلمہ طیبہ سے گویا ہوجاتا ہے اور خاتمہ بالخیر ہوکر دنیا سے باایمان جاتا ہے۔

جب طالب طریقہ قادری میں قدم رکھے گا تائید ایزدی اس کے شامل ہوجائے گی اور موت کے وقت حضور غوث پاکؒ کی توجہ و نظر فیض اثر سے لطیفہ قلب اسم اللہ اور کلمہ طیبہ سے جاری ہوجائے گا اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے گزرے گا۔ حدیث شریف میں ہے من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقد دخل الجنۃ بلا حساب و بلا عذاب وان سرق وان زنی یعنی موت کے وقت جس شخص کا آخری کلام کلمہ طیبہ ہو وہ شخص بے حساب و بلا عذاب بہشت میں داخل ہوگا چاہے اس کے ذمہ کسی قسم کے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ ہوں (نور الہدیٰ ص۵)

ہم نے اکثر طالبان و مریدان قادری سلسلہ کی آخری حالت دیکھی ہے کہ ان پاک پیشواؤں کی باطنی توجہ سے ان کی ہر رگ وریشہ اور بدن کا ہر بال ذکر اللہ سے گویا ہوجاتا ہے بعض طالبان قادری کے قلزم قلب کے ذکر کے جوش کو دیکھ کر ملک الموت کو حیرت آجاتی ہے۔

Marfat.com

تمام اولیاء اللہ کو باطنی فیضان اور روحانی برکت حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی سے حاصل ہے اور طریقہ قادری میں نور ذاتی کا فیضان اور محض درس و تدریس دیدار حق کا سبق ملتا ہے سو طریقہ قادری اصل ہے اور باقی سلاسل طریقت اس کے مزوعات اور شاخیں ہیں" (مخزن الاسرار از فقیر نور محمد کلاچوی سروری قادری)

جس طرح حضور نبی کریم سید الانبیاء خیر المرسلین ہیں اسی طرح حضرت پیران پیر دستگیر قدس سرہ امام الاولیاء اور خیر المتقین ہیں سید آپ کا سلسلہ قادریہ دیگر تمام سلاسل طریقت سے افضل ہے غوث پاکؒ سے ایک بار دریافت کیا گیا کہ آپ کے اور دوسرے طریقوں کے طالبوں میں کیا فرق ہے۔ آپؒ نے فرمایا اُبَیْضَتِیْ بِالْفٍ وَ فَرْخِیْ لَا ثَمَنَ لَہٗ یعنی میرا انڈہ ہزار مرغ کے برابر ہے اور میرے مرغ کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ (مخزن اسرار)

میرا انڈہ ہزار مرغ کے برابر ہے اور جب وہ (بیضہ ناسوتی کو توڑ کر فضائے قدس میں) پرواز کرنے لگتا ہے (تو پھر وہ عنقائے قدس بن جاتا ہے جس کی نہ کوئی قیمت لگائی جاسکتی ہے اور نہ تمام دنیا کے پرندے اس کی برابری کرسکتے ہیں (مقدمہ رسالہ حق نما ص ۵۵)

انڈے سے مراد مبتدی مرید اور مرغ سے مراد منتہی مرید ہے۔

حضرت سلطان باہو نور الہدیٰ میں رقم طراز ہیں کہ

طریقہ قادری کو قدرت قرب اور قوت قادر حق سبحان سے ہے۔ اور یہ سب برکت اور سعادت پابندی شریعت اور علم نص حدیث یا تاثیر قرآن سے ہے دنیا کا جمع

Marfat.com

کرنا خوئے فرعون ہے اور اس کی حرص شیطان سے ہے جو شخص کہتا ہے کہ دین و دنیا ہر دو مجھ کو عطا ہیں تو یہ محض مکر و حیلہ شیطان ہے اور سراسر خیال خطا ہے لیکن قادری طالب کو چاہیئے کہ اول تمام دنیا کا تعرف حاصل کرے بعدہ اسے ترک کردے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو جائے ورنہ ہر حال میں مفلس کو حرص و طمع دنیا دامنگیر رہتا ہے۔

سلسلہ قادری کے تین طرح کے لوگ دشمن ہوتے ہیں اول رافضی و خارجی دوم ناقص کاذب بے واسطہ، سوم سردرد و منافق۔

اے جان عزیز اور صاحب عقل و تمیز معرفت و فقر میں وہ شخص قدم رکھتا ہے جو مرشد مبتدی و منتہی اور ناقص و کامل کو باطنی توفیق سے پہنچتا ہے توفیق چار قسم کی ہوتی ہے اول توفیق علم جو کہ مطلق انسانی شعور سے حاصل ہوتی ہے دوم توفیق ولی اللہ اہل حضور کو تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے سوم توفیق نور تصدیق جو کہ ذکر قلبی سے شعلہ انوار دیدار کا نتیجہ ہوتا ہے جو محض اہل باطن معمور کا حصہ ہے چہارم توفیق تصور نفس فنا و تصرف روح بقا اس مرد عارف خدا کو حاصل ہوتا ہے طریقہ قادری میں یہ چاروں توفیق طالب اللہ کو عطا کرنے مرشد قادری پر فرض عین اور ضروری ہیں۔

حضرت سلطان باہو نور الہدیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "طالب طریقہ قادری کی مرنے پر حالت یہ ہوتی ہے کہ موت کے وقت اس کا دل ذکر حق سے جنبش میں آتا ہے اور بلند آواز سے اللہ اللہ اللہ سے گویا ہو جاتا ہے۔ ایسا ذاکر اللہ کے مشاہدہ میں ایسا محو ہوتا ہے کہ نہ اسے فرشتے کی خبر ہوتی ہے اور نہ قبر و لحد کی۔ زمین کے اندر فی امان اللہ مقام

Marfat.com

فنا فی اللہ میں غرق ہو جاتا ہے اور قیامت بلا حساب و بلا عذاب . بہشت میں داخل ہو کر مشرف دیدار حق ہو جاتا ہے بلکہ اسے حور و قصور و بہار . بہشت بھی یاد نہیں رہتے ایسے مرید صادق قادری کے لئے حیات و ممات برابر ہو جاتی ہے ۔ (ص ۱۷۳)

شہزادہ دارا شکوہ قادریؒ اپنی کتاب سکینتہ الاولیاء میں لکھتے ہیں " جو کچھ میں نے تحقیق کیا ہے وہ یہ ہے کہ نقشبندیہ ، چشتیہ ، سہروردیہ اور کبرویہ سلسلے والے مشائخ کو پیر دستگیر غوث الثقلین سے کافی حصہ ملا یہ اور ان سلسلوں کے صاحب غوث الاعظمؒ کی محبت میں رہے ہیں چنانچہ سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ بغداد پہنچ کر غوث الثقلین کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ مہینے آنجنابؒ نے خواجہ صاحب کو اپنے حجرے میں جگہ دی اور توجہ فرماتے رہے ۔ یہ سارا حال چشتیہ کی کتابوں میں لکھا ہے اور خواجگان نقشبند کے سلسلے سے خواجہ یوسف ہمدانی جو اس سلسلہ کے سردار ہیں بغداد میں غوث پاک کی محبت میں رہے اور قدمی هذه علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کی مجلس کے حاضرین میں سے تھے اور امام عبداللہ یافعی نے خواجہ یوسف کو حضرت غوث پاک کے خوارق کے راویوں میں سے شمار کیا ہے اور شیخ حمادؒ اور ان کے مریدوں میں سے جن دو شخصیتوں کا قضیہ حضرت غوث اعظم نے تحقیق کیا ان میں سے ایک یوسف ہمدانی تھے سلسلہ سہروردیہ سے شیخ الشیوخ کے چچا حضرت ابو النجیب سہروردی مع شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہمیشہ حضور غوث الثقلینؓ کی محبت میں رہا کرتے تھے شیخ ابو النجیب جب کبھی حضرت شیخ کی محبت میں حاضر ہونا چاہتے تو اپنے احباب کو فرماتے کہ وضو کر لو اور اپنے دلوں کو نگاہ رکھو اور خبردار ہو جاؤ کیونکہ میں ایسے شخص کی خدمت میں جاتا ہوں جس کا دل اللہ تعالیٰ سے خبر دیتا ہے ۔

Marfat.com

سلسلہ کبرویہ سے بھی شیخ ابو النجیب سہروردی جن کی نسبت حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں رہنا لکھا ہے وہ شیخ عماد کے پیر ہیں اور شیخ عمار شیخ نجم الدین کبرائے کے پیر ہیں پس ان چاروں سلسلوں کے مشائخ کو حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی کی نعمت سے کافی حصہ ملا اور یہ ان سلسلے والوں کے لئے باعث فخر ہے۔

ان سلسلوں کے مقتدا سب کیسب کامل عارف واصل مہتدی اور مقصود کو پہچاننے والے ہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و اولیاء اللہ میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور فرمایا ہے فصلنا بعضہم علی بعض اور تیز فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے جس کا استاد زیادہ عالی مرتبہ ہو گا اور جس پر حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت و عنایت اور تربیت زیادہ ہوگی وہی سب سے زیادہ بہتر ہو گا اور جو سب سے زیادہ بہتر ہیں وہ مریدان سلسلہ قادریہ ہیں کیونکہ اللہ نے اس سلسلے کے شیخ حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی کو فضیلت دی اور قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے کہنے پر مامور کیا اور ہر ایک شیخ کے دل پر تجلی فرمایا اور تمام مقرب فرشتوں اور اولیاء متقدمین و متاخرین کی مجلس میں خاص خلعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک سے حضرت محبوب سبحانی شہباز لامکانی رحمۃ کو پہنایی اور فرشتے اور رجال الغیب اس مجلس کے گرداگرد جمع تھے اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ رہا جس نے گردن تسلیم خم نہ کی حضرت پیران پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے معنی ہیں کہ میرا طریق سب طریقوں سے اعلیٰ ہے اور قدم سے مراد طریقہ ہے اور

Marfat.com

تمام اولیاء نے جو گردن جھکالی اس سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا اور یہ اللہ کی بے انتہاء مہربانی ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذوالفضل العظیم میرے حضرت شیخ نے یہ رباعی فرمائی ہے ۔

آں کیست کہ در راہ ولایت شاہ است
شاہ ہمہ اولیائے آں درگاہ است
اللہ و رسول گفتش قد ماک
فوق رقبۃ کل ولی اللہ است

(سکینۃ الاولیاء ص ۱۲)

Marfat.com

کرامات غوث اعظم

کرامت کسی ولی اللہ کے ہاتھ سے مافوق الاسباب صادر شدہ غرق عادت یعنی خلاف عادت فعل کو کہا جاتا ہے اسی مافوق الاسباب فعل کو کرامت کہا جاتا ہے ماتحت الاسباب خلاف عادت نہیں اس لئے اس کو کرامت نہیں کہا جاسکتا۔ کرامت اور معجزہ ایک ہی نوع کی چیز ہے صرف فرق یہ ہے کہ معجزہ نبی یا رسول کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور کرامت ولی اللہ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے اب جو معجزہ یا کرامت عقل سے جتنا زیادہ ماورئی ہو اسی قدر وہ معجزہ اور کرامت زیادہ قوی مانا جاتا ہے اور عقائد کی کتب میں صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ کرامات الاولیاء حق کہ اولیاء کی کرامات حق ہے یہی کرامات حضور انور صلی اللہ صلی و آلہ وسلم کے لباس بشری میں ظاہر ہونے سے قبل بھی مختلف انبیاء کرام کی امتیوں سے ظاہری ہوتی رہی ہے جیسا کہ آصف بن برخیا کی کرامت پر ضابطہ کائنات شاہد ہے پھر صحابہ کرام سے پھر تابعین سے پھر تبع تابعین سے لے کر آج تک اولیاء کرام کے ہاتھوں سے جو کرامات صادر ہوتی ہیں وہ بزبان خاص و عام ہیں ان اولیاء کرام میں غوث صمدانی کی کرامات عوام و خواص میں مشہور ہیں آپ کی کرامات میں سے ایک مشہور کرامت ایک بڑھیا کے ڈوبے ہوئے بیڑہ کو بارہ برس تمام براتی بمع دلہن زندہ ہوتے اس کرامت کا مختلف کتب میں ذکر ہے جس میں سے زندہ و صحیح سلامت کنارہ پر لانا ہے چند ایک کا ذکر ہے طالبان حق و ہدایت کے استفادہ کی غرض سے کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ منکرین کو بھی حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

تذکرہ کرامت:- ایک روز غوث پاک رضی اللہ عنہ جانب دریا ذکر و فکر حق میں سیر کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک بڑھیا ضعیفہ منہ پر چادر لئے زار و قطار رو رہی ہے آپ نے دریافت فرمایا تو جواب میں عرض کیا گیا کہ اس کا اکلوتا بیٹا بتقریب شادی دریا سے پار برات کے ساتھ گیا واپسی پر کشتی میں سوار تھ کہ ساری برات دریا میں کشتی سمیت ہی ڈوب گئی اس کو اب بارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے بڑھیا بے چاری اس غم والم میں بے قرار رو رہی ہے یہ درد بھری داستان سن کر طلب پروہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا آپ آل نبی اولاد علی ہیں وارث مصطفیٰ ہیں اور تمام اولیاء کے سرتاج اور آپ پر قدرت کا کرم ہے آپ نے فرمایا میں تیرے دکھ درد سے بڑا متاثر ہوں تسلی رکھ اور خالق و مالک واحد لاشریک قادر ہے میں اس کے حضور التجاء کروں گا کہ وہ تیرے غم و رنج کو اپنی کمال قدرت سے دور فرماوے یہ وعدہ فرماتے ہی سر بسجود ہو کر عرض کیا الٰہی بڑھیا کی بارات کو امر کن سے نئی زندگی عطا فرما کر واپس لا۔ نعرہ محبوبی کے ساتھ یہ دعا تین بار ہوئی واحد لاشریک معبود برحق کے امر کن نے یہ تماشا دکھایا کہ تمام برات سارے ساز و سامان کے ساتھ موجزن دریا کے کنارے قدرت کاملہ سے آنکلی بڑھیا کی خوشی بلکہ کائنات کی حیرت و خوشی کی کوئی حد نہ رہی سبحان اللہ و بحمدہ بارہ برس قبل ڈوبنے والی کشتی کا یہ واقعہ زبدۃ العارفین علامہ حضرت مولانا شیخ محمد صادق شہابی قادری قدس سرہ نے اپنی کتاب مناقب غوثیہ میں درج کیا ہے وہ لکھتے ہیں

"آوردہ اند کہ حضرت غوث الاعظمؓ بر سبیل سیاحت سیر کناں بر لب دریا رسیدند. بحری دیدند کہ در جوش و خروش از دل عارفان دم میزد

Marfat.com

و در جده و صفا از باطن اہل جذب و محبت نشان میر اد ساعتی آندریا دل قرب منازل بر گزر گاه آں رود و قرار گرفت ناگاه طائفۂ زنان شہری که بر ساحل آندریاء عظیم بود بطلب آب در رسیدند واز پیش گور آں موج کرامت مستقر ساختہ بود عبور نموده کوز ہائی آب پر نمودند و برسم عادت معہود بر گشتند مگر پیره زالی شکستہ حالی خودرا از جماعتہ زنان کناره کشیده و ظرف خود را از آب پر کرده و برزمین نہاده بر کناره دریا استاده و چادری بر خود کشیده یک بارگی چوں ماتمیاں شوناں در گریہ شدند چنداں قلق و اضطراب و نوحہ و زاری نمود که در بیان نیاید آنحضرت رضی اللہ عنہ از معائنہ ایں حال متعجب شدند که آیا ہیچکس بہ دوست تعدی دراز کرده واحدے بر کوزه و سبوی اور سنگہا انداختہ نالش او از چہ دوست و شیون او بچہ وجہ شخصے را برای استفسار حقیقت حال آں پیره زال فرمود آں مرد آمده جواب داد که ای شاه عالم پناه چگوئم از واقعہ ایں عجوزه که قضیہ او در حکایت یونس و عرصہ جانکاه ترو دل سوز تراست پسرے داشت جوان یوسف طلعت روزی بعزم عروسی بکمال حشمت و شوکت و ثروت و مکنت که اشارت از تہیا و اسباب و انواع آرائش و اقسام لوازم روز شادی باشد و باتزک و حشم و خیل و خدم باقارب و جمہور خلائق و عموم سکنہ بلاد آں طرف دریا بودند و بعد از حصول مقاصد و مآرب که عبارت از تقویم مراسم مناکحت و ازدواج تواند بود جواں مذکور

Marfat.com

با جماعته مرد و زن بکمال فرح و سرور چنانچه خمار شبینه در سرد عروس یک شنبه در برخوره و خنداں در کشتی در آمد و متوجه خانه شد نزدیک بود که بساحل مراد برسه یک مرتبه دریا بشوید و موجی هایل برخواست هرچند ملاحال دست و پاز دند تا ازاں ورطه هلاکت نجات یابند سود نکرد چوں قضا الهی برقضا آں گروه رفته بود کشتی بچرخ در آمد و همانجا که پیرزال گریه میکند۔

آں زورق فرو نشست و عالمی تلف شد چنانکه یک کس از الجماعته بغیر ازیں عجوزه غم زده زنده نمانده و متنفی ازاں تهله بدون ایں خان و مان خرابه خلاصی نیافت بیک ساعت همه درقع فرو رفتند طعمه مورد ماهی شوند و مردمان شهر بوقوع ایں حادثه شنعه چوں ماتمیاں و مصیبت زدگان یکچند سوز و افغان داشتند لیکن ایں بیوه زن رامدت دوازده سال است که هر روز بطلب آب برلب دریا میرسد و جای که کشتی پسر و عروس با جماعته فرق شده ایستاده میشود و گریه و زاری برمیارد بعد ازاں بخانه میرود از استماع ایں واقعه عجیب و حادثه غریب آنحضرت را حالی روداد رضی الله عنه یک بارگی دریا شفقت بجوش آمد و بزبان الهام بیان فرمودند که ای جوان برو قرآں ضعیفه را از گریه باز دار و بگو که خاطر خود را جمع دارد و هرچه دولت خواهد و مطلوب تو باشد همان باشد آں مرد نزد آں زن آمد و مطابق فرموده دلاسا کردن گرفت زن باور نداشت هماں طور در گریه و زاری و

اشک ریزی و خون خواری بود ... ن باز بخدمت آنحضرت رضی الله عنه رسید گفت اے مرحوم پاس ز... دل شکسته ... وای راحت بخش جان دردمندان قلق و اضطرابی که برجان مستمند از فراق فرزند استیلا یافته باین دلدار پها زبانی کم نشود و فتوری نیزیرد ... آنحضرت رضی الله عنه بار دیگر بتاکید و تهدید فرمودند که برو واوازین جزع و فزع باز دار و بگو که پسر تو و عروس او همان جماعته الناس و انام و تز... احتشام باهم گین و دبدبه ... و شوکت و طنطنه شادی و عزت که دریں ... ها غرق شده و بموج فنا فرو رفته ناظر و حاضر باشد که بحکم قادر علی الاطلاق همیں زمان از بحر عدم برساحل وجود می شتابد و همیں ساعت دیده بی نور و مهجور ترا منور میازد - از اصفاء ایں کلمات قدسی سمات مستمع را یک بارگی ابواب صدق صفا مفتوح گشت و متحقق شد که چندیں کسان ایں ضعیفه را بزرقو تملق دلاسا میکردند و عاقبت کار حواله بمشیت و تقدیر الهی میبردند انفاس تقدس آساس ایں مسیح دم خضر قدم که توام اعجاز است یقمیدانم که مشعر بصدق است و مقرون بحق اعتقاد درست نزد ضعیفه مد و آنچه از حضرت رضی الله عنه شنیده بود یک بیک باز نمود از اثر پیغام صداقت انجام آں پیر زن را تسکین خاطر روی داده حسرت زو و جانتظار ظهور آثار آں شد هم درین اثنا آنحضرت بدرگاه واهب کبریائی تعال توجه نمود لمحه گزشت از ظهور نه بخشید

Marfat.com

بار دیگر متوجہ شد لحظہ بر آں نیز گزشت اثر نیافت آں محبوب خدا اصہ حضرت جل و علاچوں برتبہ محبوبیت و خصوصیت مختص بود بوفو۔ ایں بارہ در نگ جوش آمد و برنگ محبوبان ناز و نیاز عتاب امیز باحضرت حق آغاز کرد الہی در کار عبدالقادر ہم درنگ و تعویق از حضرت عزت ۔ا رسید کہ اے محبوب من در کار تو نہ از راہ تغافل بود بلک ایں ہمہ از لطہ ہ حکمت بود میرانی کہ کارش ہمہ بہ تمہیل است نہ تبعجیل اگر میخوا۔ زمین و سماء رادر یک طرفتہ العین می آفریدم۔

لیکن در شش روز آفریدم تابدانند کہ در ضرت عزت ماعجلت را بار نیست ایں دو لمحہ کہ در کار تو درنگ کرد ہیچ میدانی چہ صفتہا کردیم دواز دہ سال است کہ ایں کشتی غرق شدہ و اہل کشتی بہ ہزاران واسطہ طعمہ ماراں و نہنگان و ماہیان گشتہ برای خاطر نو ہ ذرات و اجراء مبلوعہ چندیں سالہ را .بحکمت بالغہ خود منجمد کرد بحکم ناطقہ اجسام و اجساد ہر یک بارگ و پوست و گوشت و استخواں عضلات و اعضاء و امعاء مرتب گردانیدم و روح انسانی و حیوانی و نباتی و جمادی در قالب ہر یک دمیدم و اموات چندیں سالہ را از سر نو کسوت حیات پوشانیدم و زندہ گردانیدم اکنون معائنہ کن قدرت و لطف مرا یک مرتبہ دریا .بجوشید واز ہمانجا کہ کشتی غرق شدہ بود ہماں شوکت و حشمت و ساماں و سلوت و دبدبہ شادی و طنطنہ از

Marfat.com

زوی کشتی پسر آں بیوہ ال با محافہ عروس و طائفہ انام و دواب و انام و آنچہ درپی بود صحیح و سالم بر آمدند ہمہ مردم متعجب ماندند پیرہ زال از شادی بیہوش شدہ اسلامیان را صدق اصفا معائنہ ایںمال افزون گشت و اکثر کفرہ رو باسلام آور دند چوں باہوئے مردم فرو نشست ہر چند ملاحظہ کر دند آنحرت رضی اللہ عنہ رانیافتند بیت

قادرا قدرت تو واری ہرچہ خواہی آں کنی
مردہ راجانی بہ بخشی زندہ را بے جان کنی

ترجمہ:۔ مشائخ عظام سے منقول ہے کہ جناب سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سیر و تفریح کرتے ہوئے دریا کے کنارے پر پہنچ گئے وہ دریا پر آب و جوش و خروش میں عارضوں کے دل سے مطابقت رکھتا تھا اور حدت و صفاء میں اہل جذب و محبت کے باطن سے نشان دیتا تھا لحاظہ اس دریا دل محبوب لم یزلی نے اس دریا کی گزر گاہ پر آرام فرمایا کہ ناگہان ایک شہر جو اس دریائے عظیم کے ساحل پر واقع تھا کی چند عورتیں پانی لینے کے لئے آئیں اور اس موج کرامت کے سامنے سے گر کر اپنے اپنے گھڑے پانی سے بھرے اور اپنی رسم و عادات معہود کے مطابق واپس لوٹ گئیں مگر ایک عورت پیر سالہ شکستہ حال نے عورتوں کی اس جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنا بوجھ پانی سے پر کر کے زمین پر رکھ دیا ور دریا کے کنارے پر کھڑی ہو کر اور چادر منہ پر ڈال کر یکبارگی ماتمیوں کی طرح نالہ جانکاہ شروع کیا اس قدر قلق و اضطراب و نوحہ اور زاری کی کہ بیان سے باہر ہے غوث اعظم رضی اللہ عنہ بملاحظہ حال پر ملال اس دل کباب کے حیرت مند ہوئے کہ کس ظالم نے اس پر دست ظلم دراز

Marfat.com

کیا اور کس سنگ دل نے سنگ ستم اس کے بوجھ دل پر مارا ہے کہ یہ پیر زال بدیں حال پامال ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے ایک صاحب کو اس پیرہ زال کی حقیقت حال کی دریافت کے لئے ارشاد فرمایا اس شخص نے واپس آکر عرض کیا کہ اے شاہ عالم پناہ اس عجوزہ کا واقعہ کیا بیان کروں اس کا قصہ حضرت یونس علیہ السلام کی طرح سخت جانکاہ اور نہایت دردناک ہے اس کا ایک لڑکا تھا حسن میں یوسف ثانی تھا ایک روز یہ عورت اپنے فرزند دلبند کی شادی کر کے اپنے گھر کو آتی تھی جب دریا کے کنارے پر پہنچی تو مع دولہا و دلہن و براتی بکمال حشمت و شوکت و ثروت و تمکنت بمع اسباب و انواع آرائش و اسام لوازم شادی با تزک و حشم و خیل و خدم کشتی پر سوار ہوئی

جب کشتی دریا سے گزر کر کنارے کے قریب پہنچی تو اچانک دریا میں طغیانی آگئی اور کشتی بھنور میں آگئی ہر چند ملاحوں نے کوشش کی کہ کشتی کو ورطہ ہلاکت سے نجات دلاتے لیکن بے سود چونکہ قضا الٰہی میں اس گروہ کی قضا مقدر تھی اس لئے کشتی چکر کھا کر اس جگہ پر جہاں اب پیرہ زال نوحہ کر رہی ہے دریا کی تہ میں بیٹھ گئی سوائے اس غم زدہ پیر زالہ کے کوئی شخص اس جماعت سے زندہ نہ نکلا سب قعر دریا میں غرق ہو گئے اور طعمہ موران و ماہیاں ہو گئی اس حادثہ شنیعہ کے وقوع پر شہر کے لوگوں نے اکٹھے ہو کر نہایت دردناک ماتم کیا لیکن یہ بیوہ عورت بارہ سال ہوئے ہر روز پانی کے لئے آتی ہے اور دریا کے کنارے پر جس جگہ دولہا دلہن اور براتی غرق ہوئے تھے کھڑی ہو کر ماتم و زاری کرتی ہے اور پھر واپس چلی جاتی ہے اس واقعہ عجیبہ اور حادثہ غریبہ کے استماع سے غوث اعظمؓ پر سخت گہرا اثر ہوا یک بارگی دریائے شفقت جوش

Marfat.com

میں آیا اور زبان الہام بیان سے ارشاد فرمایا کہ اے جوان! جا اور اس ضعیفہ کو گریہ زاری سے روک اور کہہ کر تسلی رکھے جو چاہتی ہے دیا جائے گا وہ شخص اس پیرہ زال کے پاس آیا اور فرمان کے مطابق دلاسہ دینا شروع کیا لیکن اس عورت نے باور نہ کیا اور اسی طرح گریہ و زاری و خون و خواری کرتی رہی جب وہ شخص واپس غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ اے مرہم پاش! زخمدل نگاران والے راحت بخش جان دردمنداں آتش فراق فرزند جو مجمہ سینہ میں اس مہجودہ کے مشتعل ہے تسلی ہائے زبانی سے فرو نہیں ہوتی جب تک آپ باآب الطاف و مہربانی اس کی سوزش نہانی و شعلہ جانی کو سرد نہیں کریں گے اس کا نوحہ جانکاہ موقوف نہیں ہو گا باستماع ایں سخن غوث اعظم نے بار دیگر تاکید اور تہدید سے فرمایا کہ جاؤ اور اس بڑھیا کو اس جزع و فزع سے باز رکھو اور کہو کہ تیرا لڑکا بمع عروس و براتیاں اسی تزک و احتشام و دبدبہ شان و شوکت و طنطنہ شادی و عزت کے ساتھ جو اس دریا میں غرق ہو چکے ہیں اور موج فنا میں بہہ چکے ہیں حاضر و ناظر ہوا چاہتا ہے اور اس قدر مطلق کے حکم سے اسی وقت بحر عدم سے ساحل وجود پر آیا چاہتا ہے اور اسی گھڑی تیرے دیدہ بے نور اور مہجود کو منور کیا چاہتا ہے ان کلمات قدسی مات کے استماع سے اس جوان کے یک بارگی ابواب صدق و صفا مفتوح ہو گئے اور متحقق ہو گیا کہ کئی لوگوں نے اس پیرہ زال کو زرق و تملق سے دلاسے دیئے لیکن بالآخر معاملہ مشیت و تقدیر الٰہی کے سپرد کر دیا اس مسیح دم فضر قدم کے انفاس تقدس آساس سے جو اعجاز حکم رکھتے ہیں اس جواب کو یقین ہو گیا کہ آپ کا ارشاد مبارک بالکل حق ہے۔

اس لئے اعتقاد درست کے ساتھ اس ضعیفہ کے پاس آیا اور جو کچھ غوث اعظم رضی

Marfat.com

اللہ عنہ کی زبان گوہر فشاں سے سنا تھا من و عن پہنچا دیا اس پیغام صداقت انجام کے اثر سے اس پیرہ زال کو تسکین خاطر ہوئی اور ان آثار کے ظہور کی منتظر ہو گئی اس اثناء میں غوث اعظمؓ اس واہب کبریا کی درگاہ متعال میں متوجہ ہوئے ایک لمحہ گزر گیا لیکن کوئی اثر ظہور میں نہ آیا دوسری بار پھر متوجہ ہوئے پھر ایک لمحہ گزر گیا لیکن کوئی اثر ظہور پذیر نہ ہوا چونکہ آپ محبوب سبحانی ہیں اور رتبہ محبوبیت و خصوصیت سے مختص ہیں اس لئے دوسری دفعہ توجہ پر تاخیر ہونے پر جوش میں آگئے اور محبوبوں کی طرح ناز و نیاز رب تعالیٰ کے ساتھ شروع کر دیئے اور فرمایا "الٰہی عبدالقادر کے ام میں درنگ و تعویق" حضرت عزت سے ندا آئی کہ اے محبوب من آپ کے کام میں تاخیر از راہ تغافل نہ تھی بلکہ لطف و حکمت پر مبنی تھی آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ہر کام میں تمھیل ہے نہ کہ تعجیل اگر ہم چاہتے تو ارضین و سماوات کو ایک طرفہ العین میں پیدا کر دیتے لیکن ہم نے چھ دن میں پیدا کئے تاکہ ہماری مخلوق کو پتہ چل جائے کہ ہماری بارگاہ عت میں عجلت کو دخل نہیں۔ یہ دو لمحہ جو آپ کے کام میں تاخیر کی ہے آپ جانتے ہیں کہ ہم نے کیا کچھ کیا ہے بارہ سال ہوئے یہ کشتی غرق ہوئی تھی اور اہل کشتی ہزاروں واسطہ سے طعمہ مطلان و نہنگان و ماھیان ہو چکے تھے آپ کی خاطر کئی سالوں کے جملہ ذرات و اجزاء مطبوعہ اپنی حکمت بالغہ سے منجمد کئے ہیں اور بحکم ناطقہ جملہ اجسام و اجساد کو بارگ و پوست و گوشت و استخوان و عضلات و اعضاء و امعا مرتب کیا ہے اور روح انسانی و حیوانی و نباتی و جمادی کو ہر ایک چیز کے قالب میں پھونکا او سالوں کے اموات کو از سر نو کسوت حیات پہنایا ہے اور زندہ کیا ہے اب ہماری قدرت اور لطف کا معاینہ کیجئے یک مرتبہ دریا میں طغیانی آگئی اور اس

جگہ سے جہاں کشتی غرق ہوئی تھی نمودار ہوئی وارث بیوہ زال کا لڑکا بمعہ محافل عروس و طائفہ انام و دواب و انعام وار جو کچھ اس میں تھا اسی شوکت و حشمت و سامان و سطوت و دبدبہ شادی و طنطنہ کے ساتھ صحیح و سالم کشتی سے باہر نکل آیا تمام لوگ حیران رہ گئے پیرہ زال خوشی سے بیہوش ہو گئی اس کرامت کے معائنہ سے مسلمانوں کے دلوں میں صدق و صفا اور بڑھ گیا اکثر کفار نے اسلام قبول کیا جب لوگوں کا غوغہ بند ہوا ہر چند غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا گیا لیکن آپ کو نہ پا سکے

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آنکنی
مردہ را جانے بہ بخشی زندہ را بے جان کنی

آپ کی یہ کرامت آپ کے خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ نے اپنی تصنیف لطیف خلاصتہ القادریہ میں درج فرمائی ہے محقق دوران ، بدۃ العاد فین رہبر طریقت پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی نے اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں واحد شریک معبود بحق کے امر کن نے یہ تماشا دکھایا کہ تمام برات سارے سازو سامان کے ساتھ موجزن دریا کے کنارے قدرت کاملہ سے آنکلا بڑھیا کی خوشی بلکہ کائنات کی حیرت و خوشی کی کوئی حد نہ رہی سبحان اللہ و بحمدہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور نائب مصطفیٰ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت حقہ صادقہ ہے اسے علماء و مشائخ شعراء تذکرہ نگاروں واعظوں نے تفصیلاً و اجمالاً آج تک ہمیشہ ذکر کیا بجز بد مذہب شقی بد انجام کے کبھی کسی نے اس میں شک و تردد نہ کیا اور نہ کر سکتا ہے کہ معجزہ و کرامت دراصل قدرت خدا ہے اس سے انکار شقی و گمراہ کے سوا کیسے ہو سکتا ہے دنیا کی ہر زبان میں اہل اسلام نے اسے نظم و نثر میں متواتر آج تک بیان کیا ہے

Marfat.com

(ملفوظ محمود ص ۱۶۹)

سید غلام جعفر شاہ صاحب بخاری خلف الصدق جانشین پیر سلطان اکبر شاہ بھکر میانوالی کرامت غوثیہ میں لکھتے ہیں

"فقیر غلام جعفر شاہ عفا اللہ عنہ بخاری الحنفی الچشتی الباکھری. بخدمت برادران دینی و مخلصان یقینی عرض کرتا ہے کہ ان ایام فرخندہ جام ۱۳۴۴ھ از ہجرت سید الانام میں بعض احباب نے بذریعہ تحریر اور بعض ن بالمشافہ بالتقریر استفتاء واستفسار فرمایا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی کرامات جو کہ آپ نے بارہ برس کا ڈوبا ہوا بیڑا تارا تھا صحیح ہے اور اس کے ماننے میں کوئی قباحت شرعیہ نہیں (کرامت غوثیہ ص ۲)

شیخ محمد اکرم قدوسی اقتباس الانوار میں لکھتے ہیں "مدت سے غرق شدہ برات کو زندہ کرنا پھر اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں کشتی تمام غرق شدہ برات نقادے بجاتے ہوتے پانی سے نکل آئی اس بڑھیا کے بیٹے اور خاوند آکر اسے ملے اور اس کا غم مسرت میں تبدیل ہو گیا (اقتباس الانوار ص ۲۰۸)۔

Marfat.com

مولانا برخوردار محشی نبراس شرح شرح العقائد اپنی دوسری تالیف غوث اعظم ص۲۷۷ مطبوعہ ۱۳۳۳ھ میں لکھتے ہیں "اس پیرزن کا قصہ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ہے اور بہت مشہور ہے اس کی شہرت ہی دلیل صادق معلوم ہوتی ہے" آگے لکھتے ہیں "بعض مردہ دل اس کرامت پر کئی قسم کے خدشات پیش کرتے ہیں کہ اتنی مدت مزید کے بعد بارات کا نکلنا دور از عقل ہے بیخبر اس سے کہ خلائق عالم قادر حشر و نشر کے آگے یہ امر مشکل ہے یہ نہیں سمجھتے کہ اس سے ایمان میں فرق آتا ہے معجزات اور کرامت کو در حقیقت فعل اللہ ماننا ہے (کتاب غوث اعظم ص۲۷۷)

حضرت العلامہ زبدۃ العارفین غلام محی الدین قریشی قادری قصوری جو کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلویؒ کے آخری خلیفہ ہیں آپ نے اس واقعہ کو فارسی زبان میں منظوم بیان کیا ہے اور اسی قصیدہ کو حضرت مولانا حیدر اللہ خان صاحب درانی مجددی نے اپنی کتاب درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی میں نقل کیا ہے اور مولانا برخوردار نے بھی نقل کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

روز بطور خوشدلی

آں پیشوا ہر ولی

ایک روز خوشی کے ساتھ

وہ ہر ولی کے پیشوا

بہر تفرج شد خلی

از طرف صحرائے فضا

سیر کرنے کے لئے صحرا کی طرف نکلے

ناگاہ گزشتہ سیراو

بر ساحل بحر نکو

اچانک آپ کی سیر کا گزر

ایک دریا کے ساحل پر سے ہوا

یک پیر زن شد رو برو

نالہ و گریہ ہاو ہا

کہ ایک بڑھیا آپ کے سامنے آتی

روتی اور چلاتی ہا و ہو کرتی ہوتی

پر سید پیرش از کرم

از باعث آں درد و غم

مہربانی سے اس بوڑھی عورت

سے پوچھا درد و غم کا سبب

Marfat.com

او خوانده حرفے پر الم

از دفتر آں ماجرا

اس نے اپنے ماجرا کے دفتر سے

ایک پردرد عرض بیان کرتے ہوتے

گفتا کہ از باغ جہاں

یک واشتم سرور داں

کہا کہ باغ جہاں سے

مجھے ایک سرور داں نصیب تھا

یعنی کہ فرزند جوان

بودہ است پیری عصا

یعنی نوجوان بیٹا

جو کہ بڑھاپے میں میرا سہارا تھا

قصر سرورا افراختہ

کہ دم بر آتش رانبا

ایک مکان عالی شان تیار ہوا

آگ پر میں نے اس کو بتایا

گشتہ برات اور واں

باکر و فر خرواں

اب برات روانہ ہو پڑی

Marfat.com

بادشاہ کے کروفر کی طرح

آلات شادی درمیان
دف و دہل قرنا و نا

شادی کے اسباب کے ساتھ
دف دہل قرناو نے وغیرہ

دا دم بسے ہمراہ را
یکسر گدا و شا را

اس کے ساتھ بہت لوگوں کو بھیجا
جس میں بہت امیر و غریب تھے

کشتیم زانجا رہگزین
باصد ہوس با صدر جا

ہم وہاں سے روانہ ہوئے
زیادہ خوشی اور بہت امیدوں کے ساتھ

ورکشتی ایں بحر خون
آمد برات از بخت دون

اس خونی دریا میں کشتی پر سوار
ہوکر بارات داخل ہوئی

کشتی چوں گردوں شدنگون
شد غرق طوفان فنا

Marfat.com

کشتی الٹی تو تمام طوفان
میں غرق ہو گئے
نوشہ عروس و ہمرہاں
در طرفتہ العین ناگہان
دولہا دلہن سمیت اور ہمراہی
بھی سب اچانک طرفتہ العین میں
شد سالہا اثنا عشر
کافتادہ در خرمن شرر
بارہ سال ہوتے
کہ میری خرمن میں چنگاری پڑی ہے
پس پیر پیراں خدا
در سجدہ شد پیش خدا
پھر اللہ والوں کا پیشوا
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں سجدہ ریز ہوا
سر بد بسجدہ ہم چنان
کز جائے غرق آمد فغان
ابھی آپ سر بہ سجدہ تھے
کہ غرق ہونے والی جگہ سے فریاد آئی
کشتی پر از مرداں زنان

Marfat.com

پیدا شد بر روئے ما
مرد اور عورتوں سے کشتی
بھرپور تھی پانی پر ظاہر ہوئی
شد اہل کشتی را گزر
سالم بساحل بے خطر
تمام کشتی والوں کا صحیح سالم
ہوکر کنارہ پر بے خطر گزر ہوا
مادر پسر شد مجتمع
غمہا زدل شد منقطع
ماں بیٹا جمع ہوئے
دل سے غم بھاگ نکلا
ظاہر چوں شد طرفہ سر
بسیار منکر شد مقر
گشتند کافر منکسر
شد مومنانرا اعتلاء

جب یہ کرامات ظاہر ہوئی تو بہت سے منکر اقراری ہوئے
کافر ذلیل ہوئے اور
اہل ایمان کو بلندی نصیب ہوئی

Marfat.com

اولیاء اللہ سے ارفع و اعلیٰ ہے پیران پیر روشن ضمیر قطب الاقطاب غوث اعظم محبوب سبحانی شہباز لامکانی محی الدین جیلانی قدس سرہ النورانی آپ کے پیارے پیارے القاب ہیں حضور کی کرامات لاتعداد اور بے شمار ہیں منجملہ ایک ادنیٰ کرامت یہ بھی ہے کہ آپ نے بارہ برس کے بعد ایک غرق شدہ بیڑا معہ براتیاں دریا سے صحیح سالم باہر نکالا۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(زندہ اور نادرہ کرامات ص ۲۹)

شیخ الحدیث محمد فیض احمد اویسی جو کہ بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں اور قرآن مقدس کی مشہور تفسیر روح البیان شرحف کو عربی سے اردو میں منتقل کرنے کا سہرا ان کے سر ہے یہ تفسیر تیس جلدوں پر مشتمل ہے آپ اپنی کتاب "کرامت غوث الاعظم" میں لکھتے ہیں

"ہر دور میں اس واقعہ کو مختلف زبانوں کی منظوم و منثور طریقہ سے بیان کیا گیا ہے اگر سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے یہ بھی واقعہ کے ثبوت کے لئے ناکافی ہے لیکن بحمدہ تعالیٰ آج کے دور میں بھی اس واقعہ کی عینی شہادت ہمیں دستیاب ہوتی ہے اگر کوئی صاحب اس کی تصدیق کر کے اطمینان قلبی حاصل کرنا چاہتا ہے تو مقام ذیل پر پہنچ کر تصدیق کر سکتا ہے ایک بزرگ سفینہ غوث اعظم کا مشاہدہ کر کے حلفیہ بیان کرتے ہیں بعض لوگ سفینہ غوث اعظم کا انکار کرتے ہیں اور آپ نے بفضلہ تعالیٰ جو بارہ سال کے بعد بیڑا پار کیا تھا اس کرامت کا انکار کیا جاتا

Marfat.com

ہے اور طرح طرح سے مذاق اڑایا جاتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ بغداد شریف سے تیس میل کے فیصلے پر دریائے دجلہ کے کنارہ پر ایک مختصر سی بستی ہے جس کا نام زیارت سفینہ ہے بغداد شریف سے بستی سفینہ کو سڑک جاتی ہے لاریاں عام چلتی ہیں اور ہر لاری والا آواز دیتا ہے "زیارت سفینہ غوث اعظم" جیسے لاہور میں تانگہ والے داتا دربار کی صدا دیتے ہیں میں نے تمام عرب کے علاقوں کا تفصیل سے دورہ کیا اور ہر ایک زیارت کی تفصیل معلوم کی۔
میں سفینہ غوث اعظم کی زیارت کے لئے پہنچا اور سفینہ مبارکہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ایکجنگلہ ہے اور اوپر ٹین کا چھپر ہے اس میں سفینہ مبارک محفوظ ہے خدام حضور غوث اعظم کی کرامت بیان فرماتے ہیں کہ یہ وہی بیڑی ہے جو خدا کے حکم سے بارہ سال کے بعد آپ نے باہر نکالی تھی اور مائی صاحبہ کا لڑکا برات اور دلہن کے ساتھ دریا سے زندہ باہر نکل آیا تھا حاجی بہادر علی امام مسجد کاہنہ تحصیل قصور ضلع لاہور (کتاب مذکورہ ص ۴۹)

آگے موصوف رانا محمد یامین فورمین انڈس ویلی کمپنی بغداد عراق کے حوالے سے لکھتے ہیں ہم نے وہ کشتی بھی دیکھی ہے جن کے لئے پیر صاحب نے دعا کی تھی اور وہ بارہ برس بعد برات سمیت ظاہر ہوئی تھی عراق کی سب مسجدوں میں صلواۃ و سلام پڑھے جاتے ہیں اور اب ہم بھی اس کے قائل ہو گئے ہیں۔ (رضا مصطفیٰ گوجرانوالہ رجب المرجب ۱۴۰۳ ص ۲۵ بڑھیا کا بیڑا ص ۵۴)

ولی کامل حضرت عطا محمد صاحب اپنی کتاب "ینبوع الغیب من فتوح الغیب" میں لکھتے ہیں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات لامتناہی ہیں اور میرے

Marfat.com

حضرت سلطان غوث الثقلین کی کرامات حد و حصر سے خارج ہیں منجملہ ایک ادنی کرامت یہ بھی ہے کہ آپ نے بارہ برس کے بعد ایک غرق شدہ بیڑا معہ براتیاں دریا سے صحیح نکالا (ینبوع الغیب ص ۴۸)

پوربی زبان میں ایک عارف نے یہی واقعہ نظم میں فرمایا ہدیہ قارئین کرام ہے۔

بارہ برس بعد بڑھیا کا بیڑا کنارے آ لگنا

یا غوث معظم قطب ورا کیا خوب تمہاری چالریا
تیرے ہمسر غوث و قطب نہ ہوئے تیری شان ہے سب سے نرالریا
اک روز جو دریا کی سیر کری اک بڑھیا روتی نظر پڑی
فرمایا تو کیوں روتی ہے پڑی مجھے اپنا بتا دے حالریا
بولی شادی میں بیٹا پار گیا بیڑا ایک خطا سے ڈوب گیا
بارہ سال کا عرصہ اس کو ہوالیوں روتی پھرے ہوں باوریا
تم ال نبی اولاد علی تمہیں شان ولایت قدرت کی
اللہ کرو امداد میری ہو پار جو ڈوبی ناؤ دریا
فرمایا نہ روکے ستا مائی مالک قادر ہے میرا مائی
کر جانے کے نیاز ادا مائی تیری آس خدا پہنچا دریا
آتی موج میں ذات جو حضرت کی ہوتی نظر عنایت قدرت کی
گو ناؤ بڑی موجود نہ تھی اک نعرے سے عرش ہلا دریا

Marfat.com

اتنے میں غیب سے آئی ندا محبوب ہمیں تیری منشا
تیرے نعرے سے عرش ہلا سارا اور فرش بھی ہے تھرتھا وریا
محبوب نہ کیجئے اب نعرہ ہستی میں نہ ہو کہیں شور بپا
جو تیری رضا سو میری قضا اے باغ ولا کے مالریا
سب مچھلیاں کھا گئیں تن ان کا اب دیکھو تماشا تو کن
ذرا پلک اٹھا کر نظر کرو کھنڈے آن لگی ہے ناوریا

(ملفوظ محمود ص ۱۷۰)

پنجابی زبان میں ایک بزرگ عارف نے آپ کی کرامات مبارکہ کو نظم کیا ہے جو پنجاب سندھ گجرات وغیرہ میں مشہور و مقبول ہے اس کے دو شعر یہ ہیں

یا جناب غوث اعظم میں ترے بلہاریاں
اب دے پیارے لکھ وکھا چکردی منتاں زاریاں
ایہہ کرامت تیری خواجہ ساری دنیا جاندی
چوراں نوں تساں قطب کیتا ڈوبی بیڑیاں تاریاں

(ملفوظ محمود ص ۱۷۱)

اب فقیر نے اتنی کتابوں کے حوالے ناظرین کے سامنے پیش کئے پھر بھی اگر کسی کے دل میں شک ہو تو شکی مزاج حضرات کے لئے کوئی ح نہیں کہ ان کا شک دور ہوجائے حرف صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کی خدمت میں اتنا عرض ہے کہ کرامت فرق عادت کو کہا جاتا ہے جو خلاف عادت ہو مافوق الاسباب ہو اور جو ماتحت الاسباب ہو یا عادت کے موافق ہو تو اس کو کرامت کہا ہی نہیں جاتا اب جو کرامت عادت سے

Marfat.com

جتنی بعید اور عقل سے جس قدر ماوریٰ ہو اسی قدر اسے زیادہ قوی مانا جاتا ہے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی یہی بارہ سال بیڑی والی کرامت عادت کے بہت زیادہ خلاف ہے اسی لئے یہ زیادہ قوی ہے اگر مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو اولیاء کرام کی ایسی خلاف عادت متعدد کرامات آپ کو نظر آئیں گی۔

مثال کے طور پر ایک حوالہ پیش خدمت ہے یہی حوالہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بہشتی زیور میں تحریر کیا ہے تشفی کے لئے وہ درج کیا جاتا ہے: "حضرت سری سقطیؒ کی ایک مریدنی کا ذکر" ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا استاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا استاد کو خبر ہوئی اس نے حضرت سری سقطی کے پاس جا کر خبر کی آپ اٹھ کر اس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا انہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا، کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اس جگہ پہنچیں اور جا کر بیٹے کا نام لے کر پکارا اے ظار اس نے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا حضرت سری نے حضرت جنید سے پوچھا یہ کیا بات ہے انہوں نے فرمایا اس عورت کا خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس عورت پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے اس کو خبر کر دی جاتی ہے اور اس کو خبر نہیں ہوتی تھی اس لئے اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا" (بہشتی زیور حصہ آٹھواں ص ۸ تاج کمپنی)

غوث اعظم کی کرامت سے زندہ ہونے والے اس دولہا کا نام کبیر الدین شادولہ تھا اس

Marfat.com

کا مزار گجرات پاکستان میں ہے اور اس کو غوث اعظم نے قطب بنایا تھا وہ غوث اعظم کا خلیفہ ہے اور اخوند صاحب سوات مولانا عبدالغفور المعروف بہ سیدو باباؒ کے سلسلہ میں اس کا نام ہے اس کی عمر پانچ سو برس ہے جس کو شوق ہو وہ سیدو بابا علیہ الرحمت کا شجرہ مبارکہ دیکھ لے صاحب "ینبوع الغیب شرح فتوح الغیب" والے لکھتے ہیں "آج کل یہ کاتب الحروف مسکین عطاء محمد عفی عنہ الصمد گجرات شہر میں رہائش پذیر ہے ہمارے شہر گجرات میں حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب دریائی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے ایک رات جناب اس مسکین کو خواب میں ملے اور ارشاد فرمایا کہ میں بھی قطب زمان تھا پھر ایک رات جناب زیارت کا شرف حاصل ہوا ارشاد فرمایا کہ واقعی میں وہ لڑکا ہوں جس کی بیڑی ڈوبی تھی اور جس کو حضرت غوث پاک محبوب سبحانی میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بارہ برس کے بعد پار لگایا تھا تم بے دھڑک اس واقعہ کو لوگوں میں بیان کیا کرو حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہا دریائی رحمتہ اللہ علیہ میرے سلطان غوث الثقلین کے خلیفہ اعظم تھے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ نے ہندوستان میں مساجد کی تعمیر کا کام آپ کے ذمہ لگایا آخر ایام میں آپ گجرات شہر میں جلوہ افروز ہوئے آپ کی عمر مبارک تقریباً پانچ یا چھ سو برس ہے آپ کی کرامت سارے عالم میں مشہور ہے کہ جو بے اولاد دربار پاک پر حاضر ہو کر اولاد کے لئے درخواست کرے اور ساتھ یہ نذر مانے کہ پہلا لڑکا دربار کی خدمت کے لئے ہو گا تو رب کریم بہ طفیل حضرت غوث اعظم اس کو ضرور اولاد عطا کر دیتا ہے آپ کے مزار مبارک پر غیر ممالک کے لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں

(ینبوع الغیب شرح فتوح الغیب ص ۵۰)

Marfat.com

غوث اعظم نے اپنے قصیدہ میں فرمایا ہے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلیٰ تَعَالیٰ

اگر میں اپنا راز مردہ پر ڈالوں تو اللہ کی قدرت کاملہ سے زندہ ہو کر فوراً اٹھ کھڑا ہو

اس کتاب کے علاوہ مفسر قرآن علامہ ریاض الدین صاحب اٹک کیمبل پور والے نے اپنی تفسیر ریاض القرآن میں اس بارہ برس بیڑے والی یہی کرامت نقل کی ہے وہ لکھتے ہیں "ہمارے آقا کریم کے محبوب ترین امتی سیدنا غوثالعالمین کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے بارہ سال کے بعد ڈوبا ہوا بیڑا نکال دیا تھا" آگے یہی مفسر لکھتے ہیں "مفتی احمد یار خان صاحب مرحوم فرماتے ہیں اگر غو پاک نے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی برات کو زندہ فرمایا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اس دولہا کی قبر گجرات پنجاب میں ہے اس کا نام کبیر الدین ہے اور شاہ دولہ کے نام سے مشہور ہے حضور غوث پاک کے خلیفہ ہیں ان کی قبر شریف زیارت گاہ خاص و عام ہے ان کی عمر چھ سو برس ہوئی" (نور العرفان) جن کے غلام کی خداداد طاقت کا یہ عالم ہے خود ان کے آقا کریم کی طاقت و قدرت کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ (تفسیر ریاض القرآن ج ۱ ص ۳۰۷)

مترجم تفسیر روح البیان حضرت فیض احمد اویسی صاحب کرامت غوث اعظم میں لکھتے ہیں "حدیث شریف میں ہے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے حضرور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لو اقسم علی اللہ لا برہ (اگر وہ یعنی ولی اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم کھا کر کہہ دیں کہ یا اللہ یہ کام کرنا ہے تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے) بالخصوص غوث اعظم رضی اللہ عنہ جو کہ تمام اولیاء کرام کے شہنشاہ ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے وہ محبوب ہیں کہ اپنی منہ مانگی بات رب تعالیٰ سے منواتے ہیں تو خداوند قدوس کو (معاذ اللہ) ضد ہے کہ ناز برداری نہ فرمائے اور وہ بڑھیا کے ساتھ وعدہ کر لیں کہ تیری ساری باراتیں واپس کراؤں گا پھر اس وعدہ سے انہیں شرمسار کرائے گا بلکہ ہمارا رب وہ رحیم و کریم ہے کہ ہم جیسے مجرم بھی اگر دعا کے لئے خالی ہاتھ اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندہ کے خالی ہاتھ دیکھ کر مجھے شرم آتی ہے کہ اس کے خالی ہاتھ لوٹاؤں پھر ہم کہاں اور غوث رضی اللہ عنہ کہاں جو عالی شان اور اعلیٰ نشان رکھتے ہیں اگر کوئی شخص ان کے وسیلے سے بہ توجہ تام اللہ تعالیٰ سے دعا طلب کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے" (کرامت غوث اعظم ۲۱) یہی مؤلف آگے لکھتے ہیں "محبوب سبحانی حضور غوث صمدانی رضی اللہ عنہ کی کرامت جو کہ دراصل قادر قدیر کی قدرت کا کرشمہ ہے اس سے وہ شخص انکار کرے گا جو دراصل قادر قدیر کی قدرت میں شک کرتا ہے ورنہ بات ظاہر ہے کہ ڈوبا ہوا بیڑا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی قدرت سے نہیں کرایا بلکہ رب کی قدرت کے ماتحت دعائے مستجاب ہے یہ مشکل حل فرماتی" (کرامت غوث اعظم ص ۲۲)

مندرجہ بالا حوالہ جات کتب معتبرہ پیش کئے گئے ایمان والوں کے لئے اس قدر کافی ہیں اور منکرین حق کے لئے دفتروں کے دفتر بے کار ہیں اور غوث اعظم کی کرامت کا یہی واقعہ مفتی غلام محمد قریشی نے گلدستہ کرامت میں بھی نقل کیا ہے اور مولانا حیدر اللہ صاحب درۃ الدرانی میں اب تک اس کرامت سے اصولی مسلمان نے اس کرامت سے انکار نہیں کیا ہے یہاں تک کہ غیر مسلموں نے بھی تسلیم کیا ہے ایک ہندو نے اپنی تالیف میں جو تحفہ غوثیہ کے نام سے مشہور ہے اور یہی کتاب لاہور میں چھپی تھی

Marfat.com

وہ لکھتا ہے کہ ذکر ہے ایک بڑھیا کا بیٹا بمعہ عورت اپنی اور برات وغیرہ کے کشتی میں سوار تھا وہی کشتی گرداب میں آکر ڈوب گئی تو اس بڑھیا نے بارہ سال تک نہایت گریہ وزاری کی لیکن اس کی مراد حاصل نہ ہوئی آخر پیران پیر غوث الثقلین کی خدمت شریف میں جاکر حضرت پیر کو اس کی زاری پر رحم آیا آپ نے دعا فرمائی تو وہی کشتی بارہ سال کے بعد صحیح وسلامت بہ دعا غوث اعظم دریا سے باہر آئی" (تحفہ غوثیہ ص ۸ مصنفہ دیوی دیال)

محمد طفیل قادری ایم ایس سی تذکرہ غوثیہ میں لکھتے ہیں "حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی تصنیف سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار میں غوث پاک کی یہ کرامت درج ہے کہ ایک روز جانب دریا ذکر و فکر کے لئے تشریف لے گئے وہاں ایک بڑھیا کو آہ وزاری کرتے دیکھا وجہ دریافت کرنے پر اس نے عرض کی کہ میں غوث پاک کے نام کی گیارہویں شریف دیا کرتی ہوں بارہ سال ہونے کو ہیں کہ میرے فرزند کی شادی ہوئی اور بارات کشتی میں سوار ہو کر آرہی تھی کہ کشتی الٹ گئی اور سب ڈوب کر ہلاک ہو گئے" آگے یہی مؤلف لکھتے ہیں "آپ کی دعا قبول ہو چکی تھی اٹھ کر دریا میں ہاتھ ڈالا اور برات کو باہر نکال لائے (تذکرہ غوثیہ ص ۴۰ از محمد طفیل قادری)

تفسیر نعیمی میں ہے "اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی دعا سے یا ان کے معجزات کرامات سے لوگوں کو دوبارہ عمر دیتا ہے جو پہلے اپنی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے تھے یہ فائدہ تخرج الموتی باذنی سے حاصل ہوا دیکھو جن سڑے گلے مردوں کو عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں وہ اپنی عمریں پوری کر کے فوت ہوئے تھے مگر آپ کے

Marfat.com

معجزے سے انہیں پھر عمر عطا ہوتی تھی لہذا اگر حضور غوث پاک نے بارہ سال کی ڈوبی ہوئی برات کو صحیح سالم نکالا اور وہ لوگ بہت سے عرص زندہ رہے ہوں تو اس پر کوئی اعتراض والا نہیں ہوتا" (تفسیر نعیمی ج ۷ ص ۱۷۲ از زیر آیت ۱۰۹ سورۃ مائدہ پارہ ۷) یہی مفسر آگے لکھتے ہیں اس برات کے دولہا کا نام سید کبیر الدین ہے لقب دریائے دولہ، شاہ دولہ ان کی قبر شریف گجرات مغربی پاکستان میں زیارت گاہ خاص وعام ہے آپ کی عمر شریف تقریباً چھ سو برس ہوئی حضور پاک کا خلیفہ ہے آپ نے ایک بار حضور غوث پاک کو وضو کراتے ہوئے آپ کے قدم شریف سے ٹپکتے ہوئے قطروں کے پانچ چلو پانی پی لیا فی چلو ایک سو سال عطا ہوتے جو عمر اپنی گزار چکے تھے وہ اس کے علاوہ تھی آپ کی وفات شریف سن ہزار ہجری کے بعد ہے ان تمام واقعات کی تفصیل دیکھو مقامات محمود وغیرہ میں۔ اس سے ثابت ہے کہ حضرت شاہ دولہ حضور غوث پاک کے خلیفہ ہیں اور تاریخ بیعت اور تاریخ خلافت بالتفصیل وہاں مطالعہ فرماؤ جو لوگ اس واقعہ پر اعتراض کرتے ہیں وہ اس آیت کریمہ تخرج الموتی میں غور فرماویں (تفسیر نعیمی ج ۷ ص ۱۷۲)

حضرت مخدوم زمن شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قدسی رامپوری سجادہ نشین خانقاہ صابریہ فاروقیہ رام پور یو، پی ہند "تواریخ آئینہ تصوف" میں فصل دوم در بیان سلسلہ قادریہ منوریہ قربیہ مرضوع الاجازت علوم العزم والمرتبہ" کے تحت لکھتے ہیں حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ قادری قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ تاریخ ۵ محرم ۴۹۹ھ بروز چہار شنبہ بوقت عصر آپ گیلان میں پیدا ہوتے راوی اس کے آپ کے والد ہیں از مکتوب نطاب ضحار المعرفت تصنیف سعید موسیٰ شیخ احمد بن

Marfat.com

مبارک تاریخ ۹ ماہ ذی قعدہ ۵۴۸ھ بروز پیر وقت عصر بغداد شریف حضرت محبوب پاک سے خلافت و امامت کلی مجددی حاصل کی یہ روایت مکتوب نطاب قربت الواحدیت تصنیف حضرت محبوب پاک رضی اللہ سے سے نقل کی گئی بتاریخ ۲۲ ماہ شعبا ۰ ۶۰۳ھ میں بروز پیر وقت ظہر بعد از نماز کے مرتبہ ملکوت میں دآپ نے وفات فرمائی مزار شریف آپ کا گجرات میں ہے مکتوب تحفتہ الارواح و اسرار غوث اکبرا لکبیر میں ہے راوی اس کے حضرت عبدالرزاق اور حضرت شمس الدین ہیں مکتوب نطاب انوار الغیب (تاریخ آئینہ تصوف ص ۲۸ مطبوعہ محمد سلطان صابری فاروقی بستی چراغ شاہ سہاری روڈ قصور)

یہاں ایک اعتراض وارد ہوتا تھا کہ شاہ دولہ گجراتی کی اتنی لمبی عمر کیسے تھی تو تفسیر نعیمی نے وہ وضاحت کی کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وضو فرماتے ہوتے وضو کے پانی کے چلو پی کر لیتے جو اس کے لئے آب حیات ہو بنا اور آپ کی عمر چھ سو برس تک پہنچی اور ہزار ہجری میں آپ کی وفات واقع ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شاہ دولہ گجراتی غوث پاک کے خلیفہ ہیں اور ان کا نام سید کبیر الدین ہے اس حقیقت کا ذکر گلزار صابری میں شاہ محمد حسن صابری لکھتے ہیں "حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر. جیلانی محبوب سبحانی کریم الطریفین الحسنی الحسینی اپنی تصنیف مکتوب نطاب کربتہ الوحدت میں تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ انیسویں ماہ رجب ۲۱ھ بروز جمعرات مغرب کے وقت میں نے کبیر الدین شاہ دولہ بن حضرت سید سعید موسیٰ حنبلی دوست عمومی حقیقی کو بیعت توبہ سے اپنے ہاتھ پر مشرف کر کے تعلیمات و کیفیات باطنی سے بہرہ مند فرمایا اور ترقی کیفیت باطن میں متوجہ کر دیا اور

Marfat.com

بتاریخ نو ماہ ذیقعدہ ۵۲۸ھ کو بروز پیر بعد از عصر فعل عام میں اپنے سامنے بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی جو مجھ کو میرے پیرو مرشد حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخدومی رحمتہ اللہ علیہ نے وقت عطائے مثال صاحب مجاز مرفوع الاجازت او العزم و المرتبہ کے میرے سر پر اپنے ہاتھ سے اڑھاتی تھی یہ کلاہ متبرک اسی طرح حضرت علی مرتضیٰ سے حضرت پیرو مرشد تک پہنچی تھی اپنے ہاتھ سے شاہ دولہ کے سر پر اڑھاتی اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنادیا اور مثال خلافت بخطاب قطب الاسرار حبیب کے اہل مجلس کو سنا کر مرحمت فرماتی اور تمام اسناد خلافت نامجاب معتبرہ اور شجرات متحققہ و مکتوبات نطاب مفاوضہ اور ملبوسات معنونہ اور اوراد منضبطہ یعنی لوازمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور اولو العزم و المرتبہ کے عطا فرماتے" (حقیقت گلزار صابری ص ۱۱۵ مکتبہ صابریہ قصور بستی چراغ شاہ)

یہی مؤلف اس چھ سو سال کی عمر کی حکمت کے متعلق لکھتے ہیں "۲۷ ماہ شوالی ۵۴۱ھ کو وقت ظہر حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تھا میں نے عرض کی کہ یا حضرت! آب حیات کی کیا کیفیت ہے جس کے نوش کرنے سے حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہو گئی تھی حضرت ممدوح نے ایک جرعہ آب اپنے سیدھے حیات میں لے کر ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے ہاتھ میں ساڑھے چھ سو برس کی عمر کا آب حیات ہے تو نوش کر لے میں نے اس وقت نوش کر لیا اس وقت میری عمر پچاس برس تھی" (حقیقت گلزار عباسی ص ۱۱۸)

نواب معشوق یار جنگ بہادر بی اے علگ کمشنر حیدر آباد دکن اپنی تالیف

Marfat.com

"مقالات محمود" میں لکھتے ہیں "حضرت شاہ دولہ صاحب علیہ الرحمتہ کا نام کبیر الدین گجراتی تھا اور سید تھے آپ بغداد سے تشریف لاتے تھے اور جناب بڑے پیر صاحب سے پوچھا کہ آب حیات کہاں ہے آپ نے فرمایا میرے اس ایک چلو پانی میں پانچ سو برس کی عمر ہے حضرت شاہ دولہ صاحب نے لپک کر پانی پی لیا اور قریباً چھ سو برس کی عمر پائی۔ (مقالات محمود ص ۲۶۹ از نواب معشوق یار جنگ) یہ بھی غوث پاک کی کرامت ہی ہے کہ ایک چلو بھر پانی سے چھ سو برس عمر عطا کروادی ادھر منکر حق ملاں کے چلو سے تنومند صحت مند شخص پانی لے تو اس سے بد اثرات سے مرض الموت میں مبتلا ہو جائے۔

مفسر تفسیر افضلیہ مولانا میاں رکن الدین صاحب اپنی دوسری تالیف مناقب غوث الاعظم پشتو منظوم میں بارہ سال غرق شدہ بیڑی کے متعلق جو فریاد اس بوڑھی عورت نے غوث اعظم کے سامنے کی اور غوث اعظم نے دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی اور تمام برات صحیح سالم اس کشتی سے نکلی اسے نظم میں لکھا۔

چہ وادہ م د فرزند و
هم دا یوم جکر بندو
پہ وادہ دعوی روانہ
پہ هوس تلمہ خندانہ
پہ سرود او پہ سر ناؤ و
ډیر سہری روان بہ وراوو
چہ کشتی پہ منځ د دریاب شوہ

دالہ خلق سرہ غرقاب شوہ

بوڑھی عورت نے کہا کہ میرے فرزند کی شادی تھی اور یہ میرا ایک ہی لڑکا تھا اس کی برات میں ہم جا رہے تھے سرود اور ساز کے ساتھ جب کشتی دریا کے وسط میں پہنچی تو تمام لوگ بمعہ کشتی ڈوب گئے پھر جب غوث پاک نے دعا کی تو وہ دوبارہ زندہ اس کشتی سے نکلے یہی کیفیت پھر بیان کرتے ہیں

پہ دریاب کبنی شور و شر تنو
د کشتی پہ حادثے غرغر شو
د کشتی خلق شہ بدر تول
تازہ حالہ سندر بول
حغہ شان حشمت شوکت وہ
حغہ شان و شوکت دولت وہ
خلقتہ پکبنی دلشادہ وہ
وہ مرگ دَ قید آزادہ
پہ دب دب او پہ طن طن وو
تمام وامہ خوشحال تن وو

ترجمہ:- دریا میں شور برپا ہوا اور کشتی میں تمام لوگ نغمے گاتے ہوئے نمودار ہوتے تمام لوگ خوش تھے اور موت کی قید سے آزاد تھے اور طن طن او دب دب کے ساز کو بجاتے ہوئے نکلے، آگے فرماتے ہیں

مومنان زیات اعتقاد شو

Marfat.com

کافران پہ اسلام بناد شو
کافران چہ اکثر وونہ
پہ اسلام منور شو ونہ

(مناقب غوث الاعظم ص ۲۳۷)

ترجمہ:۔ مومنوں نے جب یہ کرامت دیکھی تو ان کا عقیدہ غوث پاک کے متعلق اور زیادہ مضبوط ہوا اور متعدد کافروں نے اسلام قبول کیا۔

محمد اورنگ زیب اعوان قادری ایم اے، ایل ایل بی راولپنڈی کا ایک مضمون "اقلیم ولایت کے تاجدار شیخ عبدالقادر جیلانی" ماہنامہ خبرنامہ خلافت (مارچ ۱۹۹۵ء) میں شائع ہوا ہے اس میں صاحب مضمون ایک جگہ یوں تحریر کرتے ہیں "چوروں کو ولی کرنے کے علاوہ بارہ برس کے ڈوبے بیڑے کو بھی ترانے کا سہرا حضور غوث الاعظم کے سر ہے سرتاج الاولیاء کی یہ کرامت بھی ایمان تازہ کرنے والی ہے آپ ایک مرتبہ دریا کے کنارے جارہے تھے کہ متلاطم موجوں کو دیکھ کر فطرت کے حسن میں محوِ نظارہ ہو گئے قریب ہی کچھ عورتیں پانی بھرنے آئیں اور سب اپنے برتن بھر کر چلی گئیں مگر ایک بڑھیا وہاں آہ و بکا کرتی رہی تاجدار بغداد نے وجہ دریافت کی اور پیغام بھیجا کہ دامن صبر نہ چھوڑیں اللہ پاک کے فضل و کرم سے سب کچھ مل جائے گا عورت آہ و فریاد کرتی رہی اور آپ دربار خداوندی میں ملتمس ہوئے جب تاخیر ہوئی تو آپ نے وجہ تاخیر پوچھی پھر التجا کی مگر دیر تک جواب نہ آیا آفتاب بغداد حیرت سے آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں تو حکم ہوتا ہے کہ میں چاہوں تو کن سے فیکون ہو سکتا ہے مگر میرے کام مصلحت سے خالی ہیں نے چھ دنوں ہیں زمین و

Marfat.com

آسمان بناتے بارہ برس قبل غرق ہونے والوں کو دریائی مخلوق کھا گئی ہے اب انہیں از سر نو زندہ کر رہا ہوں کچھ دیر بعد وہی کشتی نمودار ہوئی اور تمام صحیح و سالم پاتے گئے قطب ربانی کی یہ کرامت دیکھ کر کئی مشرکین مشرف بہ اسلام ہوتے (خبرنامہ خلافت ص ۸ اشاعت مارچ ۱۹۹۵ء۔ جمعیت حنفیہ قادریہ محمودیہ لاہور)

مولانا محمد شریف نقشبندی نے کرامات غوث الاعظم میں بارہ برس کے بعد ڈوبے ہوتے بیڑے کا سلامت نکلنا کا عنوان لکھا ہے اور اس کے تحت لکھتے ہیں "حضرت محبوب سبحانی قطب یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی ایک دن سیر کے لئے دریا کی طرف تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ دریا پر چند عورتیں پانی لینے کے لئے آئیں تمام عورتیں اپنے اپنے گھڑے بھر کر لے گئیں ایک ضعیب عمر عورت جس کی عمر نوے سال کے قریب تھی نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے بیٹھ کر زارو قطار رونا شروع کر دیا جب اس ضعیفہ کے رونے کی آواز محبوب سبحانی قدسی سرہ النورانی کے کان مبارک میں پہنچی تو فرمایا کہ کسی ظالم نے اس پر بہت ظلم کیا ہے اس لئے زار و قطار رو رہی ہے خدا جانے یہ کسی مصیبت میں مبتلا ہے آپ کے ایک خادم نے عرض کیا حضور والا میں اس کے حالات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ یہ اس طرح آہ وزاری کیوں کرتی ہے خادم نے کہا اس ضعیفہ کا ایک اکلوتا بیٹا تھا جو بہت خوبصورت تھا بڑھیا نے اس کی شادی کی بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے تیاری کر کے بارات لے کر لڑکی والوں کے گھر گئی دولہا نکاح کر کے دلہن کو واپس اپنے گھر لا رہا تھا کہ اس دریا پر کشتی کے اوپر سوار ہوا کہ کشتی الٹ گئی اور تمام باراتی دریا میں ڈوب گئے اب اس واقعہ کو بارہ سال کا عرصہ ہو چکا ہے یہ ضعیفہ

Marfat.com

آج تک اسی رنج و غم میں گرفتار ہے"

آگے لکھتے ہیں کہ اسی گرداب سے وہ کشتی مع اسباب دولہا اور دلہن بخیر و عافیت سلامتی کے ساتھ دریا سے نکل آئے (کرامات غوث الاعظم ص ۱۲۴)

پیر طریقت عالم حقیقت سید محمود شاہ محدث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کیتے چور بھی آپ نے رب کے ولی
بارہ سال کی ڈوبی ناؤ تری
قدرت کی کمال فراوانی
یا غوث الاعظم جیلانی

(مدلل منقبت حضرت ص ۳ حضرت سیدنا غوث الاعظم)

اس شعر کے متعلق خود تحریر کرتے ہیں "آپ کی یہ عظیم کرامت آپ کے عہد سے آج تک مسلسل تواتر کے ساتھ جمیع سلاسل کے علماء و اولیاء صالحین اتقیا ثقات سے تلقی بالقبول سے مروی ہے" (کتاب مذکور ص ۱۰)

بارہ برس بعد کشتی کا دریا سے صحیح حالت میں نکلنا یہ خرق عادت سے ہے اور خرق عادت کا معنی ہے خلافت عادت اگر خلاف عادت نہ ہو تو پھر وہ کرامت نہیں ہو سکتی اور جو کرامت عقل سے جس قدر زیادہ خلاف ہو وہ اسی قدر زیادہ قوی مانی جاتی ہے تو بارہ برس بعد ڈوبی ہوتی کشتی کا نکلنا عقل سے زیادہ دور ہے اس لئے یہ کرامت بھی بہت زیادہ قوی مانی جاتی ہے۔ اس کرامت کے علاوہ اور بہت سی کرامات کا ذکر ہے جو اکابرین ملت اسلامیہ نے اپنی تالیفات میں نقل کی ہیں ان میں سے چند درج کی جاتی ہیں۔ (ص ۱۳۶ لکھنا چاہیئے)

Marfat.com

کوہ قاف کے اکابر اولیاء دربار غوثیہ میں

حضرت شیخ ابوالغنائم رحمتہ اللہ علی بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو دیکھا چار اجنبی شخص آپ کی خدمت مبارکہ میں موجود ہیں میں کھڑا رہا جب وہ حضرات اٹھ کر چلے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جاوان سے اپنے لئے دعا کراؤ چنانچہ میں نے دروازہ پر آکر انہیں روکا اور طالب دعا ہوا انہوں نے فرمایا تم ہم سے دعا کے طالب ہو حالانکہ تم ایسے شخص کی خدمت میں رہتے ہو جن کی دعا کی برکت سے خدائے قدیر زمین کو قائم رکھتا ہے اور تمام خلق پر رحم فرماتا ہے ہم بھی آپ ہی کے سایہ کرام میں پلتے ہیں اور آپ ہی کے آستانہ عالیہ کی تابعداری کی بدولت ہمیں یہ شرف حاصل ہوا اتنا فرمانے کے بعد وہ حضرات تشریف لے گئے میں نے واپس آکر آپ سے پوچھا کہ یہ حضرات کون تھے فرمایا وہ کوہ قاف کے اکابر اولیاء میں سے ہیں دروازہ سے نکلتے ہی وہ اپنی جگہ پر پہنچ گئے (سیرت غوث اعظم ص ۲۴)

حضرت علامہ شریف احمد شرافت نوشاھی التواریخ میں لکھتے ہیں

"احیاے اموات غریق دریا"

ایک روز آپ تفریحاً دریائے دجلہ کے کنارے تشریف لے گئے دیکھا کہ چند عورتیں دریا پر آئیں اور پانی لے کر چلی گئیں مگر ایک ضعیفہ نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے پر رکھ دیا اور منہ چھپا کے زار و قطار رونے لگی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ عرصہ بارہ سال رکا ہوا ہے کہ اس کا بیٹا اپنی دلہن کو لئے ہوتے گھر

Marfat.com

آرہا تھا کہ مع دلہن اور براتیوں کے دریا میں ڈوب گیا اس وقت سے اس ضعیفہ کا معمول ہے کہ ہر روز دریا پہ آتی ہے اور زار زار روتی ہے یہ سن کر آپ کا دریا رحمت جوش میں آگیا اور ضعیفہ کو کہلا بھیجا کہ تو تسکین رکھ تیرا بیٹا بمعہ بہو اور براتیوں کے ابھی آیا چاہتا ہے اور خود دعا میں مشغول ہوئے تھوڑی دیر گزر گئی اور دعا کا اثر ظاہر نہ ہوا تب آپ نے بناز معشوقانہ درگاہ باری تعالیٰ میں عرض کیا کہ یا اللہ العالمین عبدالقادر کے کام میں اس قدر دیر کیوں ہوئی دفعتہ دریائے دجلہ موجزن ہوا اور اس میں جوش و خروش پیدا ہوا اور کشتی ضعیفہ کے بیٹے کی معہ دلہن اور براتیوں کے پانی کے اوپر آگئی اور آناً فاناً کنارے آلگی یہ دیکھ کر ضعیفہ فرط مسرت سے بے ہوش ہو گئی" آگے یہی مؤلف لکھتے ہیں "فقیر شرافت عفی عنہ کہتا ہے کہ بعض مخالفین اس کرامت پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بارہ سال کے مردے زندہ ہو گئے اس کے متعلق منقول ہے کہ ایک مرتبہ صاحبزادہ خواجہ محمد امین صاحبؒ نے اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ شمس الدین چشتی نظامی سیالویؒ سے پوچھا کہ یہ بات جو لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت غوث الاعظم نے بارہ سال کی غرق شدہ کشتی کو بمعہ مسافروں کے صحیح سالم نکال لیا یہ ممکنات سے ہے یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ بارہ سال کا عرصہ زیادہ ہوتا ہے یا سو سال کا کیا تم نے قرآن مجید میں حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ نہیں پڑھا کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو سو سال کے بعد زندہ کیا صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے مگر کشتی والا معاملہ حضرت پیر دستگیر سے منسوب ہے

حضرت خواجہ سیالویؒ نے فرمایا کہ حضرت پیر صاحب منزل بقا باللہ تھے جو بزرگ اس

Marfat.com

مقام تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں وہ اوصاف الٰہی سے متصف ہو جاتے ہیں صورت بشری کا ایک پردہ درمیان رہ جاتا ہے ورنہ ہر ایک فعل جو ان سے سرزد ہوتا ہے۔ اس میں وہ اختیار ربانی سے مختار ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال) (شریف التواریخ ج ۱ ص ۴۷۸) ذکر حبیب حصہ سوم میں یہ لکھا ہے ایسا ہی بارہ سالہ ڈوبی کشتی کے ترانے کی کرامت مسالک السا لکین جلد اول بحوالہ خلاصۃ القادریہ، تحفۃ الابرار بحوالہ تحفۃ القادریہ، تذکرہ اولیاء ہند جلد سوم بحوالہ حقیقۃ الحقائق، تحائف قدسیہ، کنز الرحمت، گلزار معرفت براویت غلام محی الدین قصوری غرض یہ کہ یہ کرامت مشہور و متواتر ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "ہمعات" میں اس نقطہ کی وضاحت یوں کی ہے کہ "حضرت غوث الاعظم کی اصل نسبت، نسبت اولیہ ہے جس میں نسبت سکینہ کی برکات ان معانی میں شامل ہوتی ہیں کہ شخص مذکورہ ذات الٰہی کے ذال کے نقطے کی طرح شخص اکبر ہیں ارواح کاملہ ملاء اعلیٰ کی محبت میں خود محبوب بن جاتا ہے اس مقام محبوبیت کی وجہ سے اس کے ارادہ و توجہ کے بغیر تجلیات الٰہی سے وہ تجلی اس پر ظاہر ہوتی ہے جو ابداع، خلق، تدبر اور تدلی کا خلاصہ ہوتی ہے اس تجلی کی وجہ ایسی انسیت اور برکات کا ظہور ہونے لگتا ہے جن کی کوئی انتہاء نہیں اس انسیت کے نتیجے میں امور کائنات خود بخود ظہور پذیر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے غوث الاعظم نے کلمات فخریہ فرمائے (قصیدہ غوثیہ و روحی وغیرہ) اور ان سے تسخیر عالم کا ظہور ہوا۔"

مندرجہ بالا وضاحت کی تائید اس حدیث نبوی قدسی سے ہوتی ہے جس کا متن یہ ہے

Marfat.com

کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ تیرا بندہ جب کثرت نوافل سے میرے قریب سے فیض یاب ہوجاتا ہے ایسا قرب کہ وہ اپنی ذات کو میری ذات میں فنا کر دیتا ہے تو پھر میں اس کی بصارت و بصیرت سماعت و گویائی اور ہاتھ پاؤں بن جاتا ہوں گویا بندہ خدا ذات و صفات خداوندی کا مظہر بن جاتا ہے اور بعد میں وصال قبر میں بھی اس کے روحانی تصرفات کا آغاز کہیں زیادہ ہوجاتا ہے۔

موجودہ سائنسی دور کی زبان میں اس کیفیت روحانی کو میٹا فزکس (METAPHYSICS) یعنی مابعد الطبعیات کا نام دیا جاسکتا ہے اور انشاء اللہ اکیسویں صدی میں اس کے حقیقی معانی افراد کائنات پر آشکار ہوں گے ابھی تک ایک عام انسان بالخصوص اہل کفر و نفاق کی ذہنی سطح نورانی و روحانی بلوغت کے اس مقام پر تک نہیں پہنچ پائی کہ وہ فقراء اسلام انبیاء و اولیاء کرام کے روحانی و نورانی تصرفات و احاطہ کا کماحقہ ادراک حاصل کر سکے بغیر ادراک کے ایمان لانے کے لئے بلند ہمتی و فراست مومنانہ کی ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ مومن اولین فت ہی یہ بتائی گئی ہے کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔

سلطان الفقراء حضرت سلطان باہو رح حالت مراقبہ میں روحانی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں "مراقبہ سے ساتوں اعضاء سر سے پاؤں تک تمام جسم نور کے مشاہدہ میں غرق ہوجاتا ہے اور طالب نفس شیطان پر غالب و قادر ہوجاتا ہے یہاں تک کہ جب تلک انبیاء کرام و اولیاء عظام تمام مجالس والوں سے ملاقات نہ کرلے مراقبہ سے باہر نہیں آتا۔ ظاہر میں لوگوں کی نظروں میں وہ وقت یک لحظہ چند منٹ ہی ہوتے ہیں لیکن باطن میں وہ ستر برس کے مساوی ہوتا ہے اس نوع کے مراقب کے وجود کے ہر عضو سے ستر

Marfat.com

ہزار نورانی ورتیں ذکر خداوندی کرتی ہوتی ظاہر ہوتی ہیں۔ جب صاحب مراقبہ مراقبہ چھوڑتا ہے تو وہ صورتیں پھر اپنے اصلی مقام پر چلی جاتی ہیں صاحب عرفان لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہ شخص مراقبہ کررہا ہے اور بے عرفان لوگ اس کی اس حالت سے بے خبر رہتے ہیں یہ مراقبہ تصور اسم ذات اللہ کے ھو سے حاصل ہوتا ہے۔ جس کو یہ ذکر و فکر و عرفان حق حاصل نہیں وہ دنیا مردار کا متلاشی و کلاب ہے جیسا کہ زمان نبوی ہے دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کہتے ہیں ایسے شخص کا دل شیطانی خطرات سے سیاہ ہوجاتا ہے اور وہ قرب حق سے محروم ہوجاتا ہے۔

وقت کے سو فقہا حیران

معتبر روایت ہے کہ جب سرکار غوث اعظمؓ کے وعظ و ارشاد کی شہرت عام ہوئی تو دور دور سے علم و معرفت کے شیدائی پروانہ وار آپ کی مجلس میں شریک ہونے لگے حتیٰ کہ وقت کے دوسرے مشہور و معروف واعظین کے وعظ و تقریر کی جانب سے لوگ بے اعتنائی برتنے لگے جس سے اکثر واعظوں کو اس کا بےحد ملال ہوا چنانچہ وقت کے سو فقہا جو علم فقہ میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے اس بات پر متفق ہوئے کہ علوم مختلفہ سے سخت سے سخت سو مسائل چن لئے جائیں اور ہر شخص ایک ایک مسئلہ بھرے مجمع میں آپ سے پوچھے چنانچہ انہوں نے ایک محفل غوثیہ میں آکر ایسا ہی کرنا چاہا کرنا مگر آپ نے پہلے ہی ہر ایک فقیہ کا سوال بھی بتایا اور اس سوال کے کئی جوابات بھی بیان کئے جو ان فقہاء کے خواب و خیال میں بھی نہ تھے (سیرت مذکورہ ص ۲۳۹)

Marfat.com

مردہ زندہ ہوا

اسرار الطالبین میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت غوث اعظم ایک محلہ سے گزرے اور آپ کی نظر ایک عیسائی اور ایک مسلمان پر پڑی جو کسی بات پر جھگڑ رہے تھے آپ نے جھگڑے کا سبب دریافت کیا مسلمان نے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے تھے تمہارے نبی نے کتنے زندہ کئے لہذا عیسیٰؑ افضل ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر میں مردے کو زندہ کردوں تو تم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ گے اس نے کہا کہ ہاں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک پرانی قبر دکھاؤ تاکہ اس کا مردہ زندہ کیا جائے اور تمہارے ہمارے نبی کی فضیلت معلوم ہو جائے اس نے آپ کو ایک پرانی قبر دکھائی آپ نے پوچھا کہ تمہارے نبی اس وقت کیا کہتے اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ آپ نے صاحب قبر کو مخاطب ہو کر کہا قُمْ بِاِذْنِیْ پس قبر پھٹ گئی اور مردہ گاتا ہوا قبر سے نکل آیا عیسائی آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہوا۔ (اسرار الطالبین، تفریح الخاطر)

ستر گھروں میں غوث پاک کا بیک وقت حاضر ہونا

ایک دفعہ رمضان شریف میں ستر عقیدت مندوں نے فرداً فرداً روزہ افطار کرنے کی غوث پاک کی دعوت دی جو آپ نے قبول فرمائی آپ نے ایک ہی وقت میں ان ستر عقیدت مندوں اور خود اپنے گھر میں بھی روزہ افطار کیا دوسرے روز ہر عقیدت مند نے حضور غوث پاکؓ کی اپنی گھر میں تشریف آوری اور افطاری کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا تو یہ خبر سارے بغداد میں پھیل گئی حضورؓ کے ایک خادم کو دل

Marfat.com

میں خیال آیا کہ غوث پاک نے اپنی ہی دولت خانہ پر روزہ افطار کیا تھا پھر یہ لوگ آپ کی بیک وقت افطاری کا تذکرہ کیئے کرتے ہیں۔ ہر دعوت دینے والے کو یہ علم نہ تھا کہ کسی دوسرے عقیدت مند نے اسی وقت دعوت دی ہے خادم نے واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں ان تمام کے ساتھ میں نے افطاری کی ہے (تفریح الخاطر ص ۳۸)

بارش کا تھم جانا اور آب دجلہ کا ہٹ جانا

شیخ عمر کیانی اور بزار وعدی بن ماذو وغیرہم نے ذکر یا کہ ایک دفعہ بارش شروع ہوئی سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعظ فرمارہے تھے اہل مجلس میں سے بعض لوگ تتر بتر ہو گئے آپ نے اپنا سر مبارک آسمان سے اٹھا کر کہا کہ میں تو جمع کرتا ہوں اور تو پراگندہ کرتا ہے تو مجلس پر بارش بند ہو گئی اور مدرسہ کے باہر بدستور ہوتی رہی اس طرح ایک سال دریائے دجلہ طغیانی پر آیا اور بغداد غرق ہونے لگا لوگ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فریاد کرنے آتے آپ نے عصا لیا اور دریا کے کنارے آئے اور پانی کی حد کے پاس عصا گاڑ کر فرمایا یہاں تک رہ تو پانی اسی وقت اتر گیا۔ (بہجتہ الاسرار ص ۷۵)

مرغی زندہ ہو گئی

بہجتہ الاسرار، مدارج النبوۃ و فتاویٰ حدیثیہ، کلام المبین وغیرہ میں مستند طور پر یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بڑھیا نے اپنے فرزند کو حضور سیدنا غوث اعظم کا معتقد

Marfat.com

پاکر آپ کے سپرد کیا تاکہ اسے تصوف کی تعلیم باطن فرمادیں آپ نے اسے ریاضت پر لگایا ایک مدت کے بعد جو وہ اپنے بچے کو دیکھنے آئی تو دیکھا کہ وہ جو کی روٹی کھا رہا ہے پھر وہ حضور غوث اعظم کی خدمت میں گئی تو دیکھا کہ سالم مرغی کی ہڈیاں برتن میں موجود ہیں جو آپ نے تناول فرمائی تھی بولی اے میرے سردار آپ تو مرغی اور میرا بچہ جو کی روٹی کھا رہا ہے آپ نے ان ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا قُومِی بِاِذْنِ اللهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ اس اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرمانے والا ہے معاً وہ مرغی زندہ ہو کر اٹھ کر بولنے لگی تب آپ نے فرمایا جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے تو جو مرضی ہو کھائے۔

آپ کے جسم پر مکھی کا نہ بیٹھنا:۔ محمد بن خضر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں تیرہ سال تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ نہ تو آپ کا رینٹھ نکلا اور نہ بلغم اور نہ کبھی آپ کے جسم پر مکھی بیٹھی۔

معلم کائنات کی زیارت:۔ حافظ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے الحاوی للفتاویٰ میں اور کئی دوسرے محدثین اور مفسرین اور عارفین نے بیان کیا ہے کہ جس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ارشاد و وعظ کا وقت آیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا اے میرے بچے تم وعظ کیوں نہیں کہتے آپ نے فرمایا کہ میں ایک عجمی شخص ہوں بغداد کے فصحاء بلغاء کے سامنے کیا

Marfat.com

وعظ کروں حضور انور صلی اللہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ افتح فاک کہ منہ کھول دو آپ نے منہ کھولا تو حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سات بوند لعاب مبارک کے غوث پاک کے منہ میں ڈال دیئے پھر ظہر کی نماز ہوئی تو آپ منبر پر بیٹھ گئے معاً دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور وہی الفاظ فرماتے جو حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرماتے تھے تو آپ نے وہی جواب دیا جو حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ بچہ افتح فاک منہ کھول دو آپ نے منہ کھول دیا تو آپ نے چھ بوند لعاب کے آپ کے منہ میں ڈال دیئے آپ نے عرض کیا کہ آپ نے سات بوند لعاب کیوں پورا نہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ادب سے پھر کیا تھا کہ آپ کے دل میں ایک بحر ذخار نے جوش مارا اور آپ نے وہ در معارف کو زبان درفشان سے نچھاور فرماتے کہ علماء ظاہر دنگ رہ گئے اور اولیاء زمان جو حاضر خدمت ہوتے تھے وہ اپنے اپنے داموں کو ان موتیوں سے بھر بھر کر لے جاتے اس سے یہ معلوم ہوا کہ ارشاد حق کے لیے بھی کسی صاحب حق کی اجازت ہونی ضروری ہے چونکہ تصوف کا معاملہ شریعت کے پہلو سے ہے اور باطنی علوم کو وہ جانتے ہیں جو باب مدینۃ العلم کے واسطہ سے مدینہ العلم تک پہنچے ہوں جس کو یہ بصیرت حاصل نہ ہو وہ باطنی علوم سے محروم رہ کر کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکتا اور خواہ مخواہ باطنی علوم سے انکار ہی کرے گا خواہ کتنے ہی حوض علمیہ میں غوطے لگا لے جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ تعالیٰ پر ظاہر بین کور باطن ملاؤں سے انکار کیا تھا حضور علیہ الصلواۃ والسلام ظاہری اور باطنی علوم کے عالم تھے۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کا کامل وار وہی ہو گا جو دونوں علوم سے بھر پور ہو اور جو ظاہر علم جانتا

Marfat.com

ہو اور باطنی سے ناواقف ہو مگر منکر نہ ہو نیم وارث ہے اور جو منکر علوم مصطفیٰ ہو وہ سب لاوارث ہی رہے گا۔ اور کامل وارث وہی ہے جو دونوں علوم سے واقف ہو۔

آواز کا یکساں پہنچنا

قلائد الجواہر میں ہے کہ آپ کی کرامات میں ایک یہ بھی تھی کہ باوجود اس کے کہ آپ کی مجلس وعظ میں لوگ بکثرت ہوا کرتے تھے لیکن آپ کی آواز دور و نزدیک سب کو یکساں پہنچا کرتی تھی نیز دوران وعظ میں حاضرین کو فضائے جو میں سے حس و حرکت کی آواز سنائی دیا کرتی تھی اور اکثر اوقات اوپر سے کسی کے گرنے کی آواز بھی معلوم ہوا کرتی تھی یہ لوگ رجال الغیب ہوتے تھے۔

سلب جذبات ارادہ

شیخ ابو صالح ویرجان الزکالی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیخ ابو مدین رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بغداد جاؤ اور حضرت غوث اعظمؒ کی خدمت میں رہ کر تعلیم فقر حاصل کرو۔ چنانچہ میں شیاخ کے حسب الحکم بغداد آیا جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سب سے زیادہ مہیب پایا آپ نے مجھے اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر بیس روز تک بٹھلایا اس کے بعد ایک روز آپ نے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ صالح! اس طرف دیکھو، میں نے اس طرف دیکھا تو مجھے قبلہ نظر آیا پھر آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا دیکھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ کعبہ شریف پھر آپ نے مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس طرف کیا دیکھا تو مجھے اپنے شیخ

Marfat.com

ابو مدین نظر آتے آپ نے فرمایا کیوں کیا دیکھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ اپنے شیخ ابو مدین، پھر آپ نے فرمایا کہ کیوں کہاں جاؤ گے کعبہ شریف کی طرف یا اپنے شیخ کی طرف میں نے عرض کہ اپنے شیخ کی طرف پھر آپ نے فرمایا اچھا ایک قدم میں جانا چاہتے ہو یا جس طرح سے کم تم آتے تھے میں نے عرض کیا جس طرح سے کہ میں آیا تھا فرمایا اچھا ایسا ہی ہو گا پھر آپ نے فرمایا کہ صالح تم فقر کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اس کی سیڑھی پر نہ چڑھ سکو اور اس کی سیڑھی توحید ہے اور توحید کا دارو مدار اس پر ہے کہ تمام آثار حادثہ کو اپنی نظر سے مٹا دو گے میں نے عرض کیا کہ حضرت پھر آپ نے توجہ فرما کر ایسا کر دیجئے آپ نے ایک نظر میری طرف دیکھا تو میرے دل سے میرے تمام جذبات ارادہ اس طرح جدا ہو گئے جس طرح رات دن سے جدا ہوتی ہے (قلائد الجواہر) یہ چند کرامات بطور نمونہ قارئین کرام کے اِزداد ایمان کے پیش نظر تحریر کی ہیں امید ہے کہ اس سے قارئین کے دلوں کو سکون اور اطمینان قلب حاصل ہو گا۔

Marfat.com

کشف و کرامت کے متعلق معذرت آمیز اور مدافعانہ طرز عمل

مندرجہ بالا عنوان کے تحت محترم سید محمد فاروق القادری ایم اے انتہائی بصیرت افروز انداز میں اپنے علم و عرفان حق اور تحقیق انیق کا خلاصہ درج ذیل مضمون میں قلم بند کرتے ہیں۔ اہل عقل و دانش اور طالبان حق کے لئے من و عن مکمل طور پر درج کیا جاتا ہے۔ فاروق القادری صاحب رقم طراز ہیں کہ "کشف و کرامات کا نام آتے ہی بعض لوگ یوں چونک اٹھتے ہیں کہ جیسے کسی نے بے خبری میں ان کی ہتھیلی پر انگارہ رکھ دیا ہو۔ یہ دراصل ذہنی اور فکری طور پر اس مرعوبیت کا اثر ہے جو انگریز کے دور غلامی میں ہم نے قبول کی۔

انسان کیا ہے؟ اس میں کتنے جہان آباد ہیں؟ اس کی ظاہری و مخفی قوتیں اپنے اندر کس قدر وسعتیں رکھتی ہیں کیا یہ شاہکار قدرت ہڈیوں کے مالے اور گوشت کے لوتھڑے کے سوا کچھ اور بھی ہے یا نہیں؟ یہ وہ سوال ہیں جن کے بارے میں سائنس اس قدر ترقی کر جانے کے باوجود ایک شمہ کی روزن کشائی بھی نہیں کر سکی کیا انسان کی ظاہری و باطنی قوتوں اور اس میں پوشیدہ خزانوں کی ہم اچھی طرح نقاب کشائی کر چکے ہیں کوئی بھی باہوش آدمی ایک لمحے کے لئے یہ بات قبول کرنے کے لئے تیار نہیں پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ایک ایسے امر میں جو تمام مذاہب اور اقوام کا مشترک سرمایہ ہے ہم اتنے ذکی الحس اور مرعوبیت کا شکار ہو گئے ہیں۔ عین امکان ہے کہ کل کلاں دوسرے کئی مسائل کی طرح ہماری سائنس اور جدید ٹیکنالوجی مشاہداتی طور پر ان

Marfat.com

چیزوں کی تصدیق کردے۔ جنہیں ہم کشف و کرامت کا نام دیتے ہیں۔
آخر آج سے دو سو سال پہلے ہزار میل کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھنا اور اس سے گفتگو کرنا یا ہوا پر اڑنا بھی محیر العقول کرامت ہی تھی نہ مگر آج وہی کرامت سائنس نے حقیقت کے روپ میں ظاہر کردی ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ حیرت انگیز اور محیر العقول دعوے کرنے والے خدا ترس نیک اور متقی انسان عقلی، فکری اور سائنسی اعتبار سے ہم سے کئی سو یا ہزار سال آگے ہیں۔
ہم ان کی باتوں کو دیوانے کا خواب اس لئے کہتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ آج ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون اور وائرلیس کو حقیقت اور کرامت یا معجزے پر ناک بھوں چڑھانے والے حضرات اس بات سے کیوں صرف نظر کرلیتے ہیں کہ یہ چیزیں انسانی دماغ کی ایجاد ہیں اور ممکن ہے کہ بعض دل اور دماغ ایسے ہیں جو ان آلات کی مدد کے بغیر اپنے خصوصی جوہر اور فطری استعداد کی بنا۔ پر ریڈیو ٹیلی ویژن اور وائرلیس کا کام کرتے ہیں آخر اس میں عقلی استحالہ کیا ہے؟
دنیا میں ترقی کے جو مظاہر دیکھنے میں آرہے ہیں وہ انسانی دماغوں کا نتیجہ ہیں لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کے دماغ گنے چنے اور محدود ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ دماغ اپنی پرواز میں ان سے بھی آگے ہوں۔ معجزہ اور کرامت کے سلسلے میں برصغیر کے مسلمانوں میں جو معذرت خواہانہ طرز عمل پیدا ہوا ہے یہ سرسید تحریک کا نتیجہ ہے غلام قوم نفسیاتی طور پر اپنے آپ کو آقا اور حکم کی ہر معاملے میں وفادار، خیر خواہ اور ہم خیال ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
ہندوستان پر انگریزی تسلط اور مستشرقین کے اعتراضات کو ایک ہی تناظر میں دیکھا

Marfat.com

جائے تو اس محکومی کی حالت میں ہمارے کچھ زعمانے اسلامی عقائد روایات اور چودہ سو سال تہذیبی ورثے کی اس طرح مرمت کی کہ اسے مُثلہ کر کے رکھ دیا پھر یہی نہیں بلکہ اپنے ان نظریات کو تحریک بنا کر پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔

سرسید تحریک کے بارے میں معروف شاعر جناب جوش ملیح آبادی نے کتنے پتے کی بات کہی ہے ان کا بیان ہے

"(۱) دراصل علی گڑھ تحریک اٹھائی ہی گئی تھی اس غرض سے کہ مسلمانوں کو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے بے تعلق ثابت کر کے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی جائے کہ مسلمانوں کا دل حب وطن کی سی ذلیل چیز سے قطعی آلودہ نہیں ہے

(۲) مسلمانوں کو پیٹ پالنے کی خاطر فقط اس قدر تعلیم دی جائے کہ وہ بابو یا ڈپٹی کلکٹر بن کر بڑا بابو بن سکے (۳) اپنی زبان کو فراموش کر کے انگریزی میں اس قدر غرق ہو جائے کہ وہ انگریزی میں سوچے اور انگریزی میں خواب دیکھے۔ (۴) وہ مغربیت اختیار کر کے مشرق سے اس قدر بیزار ہو جائے کہ اپنی معاشرت، اپنی زبان، اپنے رب، اپنی روایات اپنی ثقافتی وراثت کو ذلیل یہاں تک کہ اپنے باپ دادا کو احمق سمجھنے لگے۔

(۵) اور اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ حکومت برطانیہ کو دوام حاصل ہو جائے اس میں کوئی شک نہیں کہ میزان روزگار کی کارفرمائی کی بدولت اس شر سے خیر اور اس نقصان سے کچھ فائدے کے پہلو بھی نکل آئے لیکن جب آخری حساب کتاب کے میزان کل کی نوبت[۱] تو پتہ چلا کہ اس کاروبار میں نفع بہت کم اور گھاٹا زیادہ ہوا اور قلیل سود کا کثیر زیاں اٹھانا کرتے ہوتے ہے۔

سرسید مکتب فکر کے لوگوں، بالخصوص مولانا شبلی نعمانی نے ان نظریات کو آگے

Marfat.com

بڑھایا اور انہوں نے اپنے علمی کام کی ساری بنیاد انہی نظریات پر کھڑی کی مگر لاشعوری طور پر اس سے ہمارے علماء کا بھی ایک طبقہ متاثر ہوا ہے جنہیں ہم جدید معنوں میں قدرے جدت پسند کہہ سکتے ہیں۔

علماء کے طبقے کی مجبوری یہ ہے کہ انگریزی تسلط کے بعد معاشی اور معاشرتی اعتبار سے اسے کوئی حیثیت حاصل نہیں رہی انگریز اسے دشمن نمبر ایک سمجھتا رہا تو اس کے جانشین شاہ سے بھی زیادہ شاہ کے وفادار نکلے انہوں نے علماء کا درجہ شودروں سے زیادہ باقی نہیں رہا مگر صد آفرین ہے اس قوم پر کہ اس نے اسلامی علوم کی حفاظت اور مساجد کی آبادی کے ساتھ حریت فکر، تقویٰ طہارت اور خدا ترسی اور للہیت کے جذبات کو ہر دور میں بدستور گلے لگائے رکھا۔ تاہم نفسیاتی طور پر حکمران اور جدید وسائل کے حامل اور معاشی و معاشرتی اعتبار سے برتر طبقے سے متاثر ہونا فطری امر ہے اور یہ طبقہ تو وہی چلا آرہا ہے جو فکری، عملی، اعتقادی اور ظاہری طور پر انگریز بہادر کا جانشین ہے یہ تاثر قبول کر لینے کا نتیجہ ہے کہ ہمارے علماء کا ایک طبقہ معجزات اور کرامات کے بارے میں گریز اور فرار کی پالیسی اختیار کرنے لگا ہے۔

ایک سچے مسلمان کے عقیدے میں اسلام آخری اور مکمل دین ہے۔ اس کی تشریح و تعبیر آنحضورؐ، صحابہ کرام اور سلف صالحین سے ہمارے پاس محفوظ ہے۔ سائنس نے اتنی ترقی کے باوجود ہمارے دین کی کسی بات کو دو اور دو چار کی طرح غلط ثابت نہیں کیا اور نہ وہ ہمارے عقیدے کے مطابق ایسا کر سکتی ہے اگر کسی دور میں کچھ لوگ اپنے فہم کے مطابق دین کی کئی باتوں کو غیر عقلی یا غلط ثابت کرنے لگیں تو ہمیں ان کی فہم و فراست کی بجائے چودہ سو سالہ ابنائے اسلام کی فہم و فراست پر اعتماد کرنا

Marfat.com

چاہیئے۔ ہوسکتا ہے ان حضرات کی جو باتیں ہمیں آج انتہائی دلکش، موذون، سائنٹیفک اور علمی نظر آرہی ہیں کل وہ بالکل غلط، جاہلانہ اور غیر مہذب قرار پاجائیں۔

دنیا کے بڑے بڑے نظریات کی تاریخ کو آخر آپ سامنے کیوں نہیں رکھ لیتے پھر یہ بھی تو دیکھ لیجئے اگر ہم اپنی تاریخ روایات اور عقائد کو ایک ایک کرکے مُثلہ کرتے جائیں تو ہمارے پاس کیا بچے گا؟ مولانا روم علیہ رحمت نے غالباً اسی صورت حال کے بارے میں ہی مشہور حکایت لکھی ہے

کہ اہل قزوین میں سے ایک شخص اپنے جسم پر شیر کی تصویر گدوانے کے لئے گیا ان کے ہاں یہ رواج عام تھا۔ حجام نے سوئی چبھوئی تو اس نے پوچھا شیر کا کون سا حصہ گود رہے ہو؟ اس نے کہا دم بنا رہا ہوں وہ بولا دم کے بغیر بھی تو شیر ہوتے ہیں دم نہ بناؤ، اس نے دوبارہ سوئی چبھوئی تو پوچھنے لگا کیا بنا رہے ہو؟ حجام نے جواب دیا کان وہ بولا کانوں کے بغیر زیادہ مہیب معلوم ہو گا۔ کان چھوڑ دو حجام نے تیسری مرتبہ سوئی لگائی تو پوچھا اب کیا بناتے ہو حجام بولا شیر کا پیٹ بنا رہا ہوں اس نے کہا کہ اگر شیر بغیر پیٹ کے بن جائے تو کیا حرج ہے؟ حجام نے عاجز آکر سوئی ایک طرف پھینک دی اور کہا پھر شیر بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

الغرض اسی طرح ہمارے عقائد اور تہذیبی ورثہ کا جو حشر ہو گا وہ تو سب کے سامنے ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے آباؤ اجداد کے متعلق بھی آپ کو اپنی رائے بدلنا پڑے گی۔

یوں تو آپ اس بارے میں اتنے ذکی الحس ہیں کہ اپنے آباؤ اجداد جیسا کسی کو سمجھتے نہیں

Marfat.com

ان کی کتابیں اور علم و حکمت کے موتی دیکھ کر آپ کے دل سی پارہ ہونے لگتے ہیں مگر یہاں آکر آپ یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ ہمارے آباء احمق تھے، بے وقوف تھے جاہل اور کم علم تھے غیر ضروری خوش عقیدگی اور خوش فہمی کا شکار تھے شخصیتوں کے بارے میں انہوں نے انتہائی غلط اور مافوق الانسان تصورات اپنا لئے تھے اور اس پر سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں کتابیں لکھ دی تھیں لیکن ہم عقل مند، مہذب، معقول اور پڑھے لکھے لوگ ہیں اس لئے ان کے ان غیر معقول نظریات کو غلط قرار دے کر ان کی ایسی کتابوں کو دریا برد کر رہے ہیں تو جناب من! یہ بات کوئی انتہائی ناخلف اولاد ہی اپنے آباء کے بارے میں کہہ سکتی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خود مسلمانوں میں یونانی افکار، معتزلہ اور اخوان الصفاء کے نظریات گرد و غبار کی طرح بیٹھ گئے اور انہیں اعتراف کرنا پڑا۔

"اگر یہ بات تم سے کوئی محدث کہہ دیتا تو تم کہتے کہ اس ظاہر پرست اور حد ثنا اور اخبرنا میں گم رہنے والے کو علم کلام اور تمام علوم عقلیہ میں علم و نظر کا وہ درجہ حاصل کیا جو متکلمین کا منتہی درجہ ہو سکتا ہے تاہم آخر میں یہی معلوم ہوا کہ یہ راہ (عقلیات پر انحصار) حقیقت تک پہنچنے کے لئے بالکل بند ہے۔" (امام غزالی بحوالہ تذکرۃ مولانا ابوالکلام آزاد ص ۲۲۹)

امام غزالی کے بعد امام رازی کی رائے بھی سن لیجئے "میں نے علم کلام و فلسفہ کے تمام طریقوں کو خوب دیکھا بھالا لیکن آخر میں یہی ثابت ہوا کہ نہ تو یقین کے دکھ کا یہاں علاج ہے اور نہ شک کے اضطراب کے لئے یہاں چین، بہتر و اقرب طریقہ قرآن کا ہے۔"

Marfat.com

قرآن مجید میں ایک نہیں، بیسیوں ایسے واقعات ہیں جنہیں کرامت، خرق عادت اور معجزہ کہا جاتا ہے۔ اصحاب کہف کا قصہ، سلیمان علیہ السلام کے دربار میں وَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ کا واقعہ اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ والا واقعہ۔ حضرت مریمؑ کا قصہ، انبیائے کرام علیہم السلام میں سے حضرت ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ و دیگر انبیاء کرام کے واقعات شاہد و ناطق ہیں۔

کرامات اور معجزے کے لفظ سے بدکنے والے حضرات ان کی جو تاویلیں کرتے ہیں اور جس طرح توجیہہ القول بمالا یرضی بہ قائلہ کے مرتکب ہوتے ہیں اسے پڑھ کر بیساختہ حضرت اقبالؒ کے یہ شعر یاد آتے ہیں۔

دین بر صوفی و ملا سلامے
کہ پیغام خدا گفتند مارا
و لیکن تاویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبریل و مصطفی را

احادیث نبویہ کا نام میں نے جان بوجھ کر نہیں لیا کیونکہ ان سے یہ حضرات اس طرح جان چھڑا لیتے ہیں کہ یہ حجت نہیں تاریخی دفاتر ہیں، یا یہ حدیث خلاف قرآن ہے وغیرہ۔

مرحوم سرسید کے علاوہ ہمیں مولانا اسلم جیراج پوری، علامہ تمنا عمادی اور جناب غلام احمد پرویز کے افکار و نظریات کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے بالخصوص پرویز صاحب کی تصانیف اور درس قرآن سے نسبتاً زیادہ استفادے کا موقع ملا ہے مگر افسوس کہ اس بارے میں ہمیں ان کے خیالات مطمئن نہیں کر سکے۔

Marfat.com

اس بارے میں پرویز صاحب قرآن مجید کی بالکل نئی تعبیر پیش کرتے ہیں اگرچہ اس کی داغ بیل سرسید ڈال چکے تھے مگر مدلل طریقے پر اسے پیش کرنے کا سہرا پرویز صاحب کے سر ہے ان کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ شخصیات کے بجائے یہ دیکھو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو مان لو چاہے ساری دنیا کے علماء فقراء اور بزرگ اس کے مخالف کیوں نہ ہوں اگر وہ غلط ہے تو نہ مانو۔ ایک حد تک بات ٹھیک اور درست ہے مگر اس میں حسین فریب اور بڑا مغالطہ ہے اور وہ یہ کہ چودہ سو سالہ عرصے کے علماء و مفسرین سے پرویز صاحب جو حق سلب کرتے ہیں وہ خود اپنے لئے کیوں جائز ٹھہراتے ہیں؟ اس کے جواب میں وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ میں صحیح ہوں اور وہ غلط پہلے تو یہ فیصلہ بھی انتہائی خطرناک اور نازک ہے کہ اس طویل عرصے میں اسلام کو کسی نے صحیح نہیں سمجھا اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام اپنے مشن میں قطعی فیل ہے۔

بالغرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پرویز صاحب کی تعبیر و تشریح درست ہے تو اس کے لئے معقول دلیل آخر کیا ہے؟ یہی نا کہ بظاہر پرویز صاحب کی بات درست ہے تو اس طرح تو اسلام میں جتنے فرقے اور نظریات ہیں وہ سب اپنے آپ کو درست اور صحیح کہتے ہیں اگر کسی فرقے، جماعت یا افرد کو کسی مقام پر مجبور ہو جائے کہ وہ غلط ہے تو شاید ایک لمحے کے لئے بھی اپنا موقف پر رہنا گوارا نہ کرے۔ پھر آخر یہ حقوق چودہ سو برس بعد پیدا ہونے والے ایک شخص کو کس طرح دیئے جاسکتے ہیں کہ وہ اپنی ہر بات کو صحیح، جائز، درست اور معیار حق و صداقت قرار دیتا جائے اور چودہ سو سال کے مفسرین اور علماء کو غلط سمجھ لے اس سے تو پھر حضرت اقبال ہی کا نسخہ اچھا ہے کہ

Marfat.com

ز اجتہاد عالمان کم نظر　　　اقتداء بر افتگاں محفوظ تر

جو شخص ہزاروں لاکھوں علماء و مفسرین سے یہ حق چھین لیتا ہے کہ لوگ قرآن سمجھنے کے لئے ان کی طرف رجوع کریں وہ ان سب سے الگ اپنی راہ اختیار کر کے آخر کس استحقاق کی بنیاد پر لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ قرآن سمجھنا ہے تو مجھ سے سمجھو!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور کتاب انفاس العارفین کا ترجمہ شروع شروع میں نکلا تو طلوع اسلام میں اس پر طویل تنقیدی تبصرہ کیا گیا تھا اس پر میں نے پرویز صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا تھا کہ ہندوستان کی سرزمین کو جن چند ایک بڑے مسلمانوں پر فخر حاصل ہے ان میں شاہ ولی اللہ دہلوی، مجدد الف ثانی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہم اللہ علیہم علمی اعتبار سے سرفہرست ہیں یہ تینوں حضرات نہ صرف کرامات کے قائل بلکہ عینی شاہد اور کرامات کی کتابوں کے مصنف ہیں ملاحظہ ہوں انفاس العارفین فیوض الحرمین، اخبار الاخیار وغیرہ پھر کیا ارشاد ہے جناب والا کا ان کے بارے میں اس پر انہوں نے مجھے لکھا کہ شخصیات سے میری بحث نہیں میرے نزدیک حجت قرآن مجید ہے (جیسے وہ خود اس کی تشریح سمجھتے ہیں)

میں نے دوبارہ قرآن مجید کے چند ایسے واقعات کی طرف انہیں توجہ دلائی جو شروع سے لے کر آج تک تمام مفسرین کے نزدیک کرامات یا خرق عادات سے متعلق ہیں اور وہ بالکل سیدھی سادھی عبارات میں بیان ہوتے جسے معمولی عربی دان بھی سمجھ سکتا۔ مجھے اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ آپ نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں اس پر میں

Marfat.com

اپنے طور پر خوش ہوا کہ چلئے اگر میں نہیں سمجھا تو اس میں اکیلا مجرم تو نہیں چودہ سو سالہ تاریخ کے تمام مسلمان علماء۔ اور مفسرین بھی میرے شریک جرم ہیں۔

اس خط میں ان کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی کہ آغاز اسلام سے لے کر موجودہ دور تک پورے عالم اسلام میں سے صرف پانچ ایسے انسان بتاتے جنہوں نے دین کو صحیح طور پر سمجھا ہو اور جن کی دین فہمی اور فراست پر ہم آنکھیں بند کر کے اعتبار کرلیں ضروری نہیں کہ یہ پانچ افراد علماء میں سے ہوں ملت اسلامیہ کے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔

مگر اس سوال کا جواب گول کر دیا گیا سو گزارش ہے کہ اس قدر مرعوبیت، احساس کمتری اور آباؤ اجداد پر بے اعتمادی کی آخر ضرورت ہی کیا پیش آگئی سیدھی اور دو ٹوک بات کہہ دی جاتے کہ سرے سے مذہب کا وجود ہی جدید دنیا میں غیر ضروری اور ناقابل عمل ہے تاکہ معاملہ صاف ہو ورنہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ قرآن مجید میں ایسے واقعات آئیں تو لغت کی کتابوں اور دور دراز تاویلات اور غیر ضروری بحثوں کا سہارا لیا جاتے اور اگر یہی واقعات دوسرے ذرائع سے سامنے آجاتیں تو انہیں خرافات کا نام دے کر دریا برد کر دینے کا حکم دے دیا جاتے۔

کہا جاتا ہے کہ مسلمان قوم علماء و مشائخ کے بڑے بڑے القابات سے متاثر ہو جاتی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر امام غزالی، فخر الدین رازی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مجدد الف ثانی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے دین کو صحیح معنوں میں نہیں سمجھا تو پھر قیامت تک سمجھنے والا کوئی پیدا ہو ہی نہیں سکتا پھر یہ ایک ایسا معمہ ہے جو سمجھنے کا نہ سمجھانے کا اور اسی طرح حضرت امام ابو حنیفہ امام شافعی، حضرت شیخ عبد القادر

Marfat.com

جیلانی، شہاب الدین سہروردی اور خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ عنہم ایسے کروڑوں باخدا انسان اگر اسوہ رسول کی تصویر نہیں تھے تو شاید یہ دھرتی ان سے بہتر انسانوں کا منہ نہ دیکھ سکے۔

اس ساری تمہید کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی عقائد، احکام اور نظام عبادات کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنے چودہ سو سالہ تہذیبی ورثے اور تعامل امت کو پیش نظر رکھنا ہو گا موجودہ حالات کے مطابق قرآن مجید کی تشریح کا مطلب یہ نہ ہونا چاہیے۔

خود تو بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

روحانی مدارج اور مقامات کے انکار کے سلسلے میں وہابی علماء نے بھی خاصی سرگرمی دکھائی ہے جس کے اثرات علماء دیوبند پر بھی پڑے ہیں اور وہ قولاً نہیں تو عملاً ان کے ہمنوا بن گئے ہیں وہابی تحریک سرے سے تصوف کے خلاف ہے۔

خیال رہے کہ جہاں ہم تصوف کا لفظ بولتے ہیں اس سے ہماری مراد حقیقی اسلامی تصوف ہے رسوم و رواج یا بدعات کو تصوف کہنا سمجھنا خود بدعت ہے۔ ہمارے نزدیک اگر مشائخ اور صوفیائے کرام کے کارنامے اسلامی تاریخ میں موجود نہ ہوتے تو اسلام محض ایک سیاسی پروگرام بن کر رہ جاتا اور کیا عجب ہے کہ سیاسی اقتدار کے خاتمے پر۔ جگہ سے مسلمانوں کو اسپین کی طرح اپنا بوریا بستر لپیٹنا پڑتا۔

اگر اخلاص اور تزکیہ نفس کے ذریعے لوگوں میں ایمانی حرارت، محبت خدمت خلق اور خدا ترسی کے جذبات نہ پیدا کئے جاتے تو اسلام کب سے اپنی کشش کھو چکا ہوتا ہمیں ان علماء پر حیرت ہے کہ جو صدیوں سے اپنے ہاں بطور عقیدہ مدارس میں کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ پڑھاتے چلے آرہے ہیں مگر تحریک مرعوبیت نے اس پر ان کا یقین

Marfat.com

متزلزل کر دیا ہے۔

عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی جو تمام دینی مدارس میں عرصہ دراز سے پڑھائی جاتی ہے کرامت کے بارے میں یہ عقیدہ بیان کرتی ہے

و کرامات الاولیاء حق والولی هو العارف بالله و صفاته حسب ما یکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماک فی اللذات و الشهوات و کرامۃ ظهور امر خارق للعادۃ من قبله والدلیل علی حقیقه الکرامۃ ما تواتر من کثیر من الصحابۃ و من بعدهم بحیث لا یمکن انکاره خصوصا الا من المشترک وان کانت التفاصیل احاد و ایضا الکتب ناطق بظهورها من مریم و من صاحب سلیمان و بعد ثبوت الوقوع لا حاجت الی اثبات الجواز فتظهر الکرامۃ علی طریق نقض العادۃ للولی من قطع المسافۃ البعیدۃ فی المدۃ القلیلۃ کاتیان صاحب سلیمان وهو اصف بن برخیا علی الاشهر بعرش بلقیس قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافۃ و ظهور الطعام و الشراب و اللباس عند الحاجۃ کما فی خق مریم فانه کلما دخل علیها ذکریا المحراب و جد عندها رزقا قال یمریم انی لک هذ قالت هو من عند الله والمشی علی الماء کما نقل عن کثیر

من الاولیاء والطیران فی الهوا کما نقل عن جعفر بن ابی طالب و لقمان السرخی و غیرهما و کلام الجماد و الجماء اما کلام الجماد فکما روی انه کان بین سلیمان و ابی الدرداء قصعۃ فسجت فسمعها تسبیحا و اما کلام العجماء کتکلم الکلب لا صحاب الکهف و کما روی ان النبی صلی الله علیه وسلم

Marfat.com

قال بینما رجل بسوق بقرة قد حمل علیہا اذا التفت البقرة الیہ قالت انی لم اخلق لہذا و انما خلقت للحرس فقال الناس سبحان اللہ تتکلم البقرة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امنت بہذا اندفاع المتوجہ من البلاء و کفایت الہم عن الاعداء و غیر ذلک من الاشیاء مثل رویۃ عمر وہو علی المنبر فی المدینۃ جیشۃ بنہاوند حتی قال لامیر جیشہ یا ساریت الجبل الجبل تحذیر الہ من وراء الجبل لمکر العدو ہناک و سماع ساریتہ کلمۃ مع بعد المسافتہ و کشرب خالد اسم من غیر تضرن بہ و کجریان النیل مکتب عمر امثال ہذا اکثر من ان یحصی -

کرامات اولیاء حق ہیں اور ولی وہ ہے جو ذات و صفات الہی کا عارف، امکانی حد تک طاعت الہی کا پابند، گناہوں سے مجتنب، شہوات و لذات سے روگرداں ہو اور وہ کرامت اس کی طرف سے کسی خرق عادت واقعے کے ظہور کو کہتے ہیں کرامت کے حق ہونے کی دلیل صحابہ کرام اور ان کے بعد کے بزرگوں سے وہ متواتر واقعات ہیں جن کا انکار ممکن نہیں، خصوصاً ایسے امور جو مشترک پاتے جاتے ہیں اگرچہ ان کی تفصیل خبر واحد کے ذریعے پہنچی ہے اور قرآن مجید بھی کرامت کے ظہور پر ناطق و شاہد ہے، جیسے حضرت مریم کا واقعہ اور سلیمان علیہ السلام کے صحابی کا واقعہ، کرامات کے وقوع کے ثبوت کے بعد ان کے جواز کی بحث بے فائدہ ہے، کرامت ولی سے خرق عادت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے جیسے معمولی وقت میں لمبی مسافت طے کر لینا اور اس کی مثال آصف بن برخیا کا دور دراز مسافت سے پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس لانا ہے اور جیسے ضرورت کے وقت طعام، پانی اور لباس منگوا لینا، جیسے

Marfat.com

بی بی مریم کہ جب حضرت ذکریا محراب میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے ان کے پاس کھانے کی چیزیں دیکھیں تو پوچھا یہ تمہارے پاس کہاں سے آتیں؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کی طرف سے اور جیسے پانی پر چلنا، چنانچہ بے شمار اولیاء سے منقول ہے اور ہوا میں اڑنا جیسے جعفر بن ابی طالب اور لقمان سرخسی کے بارے میں بتایا گیا ہے جیسے بے زبان چیزوں اور بے زبان جانوروں کا بولنا۔ بے جان چیزوں کے بولنے کے متعلق سلمان فارسی اور ابو الدرداء سے روایت ہے کہ ان کے سامنے پیالے سے تسبیح پڑھنے کی آواز آئی اور انہوں نے سنی اور بے زبان جانوروں کے بارے میں وہ روایت ہے کہ ایک شخص بیل پر بار لادے ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گزرا بیل نے سرکار دو عالم کی طرف رخ کر کے کہا کہیں اس لئے پیدا نہیں ہوا، میں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ سبحان اللہ بیل بول رہا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا اس پر ایمان ہے اور جیسے مصیبتیں ہٹا دینا یا دشمن سے بچا لینا وغیرہ اس کی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ کے منبر پر نہاوند میں اپنے لشکر کو دیکھنا اور امیر لشکر کو اے ساریہ! پہاڑ، پہاڑ پکار کر پہاڑ کے پیچھے سے چھپ کر دشمن کے حملے سے خبردار کرنا ہے اور اسی طرح ساریہ کا اتنی دور سے یہ آواز سن لینا یا حضرت خالد کا بغیر کسی نقصان کے زہر پی لینا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خط سے دریائے نیل کا جاری ہو جانا، ایسے اتنے واقعات ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

اسی طرح حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ "فقہ الاکبر" اور ملا علی قاری نے اس کی شرح میں کرامات اور معجزات کے وقوع اور جواز پر طویل بحث کی

Marfat.com

ہے امام غزالی جن کے علم و فضل کو یورپ والے ہم سے زیادہ مانتے ہیں، لکھتے ہیں:

کنکریوں کا تسبیح پڑھنا، عصا کا سانپ بن جانا، جانوروں کا کلام کرنا اور اس قسم کے جو واقعات منقول ہیں ان کی تین قسمیں ہیں حسی، خیالی اور عقلی (حسی طور پر ان چیزوں کے واقع ہونے کے امکان کے دلائل میں فرماتے ہیں) جو خدا نطفہ سے آدمی اور مادہ سے جاندار پیدا کر سکتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ سنگریزے میں جان ڈال دے اور حیوان کو قوت گویائی دے دے، تمام اجسام متماثل ہیں اس لیے ایک جسم میں جو باتیں پائی جاتی ہیں وہ ہر ایک جسم میں پائی جا سکتی ہیں گو بالفعل نہ پائی جائیں، آفتاب ایک مدت میں ایک چیز کو گرم کر سکتا ہے، آگ فوراً کر سکتی ہے اس لیے یہ ممکن ہے کہ جو امور بتدریج وقوع میں آتے ہیں پیغمبر کی تاثیر سے فوراً وقوع میں آئیں (اس پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں) تینوں اقسام حسی، خیالی اور عقلی پر ایمان لانا واجب ہے۔

اگر کسی زمانے میں علماء، فضلاء اور اسلامی مفکرین ان باتوں کے قائل اور قرآن و سنت میں ان کے واضح سنت موجود ہونے کے حق میں تھے اور آج ہماری بصیرت علمی ترقی یا مشاہداتی بصارت ان کا انکار کرتی ہے تو ہمیں مکھی پر مکھی مارنے کی بجائے اس عقیدے کو اپنی عقائد کی کتابوں سے خارج کر دینا چاہیے۔

اچھے اچھے پڑھے لوگوں کو ہم نے دیکھا کہ وہ کرامت یا معجزے کا نام آتے ہی بات کو نامعقولیت کی سند عطا کر دیتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں آج تک یہ بات نہیں آسکی ہے کہ ایک ان دیکھی ہستی خدا کو تمام اختیارات کا مالک اور ہر چیز کا خالق تسلیم کر لینے کے بعد آخر اس کی قدرت اور اختیار کے کسی شخص سے معمولی اظہار کے

Marfat.com

انکار کا جواز ہی کیا باقی رہ جاتا ہے۔ میرے ناقص خیال میں کرامت اور معجزہ وغیرہ کی نسبت ذات خداوندی کا عقلی طور پر ثبوت کہیں زیادہ مشکل ہے اس کے تسلیم کرلینے کے بعد ہمارے پاس وہ بنیاد فراہم ہو جاتی ہے جس پر ہم ساری عمارت تعمیر کرسکتے ہیں۔

کرامت اور معجزہ وغیرہ نسبتاً چھوٹی چیزوں کے مقابلے میں بدرجہا مشکل اور عقل انسانی سے ماوری ہستی کا تو ہم اقرار کرتے ہیں مگر یہاں پر ہمیں لادین قوموں اور ملحد مستشرقین سے آنکھ ملانے کا مسئلہ یاد آجاتا ہے اور ہم اپنے طور پر سوچنے لگتے ہیں کہ کیا کہیں گے یہ مہذب (ہمارے خیال میں) لوگ کہ ہم ایسی غیر عقلی ان دیکھی اور محیر العقول باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

آخر اس وقت ہمیں یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ یہ ساری باتیں اس ذات خداوندی کے لئے انتہائی معمولی اور حقیر ہیں جس کے قبضہ، قدرت، اختیار اور صفت خالقیت کی لامتناہیوں کو ہم پہلے سے تسلیم کرتے ہیں ہمارا عقیدہ تو بقول مولانا روم رح یہ ہے

نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند
فی الحقیقت از دم نائی کند

ہمیں یہ بات تسلیم ہے کہ جاہل عظمین اور قصہ گو حضرات نے بزرگان دین اور مشائخ کی طرف بعض ایسی حکایات منسوب کر رکھی ہیں جن سے کتاب و سنت کی بنیادیں منہدم ہو جاتی ہیں اور جو ہمارے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں مگر خیال رہے کہ یہ سب کچھ زیب داستاں کے لئے کیا گیا ہے اس کی وجہ سے ہم حقائق کا انکار نہیں کرسکتے۔

اس صورتحال حال سے نمٹنے کے لئے ہمارے پاس محدثین کا وہ آب زر سے لکھنے

Marfat.com

والا فارمولا موجود ہے جسے نام نہاد محققین ایجاد بندہ سمجھ کر احادیث پر طبع آزمائی شروع کر دیتے ہیں اور وہ یہ کہ ہر وہ حدیث جو قرآن کے خلاف ہو نامقبول ہے ہم ان الفاظ میں ذرا وسعت کر لیتے ہیں کہ ہر وہ نظریہ فکر اور واقعہ جو خلاف قرآن ہے غلط، مردود اور فرضی ہے۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ایک حدیث امام بخاری، امام مسلم، تمام شارحین حدیث اور علمائے امت کو قرآن کے خلاف نظر نہیں آتی مگر ٹھیک وہی حدیث سرسید، مولانا جیراج پوری اور جناب غلام احمد پرویز کی نگاہ میں سراسر قرآن کے خلاف ہے تو اس کا فیصلہ کون کرے؟

سو اس کا فیصلہ بھی آسان ہے جس شخص کو بخاری مسلم اور ان جیسے لاکھوں فضلاء، علماء کے تفقہ، مہارت، دیانت اور تقویٰ پر اعتماد ہے وہ ان کی بات مانے اور جو شخص سرسید احمد خان اور جناب پرویز کی علمی پرواز، قرآن فہمی، تقویٰ، دیانت اور مہارت کو بخاری و مسلم سے زیادہ فائق سمجھتا ہے وہ ان کی بات کو ترجیح دے اور عملاً یہی کچھ ہو رہا ہے۔

پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

یہ شخصیت پرستی نہیں بلکہ فطری طوائف الملوکی، ذہنی انتشار و آزادی افکار کی ابلیسانہ ایجاد کا علاج ہے ہر وہ شخص جو انگریزی اور اردو کے ذریعے قرآن کو سمجھتا ہے یا جس نے عربی زبان و ادب اور قرآن و حدیث میں گہری پختگی پیدا نہیں کی اپنے طور پر فیصلہ کرنے بیٹھ جاتے تو غالباً کوئی ایسا مسئلہ نہیں نکلے گا جسے بعض افکار و نظریات غلط نہ ٹھہراتے ہوں پھر سارے معاملہ کا اللہ حافظ ہے۔

Marfat.com

اس مرعوبیت کے نتیجے میں ہم نے دین اور اس کے عقائد و نظریات کے بارے میں جو مدافعانہ اور معذرت آمیز رویہ اختیار کر رکھا ہے اور جس طرح ہم عملی طور پر خود دین سے فرار اور گریز کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس کے متعلق حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت خوبصورت تجزیہ کیا ہے آپ کا بیان ہے!

ہمارے زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جن کا خیال ہے کہ ان کا دل و دماغ عام آدمیوں سے بلند ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سقراط و بقراط، افلاطون اور ارسطو کے پرہیبت قصے سنے اور ان کے معتقدین کی ان کی تعریفوں پر مبالغہ آرائیاں اور قصیدہ خوانیاں سنیں انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حکماء نے ریاضیات، منطقیات طبعیات اور الٰہیات میں کافی جدت طرازیاں کی ہیں اور اپنے دور میں عقلی و فکری طور پر کوئی شخص ان کا ہمسر نہ تھا اس فکری و ذہنی بلندی کے ساتھ وہ مذاہب اور ان کی تفصیلات کے منکر تھے ان کے خیال میں مذاہب کے اصول اور بنیادیں فرضی اور مصنوعی ہیں بس اس پر ان کی تقلید میں ان حضرات نے بھی مذہب کے انکار کو اپنا شعار بنالیا اور تعلیم یافتہ اور روشن خیال کہلانے کے شوق میں مذہب کا انکار کرنے لگے تاکہ عام لوگ انہیں [illegible] سطح سے بلند سمجھیں اور وہ مفکرین اور دانشوروں میں اپنا شمار کرا سکیں اس بناء پر [illegible] نے ارادہ کیا کہ ان حکماء نے الٰہیات پر جو کچھ لکھا ہے اس کی غلطیاں دکھاؤں اور ثابت کردوں کہ ان کے مسائل اور اصول بازیچہ اطفال اور ان کے بہت سے اقوال اور نظریات حد درجہ مضحکہ خیز بلکہ عبرت انگیز ہیں

نو پیش آمدہ مسائل کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں اجتہاد اور تجسس و تفکر

کوئی بری بات نہیں، جمود، تعطل اور انسانی زندگی کے معمولات میں بریک لگا دینا خود روح اسلام کے منافی ہے مگر جاہلیت جدیدہ اجتہاد کے نام پر دین کی جو گت بنا رہی ہے اس سے خدا کی پناہ، بے خوف پرامن اور سلامتی کا راستہ اس کے سوا کوئی نہیں کہ کتاب و سنت کو سلف صالحین کی تعبیر اور عمل کی روشنی میں سمجھا جائے۔

عرفانی فتویٰ اسی زمانے میں آپ نے ایک ایسا فتویٰ صادر فرمایا جس کی نہ صرف سارے بغداد میں دھوم مچ گئی بلکہ تمام بلاد اسلامیہ میں اس کی شہرت ہو گئی احکام شریعت و اسرار طریقت کی باریکیوں پر گہری نگاہ کی دلیل کے طور پر دیکھا جائے تو بھی اس فتوے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

آپ کے ایک معتقد نے بھری محفل میں اپنی بیوی کو طلاق مغلظ کی قسم کے ساتھ کہا میں بایزید بسطامیؒ سے افضل ہوں یعنی اگر وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کی بیوی کو طلاق غیر رجعی ہو جائیگی حضرت بایزید بسطامی کے مقام و مرتبہ کے پیش نظر اکثر علماء نے متفقہ فیصلہ دے دیا کہ میاں بیوی میں مراجعت نہیں ہو سکتی بعض علماء عراق تو بالکل خاموش ہو گئے وہ شخص حد سے زیاد پریشان ہوا تو دوست احباب نے اسے غوث الثقلین کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا وہ شدت خجالت سے منہ چھپاتا پھر رہا تھا کہ یہ ساری صورتحال ہی بڑی لغو قسم کی تھی ایک تو جائز احکام میں بدترین فعل طلاق گردانا جاتا ہے دوسری وجہ طلاق بڑی نامعقول قسم کی تھی۔ بہرحال وہ معتقد غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا سنانے کے بعد اس نے عرض کی "حضور میں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرلوں یا اسے اپنے ساتھ رکھوں"

Marfat.com

سارا ماجرا سن کر آپ بڑے کبیدہ خاطر ہوئے مگر احکام شریعت کی روح اجاگر کر دی
"تم بایزید بسطامی سے چند معاملات میں آگے ہو لہذا تمہارا دعوی مبنی بر حقیقت ہے
تم نے علم فتوی حاصل کیا اور وہ مفتی نہیں تھے تم نے نکاح کیا وہ اس سنت کی ادائیگی
سے محروم رہے لہذا اپنے مقام و مرتبہ کے باوجود وہ اس معاملہ میں تم سے پیچھے رہ گئے
تم اپنی اولاد کے رزق حلال کا خیال رکھتے ہو وہ اس معاملے ہی سے یکسر محروم
تھے"

Marfat.com

گیارہویں شریف

معمول یا زدہم یعنی گیارہویں شریف حقیقتاً حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہے کیونکہ گیارہ ربیع الاول آپ کا یوم وصال ہے حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ ماثبت بالسنہ میں غوث پاکؓ کی تاریخ وصال کا ذکر فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں

و قد اشتھر فی دیارنا ھذا الیوم الحادی عشر و ھو المتعارف فی مشائخنا من اھل الھند من اولادہ رضی اللہ عنہ کذا ذکر الشیخ شیخنا و سیدنا السید البھی الرضی ابو المحاسن سید الشیخ موسیٰ الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ (ماثبت بالسنہ)

ہمارے دیار ہند یعنی ہندوستان میں گیارہ مشہور ہے اور یہی تاریخ ہمارے مشائخ اہل ہند کے نزدیک حضور کی اولاد امجاد سے مشہور ہے جیسا کہ حضرت سیدی شیخ ابوالحاسن موسیٰ حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا روایت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ گیارہ ربیع الثانی آپ کا یوم الوصال ہے ہندوستان میں یہی مشہور ہے اس واسطے اسی تاریخ پر گیارہویں شریف کی جاتی ہے حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہر ماہ چند کی بارہ تاریخ کو آخرامعبو ثین والی دو جہاں سید العالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں محفل ذکر و فکر و حسنات منعقد فرمایا کرتے تھے اس پر ارشاد ہوا اے میرے فرزند تو نے ہمیں بارہ میں خیر سے یاد رکھا ہے ہم نے تمہیں گیارہویں کی خیر سے یاد رکھنا عطا فرمایا ہے اہل اللہ کا فرمان ہے کہ ہمیں قرۃ الناظر و خلاصتہ المفاخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کی

Marfat.com

گیارہویں شریف کی بھی اصلیت یہ تھی کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسآلہ وسلم کے چالیسویں کا ختم شریف ہمیشہ ۳ ماہ ربیع الآخر تاریخ کو کیا کرت تھے وہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ بعد ازاں آپ نے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو حضور کا ختم اور نیاز دلانے لگے آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز وث پاک کی گیارہویں مشہور ہو گئی۔

حضرت سید شاہ شرف الدین بن سید احمد یحییٰ منیری رحمتہ اللہ علیہ اپنے ملفوظات شریف میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوصال شریف کے گیارہ دن بعد صدیق اکبر رضی الل عنہ خلیفہ ہوئے تو بارہویں دن آپ نے .بہت سا کھانا پکوایا تاکہ اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشیں جب تمام مدینہ منورہ میں اس بات کا چرچا ہوا تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ آج کیا ہے جن کو اس بات کا علم تھا وہ جواب دیتے تھے کہ الیوم عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عرس ہے۔

حکمت تعین یوم برائے ایصال ثواب

قارئین کرام ! یہ زندہ مہذب قوم کے افراد اپنے عظیم رہنماؤں کی محسنوں کے احسانات و تعلیمات کو یاد رکھنے کے لئے ان کی یادگاریں قائم کرتے اور ان کے دن بصورت یوم پیدائش و وصال مناتے ہیں تاکہ ان کی تعلیمات و کردار کی روشنی میں نئی نسل اپنے محسنوں سے آشنا ہو کر اپنی سیرت و کردار کو سنوار سکیں۔

اسی مقصد حسنہ کے تحت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انبیاء کرام صحابہ کرام و اولیاء

Marfat.com

اللہ کے دن بصورت یوم میلاد النبی و گیارہویں شریف و عرس اقاد ملت تزک و احتشام سے مناتے ہیں۔ خوارج و نواصب تعین یوم کیسلسلے میں معترض ہوتے ہیں کہ یہ جائز نہیں تو عرض خدمت ہے کہ کتاب و سنت کی روشنی میں علماء حق اہل سنت و الجماعت کے نزدیک یہ ضروری نہیں کہ خواہ مخواہ گیارہ یا بارہ تاریخ یا خاص پیدائش و وفات کا دن ہی متعین کیا جائے جب چاہیں ایصال ثواب کر سکتے ہیں البتہ احباب کی آسانی کے لئے دن یا تاریخ مقرر کی جاتی ہے اور یہی اسلامی و مہذب طریقہ ہے۔

معترضین و علماء دیوبند کے مسلمہ پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں لکھا ہے کہ "نفس ایصال ثواب ارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں اس میں تخصیص و تعین کو موقوف علیہ ثواب کا سمجھے یا فرض و واجب اعتقاد کرے تو ممنوع ہے اور اگر یہ اعتقاد نہیں بلکہ کوئی مصلحت باعث تقلید ہیئت کذائیہ ہے تو کوئی حرج نہیں"

نماز فرض میں کسی سورۃ کو خاص کرنا مکروہ ہے لیکن نوافل میں مکروہ نہیں تکرار سورۃ بھی فرض میں مکروہ ہے لیکن نوافل میں کسی تخصیص سورت و تکرار سورت مکروہ نہیں یہ اسلامی فقہ حنفی کا فیصلہ ہے۔

حضرت امیر ملت محدث علیپوریؒ اپنے ملفوظات مبارکہ میں فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ تاریخ مقرر کر کے فاتحہ وغیرہ کرنے سے معاملہ حرام ہوتا ہے غور کیا جائے کہ ایسا کہنے والے کی ماں کی شادی کے وقت اس کے نکاح کے لئے تاریخ مقرر کی گئی تھی یا بلا تاریخ گھر میں گھس گئے تھے اگر تاریخ مقرر کرنے سے حرام ہو جاتا ہے تو اس کی ماں بھی اس کے باپ پر حرام ہو جاتی ہے۔ شریعت مطہرہ نے جتنے بھی احکام دیئے ہیں

Marfat.com

سب میں تاریخ مقرر ہے بلا تاریخ کوئی چیز نہیں مثلاً روزہ، حج وغیرہ

کہا جاتا ہے کہ کسی چیز پر اللہ کے بیر کسی کا نام آجائے تو وہ حرام ہو جاتی ہے اور شرک ہوتا ہے میں ایک دفعہ حیدر آباد میں تھا سنا کہ ایک شخص نے امام حسینؑ کی فاتحہ کر کے بریانی پکا کر لوگوں کو کھلایا اور پڑوسی کے مکان میں بھی کچھ کھانا تحفتہ" بھیج دیا پڑوسی سردار اس وقت گھر میں موجود نہ تھا اس کی عورت نے کھانا لے لیا جب مرد واپس گھر آیا تو مرد سے بیان کیا کہ پڑوسی نے کھانا بھجوایا ہے مرد نے دریافت کیا کہ کس قسم کا کھانا ہے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسینؑ کی فاتحہ کا کھانا ہے پڑوسی مرد نے یہ سنتے ہی اس کھانے کو (جو عمدہ قسم کی بریانی تھی) اپنے گھر کے باہر غلاظت کی نالی میں پھینکدیا نہ صرف پھینک دیا بلکہ جوتے سے اس کو روند ڈالا اور کہا کہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا ہے اس لئے یہ کھانا تو خنزیر سے بھی زیادہ پلید ہو گیا یہ اور کھانے کے لائق نہ رہا۔

اب اس بارے میں مسئلہ سناتا ہوں غور سے سنو پنجاب میں میں ایک دن گھوڑے پر سوار کسی گاؤں کو جا رہا تھا راستہ میں کھیت کے ایک زمیندار نے کھیت میں سے آکر میرا گھوڑا روک دیا اور کہا کہ مسئلہ سمجھاؤ میں نے کہا پوچھ لے کہنے لگا رات ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا اس نے ساری رات ہماری نیند خراب کی اور یہی کہتا رہا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے کیا یہ سچ ہے میں نے کہا یہ کھیت کس کا ہے اس نے کہا میرا ہے اس کے ساتھ اک بچہ تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ بچہ کس کا ہے کہنے لگا میرا ہے اس کے ساتھ بیل بھی تھے میں پوچھا کہ یہ بیل کس کے ہیں جواب دیا کہ میرے ہیں اس پر میں نے کہا کہ مولوی کے کہنے کے مطابق تیرا کھیت،

Marfat.com

بچہ، اور تیرا بیل بھی تیرے لئے حرام ہو گئے اس وجہ سے کہ ان پر تیرا نام آیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا کہ ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں نے مسئلہ سمجھ لیا میں نے اس سے کہا کہ اس سے آگے بھی سمجھ لے اس مولوی سے میری طرف سے پوچھو کہ اس کی ماں پر کس کا نام پکارا جاتا تھا رب کی جورو پکاری جاتی تھی یا اس کے باپ کی جورو یاد رکھو کہ کوئی چیز انسان پر حلال نہیں ہو سکتی جب تک اس چیز پر اللہ کے بغیر کسی اور کا نام نہ آئے نکاح اسی غیر اللہ کے نام کے آنے کا نام ہے ورنہ کسی لڑکی کو اللہ کی بندی کہا جائے اور کسی کے نام سے اس کو مقید نہ کیا جائے تو وہ کسی پر حلال نہیں ہو سکتی مسجدوں پر غیر اللہ کا نام پکارا جاتا ہے مثلاً ٹیپو خان کی مسجد، پھر ہمیں غیر اللہ کے نام کے بعد نماز کس کی ادا کی جاتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین کو بھی کسی نہ کسی کی ملک قرار دیا ہے قرآن مجید میں ہے اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُہَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (۵۔۹۔اعراف) یعنی زمین تو ہماری ہے ہم جس کو چاہیں اس کا وارث بنا دیتے ہیں ورنہ اگر اللہ کی زمین کہی جائے تو اس کا کسی کے لئے استعمال جائز نہیں ہوتا اگر کہا جائے کہ فلاں کی زمی ہے فلاں کا باغ ہے فلاں کا گھر ہے تو اب اس غیر اللہ کے نام آجانے سے اس نام والے کو اور دوسرے لوگوں کو اس کی اجازت سے استعمال جائز ہوا قرآن شریف میں اللہ نے اپنے نام کے ساتھ ستر جگہ رسول پاک کا ذکر فرمایا ہے تین چار جگہ تو میں بتا دیتا ہوں

(۱) وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (۶۔۳ بقرہ)

یہ سود کے متعلق آیت ہے

(۲) انہم کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ (۳۔۱۰ توبہ)

Marfat.com

(۳) الا انهم کفروا باللہ وبرسولہ ولا یاتون الصلوٰۃ وھم کسالیٰ ۱۳-۱۰توبہ
(۴) ولو انھم رضوا ما اتاھم اللہ ورسولہ ۱۶-۱۰توبہ

ایسی صورت میں ان لوگوں کے عقیدے کے مطابق اللہ کے نام کے ساتھ کسی کا نام آجائے تو وہ شرک ہو جاتا ہے تو پھر سارا قرآن شرک سے بھرا ہوا ہے (نعوذ باللہ)

ہماری حکومت بھی دوسری حکومتوں کی طرح قومی دن و اسلامی تہوار پورے تزک و احتشام سے مناتی ہے مثلاً یوم اقبال، یوم قائد اعظم، یوم مزدور، یوم حسین، یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان دونوں کی باقاعدہ چھٹیاں ہوتی ہیں بلکہ معترفین خود مطالبہ کر رہے ہیں کہ یوم صدیق اکبرؓ و یوم فاروق اعظمؓ، یوم شہادت عثمانؓ اور یوم مشکل کشا علی المرتضیٰؓ بھی سرکاری سطح پر منایا جاتے ہم بھی اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں مگر ہمیں حیرت اس بات پر ہے کہ اہل سنت پر بدعت و شرک کا فتویٰ لگانے والے حکومت پر یہ فتویٰ کیوں نہیں لگاتے اور اپنی جانوں کو کیوں بھول جاتے ہیں معلوم ہوا کہ ان خوارج و نواصب کا بیر ہے تو مصطفیٰ و مرتضیٰ اور غوث الوریٰ و دیگر محبوبان خدا کے ساتھ ہے حالانکہ یہ مخالفین و معترضین حضرات خود بھی تعین یوم پر لاشعوری طور پر عمل پیرا ہیں انہوں نے ترجمہ قرآن کے لئے شعبان اور ماہ رمضان مقرر کر رکھے ہیں اور درس قرآن کے لئے بھی وقت مقرر کرتے ہیں اپنے اوپر یہ فتوے کیوں نہیں لگاتے۔

ایصال ثواب کی محافل جو میلاد النبی، گیارھویں شریف یا عرس مبارک و چہلم کی صورت میں منعقد کی جاتی ہیں قطعاً مشروع و مستحب ہیں۔ ایصال ثواب سے انکار مومن مسلمان کا شیوہ نہیں یہ معمولات اسلامیہ کسی وقت بھی کریں جائز ہیں کیونکہ

Marfat.com

مستحبات میں شارع کی طرف سے کوئی قید نہیں اگر شریعت میں قید ہوتی تو پھر یہ امور دوسرے اوقات میں جائز نہ ہوتے اور نہ تعداد معیاد مقرر ہے بغیر معین دن کے پایا جانا باطل و غیر فطری ہے۔

ہمارے اور مخالفین کے درمیان تعین یوم مشترک ہے ہم کرنے کے لئے معین کرتے ہیں اور مخالفین اس کو حرام یا نہ کرنے کے لئے معین کرتے ہیں یعنی ان دنوں نہیں کرنا اور باقی دنوں میں اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں مثال کے طور پر اگر ہم ہر مہینے میں ایک دن گیارہویں کے لئے مقرر کرتے ہیں تو باقی دنوں کے لئے یعنی انتیس دنوں کی تخصیص وہ کرتے ہیں یعنی ان کے نزدیک اسی کے علاوہ باقی دنوں میں جائز ہے وہ ہم پر بدعتی یا مشرک ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں تو ایک دن کی تعین پر ہم ان کے نزدیک بدعتی اور مشرک ہوئے تو کیا انتیس دنوں کی تعین پر وہ بدعتی یا مشرک نہ ہوتے اگر مخالف یہ اعتراض کرے کہ یہ غیر اللہ کے لئے ہے اور غیر اللہ کے لئے ایصال ثواب بدعت یا حرام یا شرک ہے تو اتنا عرض ہے کہ ایصال ثواب غیر اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے مبرا اور منزہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایصال ثواب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ حی لا یموت ہے وہ ثواب کو پہنچانے والا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام ایک قربانی اپنے لئے کرتے تھے اور ایک قربانی امت کے لئے کرتے اور ایک قربانی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے لئے کرتے تو امت کے لئے قربانی کرنا یا حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے لئے قربان کرنا ایصال ثواب نہیں تو کیا ہے اب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کو حرام یا مکروہ کہنے والوں سے اتنا عرض ہے کہ حرام کی تعریف یہ ہے کہ وہ نص صریح سے منع ہو اور گیارہویں

Marfat.com

شریف کی حرمت پر کوئی نص نہیں اس طرح مکروہ کے لئے بھی یہی تعریف ہے وہ نص سے اس کی ممانعت ہو صرف اس میں شبہ ہو اور حرام کے نص قطعی مین کوئی شبہ نہیں تو کس آیت یا حدیث میں یہ لکھا ہوا ہے کہ گیارہویں حرام یا مکروہ ہے اور اس کو نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ اولیاء کرام اور محدثین عظام کے معمولات سے ثابت ہے مثلاً شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جو مشکوٰۃ شریف کے شارح بھی وہ اپنے اساتذہ کے معمولات بتاتے ہیں اور ماثبت بالسنہ میں نقل کرتے ہیں حضرت العلامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ نے نور ربانی فی مدح غوث جیلانی میں معمول یازدہم لکھا ہے اور دیوبندی علماء کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ نے فیصلہ ہفت مسئلہ میں اس کا جواز لکھا ہے گیارہویں شریف درحقیقت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کرنا ہے ایصال ثواب کی طرف ضابطہ کائنات میں توجہ دلائی گئی ہے اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے

ملفوظات عزیزی میں حضرت شاہ عبدالعزیز رقم طراز ہیں "حضرت غوث اعظم کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور غوث اعظم کی مدح میں قصائد و منقبت پڑھتے مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے اسی حال میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اس کے بعد شیرینی جو نیاز کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز

Marfat.com

پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے چنانچہ گیارہویں شریف موجودہ دور کی ایجاد نہیں ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے اور صالحین کا پسندیدہ عمل رہا ہے"

محمد حمید اختر قادری سہروردی سلطانی لکھتے ہیں "گیارہویں شریف حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کے ایصال ثواب کے طریقہ کا ایک نام ہے مسلمانان عالم کی اکثریت یعنی سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے مقتدر علمائے کرام اور مشہور مشائخ عظام پھران میں سے ایک بزرگ سے تعلق رکھنے والے جملہ مسلمان خواہ قادری ہوں یا نقش بندی، چشتی ہوں یا سہروردی کئی صدیوں سے اس محبوب و مقبول عمل کو کرتے چلے آرہے ہیں" (پیران پیر نمبر قومی ڈائجسٹ ص ۳۰۴)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں شیخ امام پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جو گروہ اولیاء میں بلند مرتبہ اور پایہ ارجمند رکھتے تھے ربیع الثانی کی دس تاریخ (گیارہویں شریف) کو حضرت غوث الثقلین کا عرس کرتے تھے (اخبار الاخیار ص ۲۴۲) ہمارے علماء اہل سنت میں سے بعض نے تو اس مسئلہ پر الگ الگ تالیفات لکھی ہیں ان میں سے ایک ضخیم کتاب صائم چشتی صاحب کی "گیارہویں شریف" ہے جو تقریباً چھ سو صفحات پر مشتمل ہے اس طرح دوسری کتاب حقیقت گیارہویں شریف وغیرہ ہیں۔

Marfat.com

ارشادات غوث الاعظمؓ

محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تصوف میں وہ منفرد مقام رکھتے تھے جو نہ آپ سے قبل کسی کو عطا ہوا اور نہ بعد میں تا قیامت عطا ہو گا آپ تمام صوفیاء کرام کے سردار مانے جاتے ہیں اور اس ہستی کے مناصب جلیلہ کو سمجھنے کے لئے حضرت پیر عطا محمد جلویؒ کی کتاب شان اولیاء مطالعہ کرنی چاہئے۔ یہاں غوث پاکؓ کے چند ارشادات لکھے جاتے ہیں جو متلاشیان حق کے لئے اکثیر اعظم کا حکم رکھتے ہیں غوث صمدانی فرماتے ہیں کہ

اے نادان علم مردان خدا کی زبانوں سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ محض کتابوں کے دفتر سے قلبی کیفیات سے ملتا ہے محض گفتگو یعنی بے مقصد قیل و قال سے نہیں ملتا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باقی اور مخلوق اور اپنے آپ سے فانی ہیں ان سے علم ملتا ہے سارا دارو مدار اس بات پر ہے کہ تم مخلوق اور اپنے آپ سے فنا ہو کر حق تعالیٰ سے وجود حاصل کرو اللہ تعالیٰ کے خادموں کی صحبت میں رہ وہ ہمیشہ ان کے دروازے پر رہتے ہیں اور ان کے احکامات بجا لاتے ہیں جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہتے ہیں تقدیر کی موافقت کرتے ہیں اپنے آپ میں اللہ تعالیٰ کے فعل اور ارادہ کے ساتھ گھومنا ان کا مشغلہ ہے اپنے اور پرائے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کا شکوہ اور شکایت نہیں رکھتے تھوڑا ہو یا بہت ادنی مرتبہ ہے یا اعلیٰ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوتا اولیاء اللہ کو طالب دنیا مخلوق سے طلب میں تکلیف ہے انہیں حق تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی حاجت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کر کے اپنے اولیاء اللہ کو ان سے ہدیہ قبول کرنے کا الہام کر دیتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے

Marfat.com

طلب نہیں کرتے کیونکہ ان کا نفس مطمئن ہو چکا ہے ان میں طلب دنیا کی حرص باقی نہیں تجھے گمان ہے کہ ان کا نفس بھی تیرے جیسا جاہل ہے جس نے تجھے صرف اپنی خدمت اور اپنے ارادے اور اپنی حرص کے لئے وقف کر رکھا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو اپنے نفس کی خدمت واتباع سے منہ پھیر کر اپنے رب کی عبادت واتباع مستغنی میں مشغول رہتا اور اللہ تعالیٰ کی خدمت ترک کر کے اپنے نفس کے اغراض و مقاصد اور حرص پوری نہ کرتا نفس تیرا دشمن ہے۔ بہتر ہے کہ اس کا باتوں کا جواب ہی نہ دے اس کی باتیں اس طرح مان جیسے کسی دیوانے اور بے عقل کی باتیں سنتے ہیں۔ بہجتہ الاسرار شریف میں لکھا ہے کہ غوث پاکؓ نے علم الیقین کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ نظر کے طور پر خبر و معرفت میں جمع کرنے کا نام ہے پھر جب علم ہو جاتے اور اس کو دل کا فیصلہ و یقین معرفت کے ساتھ قبول کرلے اور نظر سے معلوم کرلے تو علم الیقین ہو جاتا ہے۔

(۲) توحید کے معنی کے متعلق غوث پاک کی تشریح:۔ توحید کے متعلق جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ صابر کی طرف سے دونوں کے بھید چھپانے کا اشارہ ہے ایسے وقت میں کہ حضوری میں وارد ہوتا ہے اور دل مقامات افکار کی انتہا سے گزر چکا ہو وہ وصال کے اعلیٰ درجات کے منازل اسرار تعظیم تک چڑھ جاتے تجدید کے قدموں کے ساتھ قرب تک چلے تفرید کی سعی سے قرب تک چڑھے اور اس کے ساتھ دونوں جہاں لاشے ہو جائیں ملک سے بیزار نہ ہو جاتے وصف وجود اور حکم ذات سے علیحدہ ہو جاتے ایسے حال میں وہ ان باتوں کا مطالعہ کرتا ہو جو کہ اس کے دل پر خدا کی طرف سے خطرات آتے ہیں صحیح تفرید کا متلاشی ہو اپنے وصف میں صدق کا طالب ہو یہ

Marfat.com

اس لئے کہ فردیت کے صفت اشارہ منفردہ کو چاہتی ہے پھر وہ اشارہ فردیت پر تمسک کرتے ہوئے اس کی ذات کی طرف چڑھ جاتا ہے جب اس مطلب میں کسی سبب کا غیب سے یا کدورت کی علت قدح کرے تو بندہ اس کے پنجہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے اس کے متمسک سے متمتع ہو جاتا ہے بشر کی طرف اشارہ واپس لوٹتا ہے وہ حق کے مطالعہ سے شوق ارواح کے جوش کے اور شفقت کی بجلی کی چمک کے نزدیک شریعت کے پردوں سے اور اس پر فردانیت کی صفت سے اشارات اخبارات کو پہنچنے معانی ارواح کے پانے اعداد افراد کے وصف سے پردوں میں ہو جاتا ہے۔ (۰بھجتہ الاسرار)

بیداری کے متعلق غوث پاکؓ نے فرمایا جس کام کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے کر اور جس سے روکا ہے اس سے باز آ اس کی راہ میں جو مصائب پیش آئیں ان پر صبر کے فرائض کے بعد نوافل بھی ادا کر اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر پھر تیرا نام بیدار رکھا جائے گا پہلے اللہ تعالیٰ سے صالح عمل کی توفیق عطا کر پھر عمل میں کوشش کر اس سے سوال کر اور اس کے سامنے عاجزی اختیار کر تاکہ وہ تیرے لئے اپنی اطاعت کے اسباب مہیا کر دے۔ امر ظاہر ہے اور توفیق باطن ہے اللہ تعالیٰ کی ہی توفیق سے نیک اعمال پر استقامت حاصل ہوتی ہے اور برائی سے بچا جا سکتا ہے میرے پاس عقل کیونکہ وہ دلوں سے پراگندی نکالتے ہیں نفاق والو تم اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہو تم آگ کا ایندھن بنے کے لائق ہو اے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور ان پر توجہ فرما مجھے اور انہیں بیدار کر مجھ پر اور ان پر رحم فرما۔ ہمارے دلوں پر اپنے لئے مخصوص فرما بیٹا تجھ سے کچھ بن نہیں پڑتا اور کچھ کرنا چاہتے

Marfat.com

تو عمل کے دروازے پر ثابت قدم رہ تاکہ وہ تجھے عمارت میں لگاتے تمہاری اور توفیق الٰہی کام لینے والی ہے اور کام کا مالک اللہ تعالیٰ ہے تجھے اطاعت الٰہی میں جلدی کرنے کا حکم ہے تو عمل پر کمربستہ ہو توفیق الٰہی تیرے لئے مواقع مہیا کرے گی۔

غوث پاک رضی اللہ عنہ نے سرالاسرار شریف میں فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے روح قدسی کو اچھی صورت عالم لاہوت میں پیدا کیا تو اس کو سب سے نیچی حالت کی طرف لوٹانے کا ارادہ فرمایا تاکہ غلبہ شوق و محبت لقاء باری تعالیٰ کے باعث اس کو راستی کے مقام میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور زیادہ حاصل ہو اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام واولیاء کا ہے پہلے اس کو بیج توحید کے ساتھ عالم جبروت کی طرف لوٹایا پس عالم نورانیت سے اس عالم کا لباس پہنایا اس طرح عالم ملکوت کی طرف بھیجا تو اس کے لئے لباس عنصری پیدا فرمایا تاکہ اس سے عالم ملک یعنی یہ جسم کثیر جل نہ جاتے لباس جبروتی کے لحاظ سے اس کا نام روح سلطانی ، بااعتبار عالم ملکوتی روح سیرانی و روانی اور بلباس ملکی روح جسمانی رکھا چونکہ مقام اسفل کی طرف آنے کا مقصد تو یہ تھا کہ انسان دل اور جسم کے ذریعہ زیادہ قرب اور مرتبہ حاصل کرلے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے توحید کا بیج دل کی زمین کاشت کرے کہ اس میں توحید کا درخت اگے جس کی جڑ قضائے سرور میں قائم اور محکم ہو اور وہ توحید کے پھلوں سے بار آور ہو نیز شریعت کا بیج دل کی زمین بوتے کہ اس میں شریعت کا درخت پیدا ہو کہ درجات کے پھل لاتے لہذا اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جسم میں داخل ہونے کا حکم دیا اور اس میں ہر ایک کے لئے ایک مقام مخصوص کیا گیا چنانچہ روح جسمانی کا

Marfat.com

مقام خون اور گوشت کے درمیان ہے اور روح قدسی کا مقام سر ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کی وجود کی بستی میں ایک دکان ہے سامان تجارت ہے منافع ہے اور ایسی خرید و فروخت ہے جو کبھی فنا نہ ہو گی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (جو ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز نقصان نہیں) ہر انسان کو اپنی ہستی کے اندرونی معاملات کو جاننا اور پہچاننا لازمی ہے کیونکہ یہاں جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ اس کے گلے سے لگا دیا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انسان نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے نیز ارشاد باری ہے اور ہر انسان قسم ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ہے۔

حضرت پیر پیران سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں

دنیا کے مرید (ارادتمند) بہت ہیں اور آخرت کے کم اور اللہ تعالیٰ کے سچے ارادت مند بہت ہی کم ہیں لیکن وہ اپنی کمی اور نایابی کے باوجود اکسیر کا حکم رکھتے ہیں ان میں تانبے کو زر خالص بنانے کی صلاحیت ہے وہ بہت ہی شاذو نادر پائے جاتے ہیں وہ زمین پر حکومت کرنے والے ہیں وہ شہروں میں بسنے والوں پر کوتوال مقرر ہیں ان کی وجہ سے خلق خدا سے بلائیں دور ہوتی ہیں انہی کے طفیل اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل کرتے ہیں انہی کے سبب سے زمین قسم قسم کے اجناس اور پھل پیدا کرتی ہے ابتدائی حالت میں وہ شہر در شہر اور ویرانہ بجا گتے پھرتے ہیں جہاں پہچانے جائیں وہاں سے چل دیتے ہیں سب سے منہ موڑ لیتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ ان کے ارد گرد خدائی قلعے بن جاتے ہیں۔ الطاف ربانی کی نہریں ان کے دلوں کی طرف جاری ہو جاتی

Marfat.com

ہیں اللہ تعالیٰ کا لشکر انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے وہ مکرم اور محفوظ ہو جاتے ہیں اب ان پر خلقت کی طرف توجہ کرنا فرض ہو جاتا ہے وہ طبیب بن کر مخلوق خدا کا علاج کرتے ہیں سب باتیں تمہاری عقل سے بالا تر ہیں۔

تجھ پر افسوس تو دعویٰ کرتا ہوں کہ تو بھی ان میں سے ہے تیرے پاس ان کی کیا علامت ہے تیرے پاس اللہ تعالیٰ کے قرب اور رحمت کا کیا نشان ہے تیرا مقام اور منزل کیا ہے عالم بالا میں تیرا کیا نام اور لقب ہے تیرا کھانا مباح ہے یا حلال خالص تم دنیا کے پہلو میں ہو یا آخرت کے پہلو میں یا قرب خدا کے پہلو میں۔

جھوٹے خلوت میں تیرا ہم نشین نفس اور شیطان ہے تیری محفل میں تیرے جو ہم نشین ہیں وہ شیاطین بصورت انسان ہیں وہ تیرے برے دوست ہیں جو بہت بکواس کرنے والے ہیں ربی مقام صرف عوے سے حاصل نہیں ہوتا۔ تمہاری ارادت اللہ تعالیٰ کے لئے صحیح نہیں دراصل تم اس کی ارادت رکھتے ہی نہیں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور غیر کا طالب ہو اس کا دعویٰ باطل ہے۔

غیبت سے بچو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے جس نے غیبت کو چھوڑا اس نے نجات پائی جس شخص نے غیبت کی عادت اپنائی اس کی عزت لوگوں میں کم ہوئی۔

بری نظر سے بچو کیونکہ وہ تمہارے دل میں شہرت کا بیج بوتی ہے ایسے شخص کا انجام دنیا و آخرت میں اچھا نہیں ہوتا جھوٹی قسم سے بچو کیونکہ وہ بستے گھروں کو ویران کر دیتی ہے اور مال اور دین کی برکت جاتی رہتی ہے۔

دنیا میں مشغول رہنے والے عنقریب تمہیں اس پر ندامت ہوگی یہ ندامت قیامت

Marfat.com

کے دن جو ہار جیت کا دن ہے جو عزت افزائی اور رسوائی کا دن ہے ظاہر ہوگی آخرت کے آنے سے پہلے اپنے نفس کا حساب کر لو۔ اللہ تعالیٰ کے کرم اور بردباری پر ناز نہ کرو گناہ کفر کا قاصد ہے جیسے تپ دق موت کا پیغامبر ہے۔

جوانو! توبہ کرو کیا تم سمجھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مصائب میں گرفتار کرتے ہیں تاکہ تم ان کی طرف رجوع کرو مگر تم اپنے گناہوں پر برابر اصرار کئے جاتے ہیں۔

فرمودہ اقبال

نااہل کو حاصل ہے کبھی قوت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہر ذاتی
شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابع منطق نظر آتی

(ضرب کلیم)

Marfat.com

اذکار جو مرید کے لئے موجب تریاق اکبر ہیں

لغت میں ذکر یاد کو کہا جاتا ہے اور یہ یاد دل میں زیادہ اہم ہے کیونکہ جب دل میں یاد آجاتے تو دل تمام بدن کا بادشاہ ہونے کی حیثیت سے تمام دن میں اس کی یاد پیدا کرتا ہے اس لئے بزرگان دین نے خفی ذکر کو جہری ذکر سے افضل بتایا ہے لیکن مطلب یہ نہیں کہ اس بحث میں پڑ جائے کہ خفی بہتر ہے یا جہری۔ اگر جہر ہو لیکن دل میں یاد الٰہی نہ ہو تو وہ جہر میں ان تمام فوائد سے تاثیرات غیر موثر ہوتا ہے کیونکہ غافل کا دل اور زبان دونوں کا اتفاق نہیں ہوتا اور اگر دل میں بھی یاد الٰہی ہو اور جوارح میں بھی تو جہری زیادہ افضل ہے اب غوث صمدانی شہباز لا مکانی حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے سر الاسرار شریف میں ذکر کے متعلق جو ارشاد تحریر کیا ہے وہ یہاں درج کیا جاتا ہے وہ لکھتے ہیں

"بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ذکر کو ہدایت فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے واذکروہ کماحد اکم اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی، یعنی تمہارے مراتب ذکر کی طرف ہدایت فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے ارشادات میں سے سب سے افضل کلمہ توحید کی تلقین ہے ہر مقام کے لئے ایک خاص مرتبہ ہے خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی سب سے پہلے ذاکرین کو زبانی ذکر (جہر) پھر یکے بعد دیگرے ذکر نفس ذکر قلبی، روحی، سری، خفی اور خفی الخفی کی تلقین فرمائی ذکر اللسان یہ ہے کہ دل بالواسطہ زبان اس ذکر الٰہی کی یاد تازہ کرتا ہے جس کو وہ بھول چکے ہیں ذکر النفس اس ذکر کو کہتے ہیں جس کا سننا بذریعہ حروف اور آواز

Marfat.com

نہ ہو بلکہ وہ پوشیدہ طور پر حس و حرکت کے ذریعہ سنا جائے ذکر قلبی دل کا اپنے اندر جلال و جمال الٰہی کا ملاحظہ کرنا ہے ذکر روحی کا ماحصل اللہ تعالیٰ کی تجلیات صفاتی کے انوار کرنا ہے ذکر سری مکاشفات اسرار الہیہ کی نگہداشت کرنا ہے ذکر خفی سے مراد عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور سچ کی مجلس میں انوار ذات الٰہی کا دل کی آنکھوں سے دیکھنا ہے ذکر خفی الخفی کے معنی یقینی طور پر حق کی حقیقت کو اس طرح دیکھنا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا اس پر مطلع نہ ہو چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ بھید کو جانتا ہے اور جو اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور یہ جملہ علوم کی غائت اور تمام مقاصد کی انتہاء ہے جان لو اگر تم روحانی مدارج طے کر کے آخری روح تک ترقی کرلو جو تمام روحوں سے لطیف ہے تو وہی طفل المعانی ہے جو کہ نہایت لطیف اور مختلف اطوار سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہے بعض اکابرین دین کا قول ہے کہ یہ روح خاص بندوں کے لئے مخصوص ہے ان کے سوائے کسی دوسرے کے لئے نہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے روح ڈالتا ہے یہ روح حق تعالیٰ کے اندر ہمیشہ محو نظارہ قدرت اور مشاہدہ حق میں مشغول رہتی ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کی ذات کے کسی کی طرف ملتفت نہیں ہوتی جیسا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دنیا اہل آخرت پر اور آخرت اہل دنیا پر حرام ہے اور اہل اللہ پر دونوں حرام ہیں الدنیا حرام علی اھل الاخرۃ والآخرۃ علی اھل الدنیا وھما حرامان علی اھل اللہ اس سے مراد طفل المعانی ہے اور بارگاہ الٰہی میں رسائی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان احکام شریعت کی اتباع کرنے کے لئے صحیح راستہ پر اپنے وجود کی دن رات

Marfat.com

نگہداشت کرتا رہے اور ہمیشہ سرا و جہرا ذکر الٰہی میں مشغول رہے کیونکہ طالبان حق کے لئے ہمیشہ یاد الٰہی میں رہنا فرض کر دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے اور اللہ تعالیٰ یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے، نیز فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں"

Marfat.com

رسالہ غوث الاعظم سے چند اقتباسات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تم غیر اللہ سے متوحش اور اللہ سے مانوس رہو۔ خواجہ بندہ نواز سید حسینی گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ جواھر العشاق میں اس الہام کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "غوث رضی اللہ عنہ اپنے آئنہ میں اللہ نور السماوات والارض (اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا) کے آفتاب کو دیکھتے ہوئے البتہ میں پیش قدمی کیا بندگی میں کا مسلک اختیار کر چکے ہیں جیسا ابو بکر وراق نور اللہ روحہ نے فرمایا نہیں ہے کوئی فرق مجھ میں اور اس میں اگر ہے تو یہ کہ میں نے پیش قدمی کی بندگی میں اے دوست! اس کے عکس اور پر تو کا نام غیر ہوا اور اس میں رہ جانے کا نام (غیرت) ہے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق ہو اس لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ کے عکس اور پر تو ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق ہو سن لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ کے عکس و پر تو ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آئینہ قابل ہیں یعنی سب سے۔ بہتر آئینہ ہیں پھر آگے لکھتے ہیں صفت کی صورت ذات کی صورت نہیں رکھتی اس کے اوصاف ان گنت ہیں جس کی کوئی انتہا۔ نہیں البتہ صحیح یہ ہے کہ جلالیت میں دوست کی کچھ اور شکل ہوتی ہے اور جمالیت میں دوست کا تمثیل کچھ اور ہوتا ہے تجلی جلال میں عاشق کے لئے کوئی خط یا نصیبہ نہیں ہوتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجلی جمال کی نشانی بتا کر فرماتے ہیں دیکھا میں نے معراج کی رات میں اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں اور اس نے رکھا اپنا ہاتھ میرے کندھے پر میں نے پائی اپنے آپ میں ٹھنڈک کی لہر اس کی انگلیاں جمال و جلال کے تمثلات بیان کرتی ہیں۔

Marfat.com

غوث الاعظم ان تمثلات کو بیان فرماتے ہیں کیوں نہ ہو انہیں ورالوری سے کام ہے حق کی قسم ورالوری کیا ہے معلوم ہو جاتے گا غوث پاک فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے غوث اعظم میں نے عرض کیا اے رب میں حاضر ہوں فرمایا جو طور طریق ناسوت و ملکوت کے درمیان میں ہے وہ شریعت ہے جو طور ملکوت اور جبروت کے درمیان ہے وہ طریقت ہے اور جو طور طریق جبروت اور لاہوت کے درمیان ہے وہ حقیقت ہے اس الہام کے تحت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تحفہ العشاق میں لکھتے ہیں۔ ناسوت سے ملکوت تک وہ عالم ہے جو ظاہر ہے یہی شریعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یعنی شریعت کے نیک اعمال کرنے سے ناسوت ملکوت تک یا قلب سے قالب تک پہنچتے ہیں قالب کو قلب کا رنگ حاصل کرنے کے لئے شریعت کی ضرورت ہے آدمی کے قلب یا دل میں خدا نے سات اطوار طریقے بنائے ہیں پہلے کا صدر یا سینہ نام جو اسلام ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اللہ تعالیٰ نے جس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا وہ اپنے رب کی طرح نور سے نور پر لگ گیا یہی طور دل کا پوست و غلاف یا شیطانی وسوسوں کا مقام اور بموجب آیت قرآنی يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کہ وہ یعنی شیطان خناس لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے جو پوشیدہ فن اور ظاہری لوگ ہیں خدا کی پناہ اگر گناہوں کی نحوست اور قہر الٰہی کے اثر سے نور اسلام میں فتور آجائے تو کفر کی تاریکی بڑھ جاتے چنانچہ خدا جس کا سینہ کفر پر کھول دے تو یہی مقام تمام برائیوں کا طور ہے۔ دوسرے طور کا نام قلب یا دل ہے جو ایمانی کان اور حق و سچائی کا خزانہ ہے تیسرے طور پر نام شغاف ہے اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و

Marfat.com

شفقت اور اولیاء وانبیاء سے مشفقت وارادت کا یہی مقام ہے چوتھے طور کو فواد یا تہہ دل کہتے ہیں یہ جلال و جمال اور دوسرے صفات کے مشاہدہ یا دیکھنے کا مقام ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی پانچویں طور کا نام جنت القلب ہے جو خدا کے ذوق و شوق اور اس کے عشق و محبت کا مقام ہے اس جگہ کسی دوسرے کی ہستی کو دخل نہیں ہے چھٹے طور کو سویداء کہتے ہیں یہ غیبی مکاشفات، علم لدنی، حروف مقطعات کے معارف کا مقام واسرار الٰہی و علم اسماء کا خزانہ ہے بموجب قرآن وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ساتویں طور کا نام بہجتہ القلب ہے اس جگہ ذاتی صفات کا ظہور اور الوھیت کے تجلیات ہوتے ہیں جب دل روح تک پہنچ گیا تو وہ ملکوت سے جبروت تک پہنچ گیا اور عین الیقین یعنی یقین کی آنکھ سے جبروت کو دیکھے گا جو طور جبروت و لاہوت کے درمیان ہے وہ حقیقت ہے یعنی حقیقت کا عمل کرنے سے جبروت سے لاہوت کو پہنچتے ہیں یعنی روح سر یا بھید کو پہنچ جاتا ہے۔

غوث الاعظمؓ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا اے غوث اعظم میں کسی شیئی میں ایسا ظاہر نہیں ہوا جیسا کہ انسان میں پھر الہام ہوا اور اس الہام میں میں نے عرض کیا اے رب! تیرا کوئی مکان ہے فرمایا اے غوث الاعظم میں مکانوں کا پیدا کرنے والا ہوں اور انسان کے سوا کہیں میرا مکان نہیں۔

پھر میں نے دریافت کیا اے میرے رب تیرے لئے کھانا پینا ہے؟ مجھ سے فرمایا گیا اے غوث الاعظم فقیر کا کھانا اور اس کا پینا میرا کھانا اور پینا ہے پھر میں نے دریافت کیا اے رب تو نے فرشتوں کو کس چیز سے پیدا کیا فرمایا اے غوث اعظم میں نے فرشتوں کی تخلیق انسان کے نور سے کی اور انسانوں کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر مجھ

Marfat.com

سے فرمایا گیا اے غوث اعظم میں نے انسان کو اپنی سواری کو اور سارے اکوان کو انسان کی سواری بنایا پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم کیا ہی اچھا طالب ہوں میں اور کیا ہی اچھا مطلوب ہے انسان کیا ہی اچھا سوار ہوں اور کیا ہی اچھی سواری ہے انسان اور کیا ہی اچھا سوار ہے انسان ہی کیا اچھی سواری ہے جس کی سارا اکوان۔ پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظمؓ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں اگر انسان جان لے جو اس کی منزلت میرے نزدیک ہے تو ہر ہر سانس میں کہے کہ آج کس کی ہے سوائے میرے پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم! انسان کوئی چیز نہیں کھاتا نہ پیتا نہ کھڑا ہوتا نہ بیٹھتا نہ بولتا نہ سنتا نہ کوئی کام کرتا نہ کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا نہ اس سے بے خبر ہوتا ہے مگر یہ کہ اس میں میں ہوتا ہوں میں ہی اس کو ساکن رکھتا ہوں اور متحرک رکھتا ہوں۔

پھر مجھ سے فرمایا گیا اے غوث اعظمؓ جب تم کسی فیقر کو دیکھو کہ وہ فقر کی آگ میں جل گیا ہے اور فاقے کے اثر سے شکستہ ہوگیا ہے تو اس کا تقرب ڈھونڈو کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

وصال غوث پاکؓ

مرض موت میں اپنی اولاد کو فرماتے ہیں کہ میری چارپائی سے ہٹ جاؤ اگرچہ ظاہراً میں تم لوگوں سے ہم کلام ہوں مگر باطناً میں اور ہستی کے ساتھ ہوں میرے اور تمہارے درمیان بڑا فاصلہ ہے آپ کے صاحبزادہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مرض موت میں آپ کئی دفعہ [illegible] کرو علیکم السلام فرماتے آپ نے تین بار اللہ، اللہ،

Marfat.com

اللہ فرمایا اور پھر کلمہ طیبہ پڑھا اس وقت آپ کی عمر اکیانوے برس تھی تو خالق کائنات نے آپ کو اپنے جوار رحمت میں بلایا وصال مبارک گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز دو شنبہ عشاء کے بعد ہوا معروف کرخی فرماتے ہیں

موت التقی حیاۃ لا انقطاع لھا
قدمات قوم وھم فی الناس احیاء

اللہ والے کی موت دراصل زندگی ہی کا دوسرا سلسلہ ہے عام انسانوں کی طرح یہ مرتے نہیں بلکہ ہنوز اس دنیا میں زندہ ہیں آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے کو یہ وصیت فرماتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و تقویٰ کو ضروری جانو کسی سے خوف و امید نہ رکھو تمام حاجتوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے مولوی غلام سرور خزینۃ الاصفیاء میں لکھتے ہیں

غوث اعظم قطب عالم محی الدین
شیخ حق محبوب رب العالمین

طرفہ تر تولید آں شاہ زمان
رہبر دین آمد از ہاتف عیان

شد عیان و صلش بصدق یقین
از امیر المومنین ہادی دین

Marfat.com

عرس غوث الاعظمؓ

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ماثبت بالسنہ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے ہندوستان میں دن گیارھواں مشہور ہے اور یہی تاریخ ہمارے مشائخ اہل ہند کے نزدیک جو حضور کی اولاد امجاد سے ہیں مشہور ہیں ہمارے ملک پاکستان میں ربیع الآخر میں لوگ بڑی گیارھویں شریف مناتے ہیں اور یہ آپ کا عرس مبارک ہے یہ سال میں ایک دفعہ مناتے ہیں اور تمام دنیا میں علماء ربانی اس تقریب کو مستحسن جانتے ہیں اور اس تقریب کو یوم غوث الاعظم بھی کہتے ہیں علماء دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ لکھتے ہیں کہ لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے نم کنومۃ العروس یعنی (قبر میں) بندہ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ مقربان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھ کر کون سی خوشی ہوگی چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں ان کا زیادہ حق ہے ادھر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب از دیار محبت و تزائد برکات ہے اور نیز طالبان حق کا فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی۔ بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہیں ان میں جس سے عقیدت ہو اس کی غلامی اختیار کرلے اس لئے مقصود عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں ایک جگہ جمع ہو کر باہم ملاقات بھی کرلیں اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب پہنچایا جائے یہ مصلحت ہے تعین یوم میں رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اس میں اسرار مخفیہ ہیں انکار ضروری نہیں چونکہ بعض طریقوں میں سماع کی عادت ہے اس لئے تحدید حال واز دیاد شوق کے لئے سماع بھی ہونے لگا پس اصل عرس کی اس قدر

Marfat.com

ہے اور اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۰)
بزرگان دین کے یوم یعنی دن منانے کا اہتمام زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ کبھی لوگ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مناتے ہیں کبھی داتا گنج بخش کا عرس ہورہا ہے اور کبھی بابا فرید گنج شکر کا عرس کیا جاتا ہے اور کہیں رحمان بابا کا عرس منایا جاتا ہے ان تقریبات میں لوگ قرآن خوانی اور ختم کلمہ طیبہ اور ذکر کرتے رہتے ہیں اور اولیاء کرام کی کرامات اور ان کے درجات اور حالات زندگی اور ان کے ساتھ وابستگی کے موضوعات پر علماء کرام تقریریں کرتے ہیں اور لوگوں کو ان سے آشنا کراتے ہیں اس میں قباحت کا کوئی پہلو نہیں اب ان مشروع کاموں کو غیر مشروع کہنا نازیبا اور دین سے دور ہونے کی علامت ہے۔ جتنے مخالفین کے گروہ ہیں ان تمام میں بھی یہی ہورہا ہے مثلاً حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کا سالانہ دن منایا گیا اخبارات میں یوم عبدالحق کے عنوانات چھپے تھے ہم بھی لیاقت علی خان و اقبال ڈے مناتے ہیں اور مخالفین بھی اپنے اپنے ناموں سے کانفرنسیں کرتے رہتے ہیں تمام کا مقصد ایک ہے کیونکہ لوگوں کو مدعو کرنا اور ان کے سامنے اپنا اظہار خیال کرنا مقصود ہوتا ہے اپنی طرف سے کسی مشروع چیز کو نامشروع کہنا مسلمان کے لئے زیبا نہیں غوث صمدانی شہباز لا مکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ذریعے غوث پاک کو یاد کراتا ہے۔ کبھی گیارہویں شریف سے یاد کیا جاتا ہے کبھی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ پڑھ کر اور کبھی روحانی منازل کے لئے ان کے واسطے کے لئے یاد کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فاذکرونی اذکرکم تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کراؤں گا تو خالق کا یاد کرنا۔ مخلوق کے ذریعے یاد

Marfat.com

کراتا ہے۔

انفاس العارفین میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے والد شاہ عبدالرحیم ہر سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام فاتحہ ۱۲ ربیع الاول کو دلایا کرتے تھے (انفاس العارفین ص ۴۱) ۔

فتاوی عزیزیہ میں ہے "حضرت امامین حسن، حسین کی نیاز کا کھانا جس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھا گیا ہو وہ کھانا متبرک ہو جاتا ہے اور اس نیاز کا کھانا بہت بہتر ہے" (فتاوی عزیزیہ ص ۱۷)

وجیز الصراط میں ہے "دیگر مشائخ کا عرس مبارک ہر مہینہ میں مقرر فرمایا ہے

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
ذخیرہ

Marfat.com

شجرہ طریقت

حضرت غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ نے تلقین ذکر اور خرقہ مبارک حضرت ابو سعید مبارک بن علی مخرومی سے اخذ کیا اور بعد از ارتقائے بمقام قطبیت کے حضرت ابو سعید مبارک نے حضرت غوث پا سے خرقہ اخذ کیا انہوں نے اپنے شیخ ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عارف باللہ شیخ ابی القاسم جنیدؓ سے انہوں نے عارف باللہ حضرت شیخ سری الدین سقطیؓ سے انہوں نے حضرت شیخ ابی محفوظ معروف کرخیؓ سے انہوں نے عارف باللہ حضرت شیخ داؤد طائیؒ سے انہوں نے عارف باللہ حضرت شیخ حبیب عجمیؓ سے انہوں نے حضرت عارف باللہ حضرت شیخ ابی النصر حسن بصری سے انہوں نے امام المسلمین امام المشارق و المغارب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رحمتہ اللعالمین سید المرسلین اصل الموجودات حضرت محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ علیہ التحیہ والثناء و آلہ والطیبین واصحابہ الطاہرین محمد بن الحسن الباقلانی وابن التماد وغیرہ بھی شامل ہیں اور علم طریقت کے شیوخ میں حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم دباس بھی ہیں۔

علم فقہ واوصول میں آپ کے اساتذہ:۔ آپ نے قرآن مجید کو حفظ کر کے پھر اس کو روایتا، درایتا ولغتا و قرائتا تجوید کیا (قلائد الجواحر) پھر علم فقہ و اوصول کی طرف متوجہ ہوئے اور عرصہ دراز تک ابو الوفاء علی بن عقیل حنبلیؒ، ابو الخطاب محفوظ بن احمد الکلوذانی الحنبیؒ ابو الحسن محمد بن قاضی ابو یعلیؒ محمد بن حسین بن محمد الفراء الحنبلیؒ قاضی ابو سعید مبارک بن علی المخرمیؒ سے پڑھے۔

علم حدیث میں آپ کے اساتذہ:۔ علم حدیث آپ نے بہت سے محدثین سے پڑھا

Marfat.com

چند کے اسماء گرامی یہ ہیں ابو غالب محمد بن حسن الباقلانیؒ ابو سعید محمد بن عبدالکریم بن خنیسؒ ابو الغنائم محمد بن علی بن میمون الفرسیؒ، ابو بکر احمد بن المظفر، ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین القاری السراجؒ، ابو القاسم علی بن احمد بن بنان الکرخیؒ، ابو عثمان اسماعیل بن محمد بن احمد بن جعفر الاصبھانیؒ، ابو طالب عبدالقادر بن محمد بن یوسفؒ، ابو طاہر عبدالرحمان بن احمد بن عبدالقادرؒ، ابوالبرکات ہبتہ اللہ بن المبارک بن موسیٰ سقطیؒ، ابو العز محمد بن مختار الہاشمیؒ، ابو نصر محمد بن امام ابی علی، حسن بن النباءؒ، ابو غالب احمد برادروےؒ، ابو عبداللہ یحییٰ برادروے ابو الحسن مبارک بن عبدالجبارؒ، ابو منصور عبدالرحمان بن ابی غالب التزازؒ، ابوالبرکات طلحہ بن احمد العاقولیؒ (قلائد الجواھر)

علم ادب میں اساتذہ

علم ادب آپ نے علامہ ابو ذکریا یحییٰ ابن علی التبریزی سے حاصل کیا آپ کو علم قرات، تفسیر، حدیث، فقیر کلام، لغت ادب، نحو، صرف، عروض۔ مناظرہ، تاریخ انساب، فراست میں خصوصیت کے ساتھ شہرت اور ناموری حاصل ہوئی۔

Marfat.com

اولاد امجاد غوث الاعظمؓ

بھجتہ الأسرار میں حضرت شہاب الدین سہروردی سے منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظمؓ کے دس فرزندان ارجمند تھے (۱) حضرت شیخ سید ابو عبداللہ بن سیف الدین عبدالوہاب یہ سب سے بڑے صاحبزادے حضور کے اور سجادہ نشین تھے (۲) حضرت سید ابو عبدالرحمان عبداللہؓ اپنے والد بزرگوار اور سعید بن البنا سے حدیث سنی ظاہری و باطنی علوم کے جامع اور صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے ۲۷ صفر ۵۸۷ھ میں انتقال فرمایا اور بغداد میں مدفون ہوئے ان کے دو بیٹے ابو محمد عبدالرحمان اور ابو محمد عبدالقادر بھی عالم فاضل تھے (۳) حضرت سید ابو اسحاق ابراہیمؓ ۵۲۷ھ میں متولد ہوئے اپنے والد بزرگوار و دیگر شیوخ سے حدیث سنی اور تفقہ حاصل کیا صاحب اذواق و مواجید اور اہل سرو ولولہ تھے رات کا وقت توبہ و استغفار و ریہ وزاری میں گزارتے، غربت و خاموشی کے ساتھ موصوف تھے شرم و حیاء کی وجہ سے تیس سال تک سر اوپر نہ کیا اکثر لوگوں کو ان کے ذریعے سے مرتبہ ولایت حاصل ہوا واسطے چلے گئے تھے وہیں ۲۵ ذیقعدہ ۵۹۲ھ کو انتقال کیا۔

(۴) حضرت سید ابو الفرح سراج الدین عبدالجبارؓ:- اپنے والد بزرگوار اور قزازؒ وغیرہ سے حدیث سنی اور تفقہ حاصل کیا خوش نویس بھی تھے صوفی منش صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے تشرع و اتباع بتبتل و انقطاع، فقر و قناعت، انکسار و مسکنت میں یگاہ وقت تھے ابو منصور محدث اور سید عبدالرزاقؓ برادر خورد حدیث میں ان کے شاگرد تھے ۱۹ ذی الحجہ ۵۷۵ھ میں انتقال کیا بغداد کے مقبرہ میں حلبہ میں مدفون ہوئے۔

(۵) حضرت سید ابو بکر تاج الدین عبدالرزاقؓ:- ۱۸ ذی قعدہ ۵۲۸ھ میں پیدا ہوئے

Marfat.com

اپنے والد بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی اس کے علاوہ ابوالحسن محمد بالصائغ قاضی ابوالفضل محمد الارموی ابو القاسم سعید بن البناء، حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر ابو بکر محمد بن الزغوانی ابو المظفر محمد الہاشمی ابو المعانی احمد بن علی التمین ابوالفتح محمد بن البطر وغیرہ شیوخ سے بھی حدیث سنی۔ کتاب جلاء الخواطر ملفوظات حضرت غوث الاعظم انہوں نے ترتیب دی ہے۔ بروز شنبہ ۶ شوال ۶۰۳ھ میں وفات پائی بغداد باب الحرب میں مدفون ہوئے

ان کے پانچ فرزند مقبول بارگاہ ہوئے قاضی سید ابو نصر صالح اور سید ابو القاسم عبدالرحیم متوفی ۶۰۶ھ اور سید ابو المحاسن فضل اللہ شہید متوفی ۶۰۶ھ اور سید ابو محمد اسماعیل اور سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر

(۶) حضرت سید ابو بکر شمس الدین عبدالعزیز رضؓ:- آپ ۲۷ شوال ۵۳۲ھ میں پیدا ہوئے اپنے والد گزرگوار اور ابن منصور اور عبدالرحمان بن محمد تفراز وغیرہ سے حدیث سنی اور تفقہ حاصل کیا بڑے عالم فاضل اور علوم دینی و دینوی میں کامل ہوئے بہت سے علماء و فضلاء ان سے مستفید ہوئے۔ ۵۸۰ھ میں بغداد سے جیال میں چلے گئے اور وہیں ۲۸ ربیع الاول ۶۰۲ھ کو انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے ان کے ایک فرزند سید محمد الہتاک رحؒ جید عالم مستقیم الاحوال تھے۔

(۷) حضرت سید ابو نصر ضیاء الدین موسیٰ:- آپ ماہ ربیع الاول ۵۳۵ھ میں متولد ہوئے اپنے والد بزرگوار سے تفقہ حاصل کیا اور انہیں سے اور سعید بن البناء سے حدیث سنی کثیر السکوت طویل مراقبہ تھے انکساری سے متصیف زاہد متورع تھے دمشق میں چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی جمادی الآخر ۶۱۸ھ میں وفات پائی مدرسہ

Marfat.com

مجاہدیہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور جبل قاسیون میں مدفون ہوئے سب بھائیوں سے آخر میں وصال فرما گئے۔

(۸) حضرت سید ابو عبدالرحمان شرف الدین عیسیٰؓ:- اپنے والد بزرگوار اور ابو الحسن بن فرماؒ سے حدیث سنی اور تفقہ حاصل کیا پھر درس و تدریس کا کام شروع کیا، حدیث بیان کی، فتوے دیئے، وعظ کیا اور تصوف میں جواہر الاسرار اور لطائف الانوار وغیرہ کتابیں تصنیف کی حضرت غوث الاعظم نے فتوح الغیب انہیں کے لئے تالیف فرمائی پھر بغداد سے مصر چلے گئے اہلیان مصر میں سے ابو تراب، ربیعہ بن الحسن الحضرمی الصنعانی مسافر بن یعمر المصری حامد بن احمد، الارتاجی محمد بن محمد الفقیہ المحدث، الخالق بن صالح القرشی الاموی المصری وغیرہ نے ان سے حدیث سنی ان کو شعر و سخن کا مذاق بھی تھا ۱۲ رمضان ۵۷۳ھ میں وفات پائی مصر میں مدفون ہوئے۔ (حیات جاویدانی)

(۹) حضرت سید ابوالفضل محمدؓ:- اپنے والد گرامی سے تفقہ حاصل کیا سعید النباء اور ابو الوقت وغیرہ شیوخ سے حدیث سنی۔ بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ ۲۵ ذی قعدہ ۶۰۰ھ میں فوت ہوئے اور مقبرہ حلبیہ بغداد میں ہے۔

(۱۰) حضرت سید انور کبریا یحییٰؓ:- ۶ ربیع الاول ۵۵۰ھ میں پیدا ہوئے اپنے والد ماجد اور محمد بن عبدالباقی سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی حسن سیرت و مکارم اخلاق میں یگانہ اور انکسار و ایثار نفس میں منفرد تھے۔ بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے صغر سنی میں مصر چلے گئے پھر کبر سنی میں معہ اپنے فرزند سید عبدالقادر کے واپس بغداد تشریف لائے اور شب برات ۶۰۰ھ میں انتقال کیا اور اپنے برادر مکرم سید عبدالوہاب کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ (حیات جاودانی ص ۱۱۳)

Marfat.com

اولاد

محترم سید محمد فاروق القادری صاحب اپنی تصنیف لطیف "احوال و آثار شیخ عبدالقادر جیلانیؒ" میں رقم طراز ہیں کہ

خالق کائنات نے محبوب سبحانی شہباز لا مکانی، مخزن علوم و صارف رحمانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو مریدین و خلفاء عظام معتقدین و تلامذہ کا جس طرح وسیع حلقہ عطا فرمایا اسی طرح اولاد کے سلسلے میں بھی بہت برکت عطا فرمائی تاریخ عالم اس حقیقت پر شاہد ہے کہ آپ کے تلامذہ نے بالعموم اور آپ کی اولاد سادات گیلانیہ نے بالخصوص تبلیغ اسلام اور تعلیم حق و ہدایت کے سلسلے میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

آپ نے چار شادیاں کیں جن میں سے کل انچاس بچے پیدا ہوئے ان میں سے ستائیس صاحبزادے اور ۲۲ صاحبزادیاں تھیں تاریخ نے صرف دس صاحبزادوں کے نام محفوظ رکھے ہیں انہیں سے ہر صاحبزادہ عالم با عمل متقی، شب بیدار اور گوناگوں خصائل کا مالک تھا یہ سارے حضرات اپنے جلیل المرتبت والد کے صحیح جانشین اور نعم الخلف و نعم السلف تھے ان سے آگے جو نسل چلی اس نے دنیائے اسلام کو بڑے بڑے علماء فقراء مصنف، شاعر مفکر اور مدبر عطا کئے۔ عرصہ دراز تک یہ نسل علمی و روحانی طور پر ملت اسلامیہ کی پیشوائی کے فرائض انجام دیتی رہی تاریخ نے صاحبزادگان میں سے یہ نام محفوظ رکھے ہیں۔ (۱) حضرت سید ابو الوہابؒ (م ۵۲۲ھ بغداد) (۲) حضرت سید شیخ عیسیٰؒ (۵۷۳ھ مصر) (۳) حضرت سید ابو بکر عبدالعزیز (م ۶۰۲ھ جبال) (۴) حضرت سید عبدالجبار (م ۵۷۵ھ بغداد) (۵) حضرت حافظ سید

Marfat.com

عبدالرزاق (م ۶۰۳ھ بغداد) (۶) حضرت سید ابراہیم (م ۵۹۲ھ واسط) (۷) حضرت سید شیخ محمد (م ۶۰۰ھ بغداد) (۸) حضرت سید شیخ عبداللہ (م ۵۸۹ھ بغداد) (۹) حضرت سید شیخ یحییٰ (م ۶۰۰ھ بغداد) (۱۰) حضرت سید شیخ موسیٰ (م ۶۱۸ھ دمشق) رضی اللہ عنہم اجمعین وارضاہم

(قلائد الجواہر ۴۲۔۴۴، احوال و آثار شیخ سید عبدالقادر جیلانی ص ۱۱۰)

غوث پاک رضؓ کے تلامذہ

آپ کے تلامذہ تو بے حد و بے شمار ہیں۔ یہاں صرف چند مشاہیر محدثین و فقہا کرام کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں جو حضور پاک کے اکابر تلامذہ میں سے تھے (۱) محمد بن احمد بختیارؒ (۲) ابو محمد عبداللہ بن ابو الحسن الجبائیؒ (۳) فرزند عباس المصریؓ (۴) عبدالمنعم بن علی الحرانیؒ (۵) ابراہیم الحراد الیمنؒ (۶) عبداللہ الاسد الیمنؒ (۷) عطیف بن زیاد الیمنیؒ (۸) عمرو بن احمد الیمنی الھجریؒ (۹) رافع بن احمدؒ (۱۰) ابراہیم بن بشارۃ العدنیؒ (۱۱) عمرو بن مسعود ابزارؒ (۱۲) استاد میر محمد الجیلانیؒ (۱۳) عبداللہ بطائحیؒ نزیل بعلبک (۱۴) مکی بن ابو عثمان السعدی (۱۵) عبداللہ بن الحسین بن الکعبریؒ (۱۶) ابو القاسم بن ابو بکرؒ (۱۷) احمد بن ابو بکرؒ (۱۸) عتیق بن ابو بکرؒ (۱۹) عبدالعزیز بن ابو الجنائزی (۲۰) محمد بن ابو المکارم (۲۱) الحجتہ الیعقوبیؒ (۲۲) عبدالملک بن دیالؒ (۲۳) ابو احمد الفضیلہؒ (۲۴) عبدالرحمان بن نجم الخزرجیؒ (۲۵) یحییٰ التکریتیؒ (۲۶) ہلال بن امیہ العدنیؒ (۲۷) یوسف بن مظفر العاقولیؒ (۲۸) احمد بن اسماعیل بن حمزہؒ (۲۹) عبدالہ بن المنصوریؒ (۳۰) عثمان الیاسریؒ (۳۱) محمد الواعظ الخیاطؒ (۳۲) تاج

Marfat.com

الدین بن بطہؒ (۳۳) عمرو بن المداینیؒ (۳۴) عبدالرحمن بن بقاء (۳۵) محمد النخال (۳۶) عبدالعزیز کلفؒ (۳۷) عبدالکریم بن محمد المصریؒ (۳۸) عبداللہ بن محمد بن الولیدؒ (۳۹) عبدالمحسن بن ڈویرہ (۴۰) محمد بن ابو الحسینؒ (۴۱) دلف الحمیریؒ (۴۲) احمد بن الربیقیؒ (۴۳) محمد بن احمد المؤذنؒ (۴۴) یوسف ہبیتہ اللہ الد مشقیؒ (۴۵) احمد بن مطیعؒ (۴۶) علی بن النفیس المامونی (۴۷) محمد با اللیث الفریریؒ (۴۸) شریف احمد بن منصور (۴۹) گعلی بن ابو بکر بن ادریسؒ (۵۰) محمد بن نصرہؒ (۵۱) عبداللطیف محمد الحرانیؒ (۵۲) سدونتہ الصریفنیؒ (۵۳) شمس الدین عبدالرحمان بن ابو عمرو المدسیؒ وغیرہم

غوث پاکؒ کے مشاہیر خلفاء عظام

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خلفاء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے یہاں صرف چند مشاہیر خلفاء کے نام درج کئے جاتے ہیں دس خلفاء آپ کے صاحبزادے ہیں (۱۱) حضرت سید جمال اللہ الملقب بہ حیات المیر زندہ پیر ابن سید تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظمؒ (۱۲) حضرت سید عون قطب شاہ علوی عباسی بغدادیؓ (۱۳) حضرت شیخ ابو سعید قلوری (۱۴) حضرت شیخ شرف الدین عدی بن مسافر الاموی الشامی الہکاریؒ (۱۵) حضرت شیخ ماجد الکردیؒ (۱۶) حضرت شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامتہ القرشی الحنبیؒ (۱۷) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ابی النصر الحسینیؒ (۱۸) حضرت شیخ ابو الفرح صدقہ بن حسین بغدادیؒ (۱۹) حضرت شیخ احمد بن مبارکؒ (۲۰) حضرت شیخ ابو الفرح صدقہ بن حسین بغدادیؒ (۲۱) حضرت شیخ ابو

Marfat.com

عمرو عثمان الصریفینیؒ (۲۲) حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بن ابن العقائدؒ (۲۳) حضرت سخی سرور سلطان سید احمد قادریؒ (۲۴) حضرت سید ابو العباس احمد الرفاعیؒ (۲۵) حضرت شیخ ابو سعود بن الشبلیؒ (۲۶) حضرت شیخ حیات بن قیس حرانیؒ (۲۷) حضرت شیخ ابو مدین شعیب الحسین المغربیؒ (۲۸) حضرت شیخ جاگیر کردیؒ (۲۹) حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن حسین بن ابو الفضل جبائیؒ (۳۰) حضرت شیخ ابو القاسم عمرو بن مسعود بن ابی الغرا البزار البغدادیؒ (۳۱) حضرت شیخ ابو الثناء محمود بن عثمان بن مکارم النعال البغدادی الازجیؒ (۳۲) حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ادریس یعقوبیؒ (۳۳) حضرت شیخ ابو محمد یونس بن یوسف شیانیؒ (۳۴) حضرت شیخ موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدامہ المقدسی الحنبیؒ (۳۵) حضرت شیخ ابو المعالی صدر الدین محمد بن اسحاق قونپوریؒ (۳۶) حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السہروردیؒ (۳۷) حضرت شیخ سوید سنجاریؒ (۳۸) حضرت علامہ ابو بکر بن نصر بن حمزہ تمیمی بکری صدیقی بغدادی مفتی عراقؒ (۳۹) حضرت شیخ امام ابو البقاء عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری بصریؒ (۴۰) حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ اسدیؒ (۴۱) حضرت علامہ شیخ ابو الحسن علی بن احمد بن وہب ازجیؒ (۴۲) حضرت شیخ ابو محمد جمال الدین یونس بن یحییٰ بن ابی البرکات ہاشمیؒ (۴۳) حضرت شیخ ابو عبداللہ بطائحی بعلبکیؒ (۴۴) فخر الفقہاء قاضی ابو یعلیؒ (۴۵) حضرت شیخ ابو الفتح نصر بن فتیان بن مطر منانیؒ (۴۶) حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن خشاب (۴۷) حضرت حافظ ابو المغیث بن زہیر بن زراد بن علوی حریمیؒ (۴۸) حضرت امام ابو عمرو عثمان بن اسماعیل بن ابراہیم سعدی ملقب بہ شافعی زمانؒ (۴۹) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن

Marfat.com

ثابت المعروف بہ ابن الکیرانیؒ (۵۰) حضرت شیخ ابو محمد رسلان بن عبداللہ بن شعبانؒ (۵۱) شیخ العارفین ابو السعود احمد بن ابی بکر خزیمی عطارؒ (۵۲) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی اوانیؒ (۵۳) حضرت شیخ ابو عبداللہ بن سنانی (۵۴) حضرت شیخ ابو علی حسن (۵۵) حضرت شیخ محمد ابو طلحہ بن مظفرؒ (۵۶) حضرت شیخ ابو البقاء ازہری (۵۷) قاضی القضاۃ حضرت شیخ ابو الحسن علیؒ (۵۸) قاضی القضاۃ علامہ ابو القاسم عبدالملک بن عیسیٰ بن ادریس ماردینی شافعیؒ (۵۹) حضرت قاضی ابو طالب عبدالرحمان مفتی عراقؒ (۶۰) حضرت شیخ امام ابو اسحاق ابراہیم بن مربیل بن نصر مخزومی (۶۱) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ارسلان بن عبداللہ فقیہ شافعیؒ (۶۲) حضرت شیخ ابو محمد عبدالجبار ابی الفضل بن فرج بن حمزہ ازجی ثقفی مصریؒ (۶۳) حضرت علامہ فقیہ ابو الحسن علی ب ابی طاہر بن ابراہیمؒ (۶۴) حضرت امام ابو عبداللہ عبدالغنی بن عبدوالحد مقدسیؒ (۶۵) حضرت امام ابو عمرو محمد بن احمد بن محمد قدامہ مقدسیؒ (۶۶) حضرت امام ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالواحد مقدسیؒ

(۶۷) قاضی القضاۃ حضرت شیخ ابو الفتح محمد بن قاضی ابو العباس احمدؒ (۶۸) فخر القراء و الفقہاء حضرت شیخ ابو القاسم خلف بن عیاش بن عبدالعزیز (۶۹) راس المتکلمین حضرت امام نجم الدین ابو الفرج عبدالمنعم بن علی بن نصیر بن صیقل حرانیؒ (۷۰) استاد الفقہاء حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم بن حداد یمنیؒ (۷۱) حضرت شیخ ابو حفص عمر بن احمد یمنیؒ (۷۲) حضرت شیخ ابو محمد رافع بن احمدؒ (۷۳) حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن بشارۃ بن یعقوب عدنیؒ (۷۴) حضرت شیخ صالح ابو عبداللہ شاہ میر بن محمد بن نعمان جیلانیؒ (۷۵) حضرت علامہ امام ابو محمد ابراہیم بن محمود بعلبکیؒ (۷۶) حضرت

Marfat.com

شیخ امام ابو الحرم مکی بن امام ابو عمرو بن عثمان بن اسماعیل بن ابراہیم سعدیؒ (۷۷). حضرت شیخ ابو البقاء صالح بہاؤ الدین نور الاسلام (۷۸) حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمان بن امام ابو حفص عمرو بن غزال واعظؒ (۷۹) حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن امام ابو محمد محمود نعالؒ (۸۰) حضرت شیخ ابو العباس احمد بن شیخ ابو بکر احمدؒ (۸۱) حضرت شیخ ابو بکر عتیق بن ابی الفضلؒ (۸۲) حضرت مام حافظ ابو محمد عبداللہ بن ابی نصر محمود بن المبارک خبازیؒ (۸۳) حضرت شیخ حافظ ابو عبداللہ محمد بن ابی امکارم فضل بن بختیار بن ابی نصر یعقوبیؒ (۸۴) حضرت علامہ ابو عبدالملک ذیال بن ابی المعالی بن راشد بن نبان عراقیؒ (۸۵) حضرت شیخ امام ابو احمدؒ (۸۶) حضرت شیخ ابو الفرح عبدالرحمان بن شیخ ابو العلی نجم بن شرف الانسلام ابو البرکات عبدالوہابؒ (۸۷) حضرت شیخابو المجد عیسیٰ بن امام موفق الدین ابو محمد عبدالہ بن احمد مقدسیؒ (۸۸) حضرت شیخ ابو موسیٰ عبداللہ بن حافظ ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسیؒ (۸۹) حضرت حافظ ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان مقدسیؒ وغیرہم

خلفائے باطنی

آپ کے باطنی خلفاء پانچ تھے۔ (۱) شیخ احمد بدویؒ (۲) شیخ احمد علوان یمنیؒ (۳) شیخ احمد نقاشی حبشیؒ (۴) شیخ احمد وفائی بصریؒ (۵) شیخ احمد ضلعیؒ

خلفاء از قسم جنات

ایک دفعہ بوقت تہجد شب جمعہ تیرہویں محرم ۵۴۷ھ کو عبادت میں مشغول تھے کہ

Marfat.com

قوم جنات کا سردار بفقوشا (نام ہے) مع ۵۳ ہمراہیوں کے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے اس کو اور اس کے سات فرزندوں کو خلافت ارشاد کی اجازت فرمائی اور اس کے پانچ ہمراہیوں کو مجاز کیا (۱) بفقروشا سردار جنات (۲) درفقشا (۳) غومر فقتشا (۴) جفوا قفشا (۵) مضراضغشا (۶) جغفقو شا (۷) فرضغفشا (۸) ظفا طغروشا یہ ساتوں سردار بفقروشا کے بیٹے اور خلیفہ ارشاد تھے ان کے علاوہ قرطرہ ضاغا، شرخفراموغ، بجاغوقا، فرحو مغیشا، قطواجوغایہ مؤخرالذکر پانچوں حضرات مجاز تھے۔ (آئینہ تصوف ص ۵۰۴)

داعیان حق و ہدایت کے لئے خصوصی ہدایات

جب آپ کسی خلیفہ یا مراد خاص کو داعی حق و ہدایت کے منتخب فرماتے کہ کسی مخصوص علاقہ کی طرف روانہ کرتے تو اسے درج ذیل ہدایات دیتے۔

(۱) حکام و امراء کی ملازمت نہ کرنا۔

(۲) کسی امیر سے وظیفہ قبول نہ کرنا۔

(۳) اپنے ہر مشروع فعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھنا۔

(۴) قرآن و حدیث کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

(۵) حدود شرعیہ سے کبھی تجاوز نہ کرنا۔

(۶) غرور و تکبر کے نزدیک بھی نہ پھٹکنا اور ہمیشہ سادہ زندگی کو اپنا شعار بنانا۔

(۷) دنیاوی عزت اور نمود و نمائش سے پرہیز کرنا۔

(۸) پابندی وقت کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا۔

Marfat.com

(۹) غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرتے رہنا۔

(۱۰) تبلیغ و تعلیم حق و ہدایت کے راستے میں کسی رکاوٹ و مصیبت سے ہرگز دل برداشتہ نہ ہونا۔

تبرکات

حضرت غوث پاکؒ کی چیزیں اب تک بطور یادگار موجود ہیں مثلاً لاہور میں شاہی مسجد میں جائے نماز، رضائی مبارک، غلاف روضہ شریف اور اوچ بخاری میں تسبیح، کلاہ، کلاہ دیگر، مقراض موجود ہیں اوچ گیلانی میں جبہ مبارک، دستہ ہے یہ ایک دستہ ہے جو سلطان غیاث الدین نے ان کو عطاء کیا تھا (تاریخ اوچ ص ۱۴۷)

غوث الاعظمؓ کے چند مکتوبات

پہلا خط:- اے عزیز جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چیزوں کی حقیقت ظاہر ہونے لگتی ہے اور اس کے کرم سے اس حقیقت کو خاص بندے سمجھنے لگتے ہیں تو حقیقت کو پہچان لینے والوں کے سینوں میں شوق کا ایک بے پایان طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے فکر اپنی تمام تر بلند پروازی کے باوجود اعتراف عجز کرتی ہے عقل کو اپنی نارسائی کا احساس ہو جاتا ہے اور ارادے اپنی کم مائیگی کو پا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تائید سے زبان سے دعا نکلتی ہے اے پروردگار مجھے مبارک منزل میں اتارنا تو ہی سب سے اچھا منزل پر اتارنے والا ہے پس جن لوگوں نے بھلائی کی انہیں قرب کے جام شیریں سے نوازا جاتا ہے بلاشبہ یہ مقام بڑی بادشاہی، دولت سرمدی اور دوام کا مقام ہے۔

Marfat.com

دوسرا خط:- اے عزیز اپنے باطن کے جواہر کو ریاضت اور خوف خدا کی تپش سے کندن بنانا کہ حق تعالیٰ راہ سات کی طرف تیری راہنمائی کر سکے تو جنت کا حقدار ہو سکے اور دین خالص کی دولت حاصل کر سکے اور ممکن ہے کہ تجھے بھی اس نور سے کچھ حصہ مل جائے جو اسلام کے لئے کشادہ کئے جانے والے سینوں سے مخصوص ہے اور ممکن ہے کہ تجھے بھی اپنی دعاؤں کے جواب میں انے والی آواز سنائی دینے لگے اور دنیا کی پستیوں سے نکل کر بہتر اور باقی رہنے والی آخرت کی بلندی کو پالے اور تجھے اپنے خالق کے اپنی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہونے کا احساس ہو جائے تو شرک سے بچ جائے اور تجھے سلامت طبع حاصل ہو جائے اور خاص علم جس سے پیدا ہونے والی نیکی تمہیں رحمت خداوندی کا مستحق بنا دے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہارا بھی فیض جاری ہو جائے اور تمہیں خوف اور غم سے نجات کی خوشخبری ملے اور جنت نعیم جس میں کہ تم حسب منشا زندگی گزار سکو گے۔

تیسرا خط:- اے عزیز قیامت کے دن سے ڈر اور علام الغیوب کا سامنا کرنے کی فکر کر جانوروں کی طرح نفسانی لذتوں میں زندگی نہ گزار بلکہ یاد الٰہی میں اوقات عزیز کو صرف کر اور دل کی آنکھوں سے قیامت کے دن کا مشاہدہ کر شاید تو لطف الٰہی کا سزاوار ٹھہرے اور دنیاوی زندگی سے جو محض لہو و لعب ہے تیرا دل اٹھ جائے اور تو نیکی میں سبقت لے جانے والا بن کر تیزی سے بلند درجات کی طرف بڑھے تاکہ تجھے تائید الٰہی حاصل ہو اور تو نفس امارہ اور شیطان پر غالب آجائے تیرا طائر روح اپنی بلند پروازی سے قرب الٰہی کا ثمر حاصل کر لے تجھے نورانی دماغ حاصل ہو اور آنکھوں کے سامنے سے تعینات کے پردے اٹھ جائیں اور تو بارگاہ صمدیت کے راز کو پالے۔

Marfat.com

چوتھا خط:- اے عزیز کیا تو آخرت کو چھوڑ کر دنیاوی زندگی پر راضی ہو بیٹھا ہے اور تجھے نہیں معلوم کہ جو شخص دنیا میں اندھا رہا اور وہ آخرت میں اندھا رہے گا اور کیا تجھے حساب کے قریب آجانے کی خبر نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ جو زمانے کی کھیتی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یہ دے ہی دیتے ہیں لیکن آخرت میں اسے کچھ نہیں ملتا آخر تو کب تک غفلت کے جنگلوں میں بھٹکتا رہے گا اب تجھے چاہیئے کہ توبہ اختیار کرے اللہ کی طرف جو زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے وہ مہربان ذات اپنے بندوں کی توجہ کو قبول اور ان کی برائیوں کو معاف کرتی ہے تاکہ ذات باری کے نفیس راز تجھ پر منکشف ہوں اور عنایات الہی کا قاصد تیرے لئے اس کی محبت کی خوش خبری لائے بے شک ایسی حالت میں بندوں کو خوف اور ڈر سے بری کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

غوث الاعظم کے ننانوے اسمار مبارکہ

سید	موید	کریم	عظیم	شریف
منعم	مکرم	طیب	مطیب	جواد
ساجد	واحد	جیلی	زکی	تقی
ناص	مناص	سعید	رشید	وفی
خاضع	صاحب	ثاقب	وارث	وراع
ولی	خفی	ظاھر	مطیع	منیع
قابل	بصیر	مصباح	فاصح	ناصح
مقرب	مہذب	خلیل	دلیل	صادق
حاتم	عالم معین	مبین	صالح مفتاح	شاکر
فالح	درویش	مسکین	شاہ	بادشاہ
امام	ھمام	سالک	سلسلک	مومن
منقاد	قائم	صائم	عابد	زاھد
نقی	کامل	باذل	صفی	جمیل
بار	فائق	لائق	راسخ	شامخ
بارع	سار	نقیب	نکیب	خاشع
لبیب	دائر	شاھد	راشد	زائل
منیر	سراج	تاج	فاتح	واضح
حاذق	سلطان	برھان	حسنی	حسینی
ذاکر	ملاذ	معاذ		
فاص	مرتاص	مسجحی	شافی	

Marfat.com

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَحْبُوْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَطْلُوْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْشُوْقَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قُطْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَوْثَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَاللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَنِیَّ اللّٰہِ

(ماخوذ از مناقب غوثیہ)

Marfat.com

اختتامی کلمات

فقیر کا دیرینہ خیال منتہ شہود پر ظاہر ہوا غوث پاک رحمۃ کی ولادت پاک سے لے کر وصال مبارک تک اجمالی طور پر جو حالات اور باطنی فیوضات پر آگاہی ہوتی رہی فقیر لکھتا رہا آپ کی کرامات میں سے بارہ سال کی کشتی کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئیں وہ ناظرین کے سامنے پیش کردی گئیں اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کے شرعی جواز توفیق الٰہی جو علمی مواد میسر ہوا ہے اسے یکجا کر کے طالبان حق کی رہنمائی کے لئے قلم بند کیا اس کے علاوہ آپ کے اوراد کے متعلق جو معلومات فقیر ناچیز کو حاصل ہوئیں اور ان تمام کو بھی قارئین کرام کے سامنے پیش کردیا آخر میں التماس ہے کہ جو کوئی مومن مسلمان ان اوراد سے مستفید ہو وہ فقیر کو اپنی خصوصی دعاؤں سے یاد رکھیں بس یہی ایک تمنا تھی فقیر اپنا یہ ناچیز سا نذرانہ دربار غوثیہ میں پیش کرتا ہے امید واثق ہے کہ وہ یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمائیں گے وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۹۶-۱۲-۲۸

Marfat.com

Marfat.com

فہرست کتب ؛

جن کے بغیر کوئی لائبریری بھی مکمل نہیں ہو سکتی ۔

فیضانِ علی .. — ۱۳۰ روپے
سیرت مصطفیٰ .. — ۴۰ "
روحِ کائنات .. — ۴۰ "
غوثِ کائنات .. — ۸۰ "
مکائدِ عثمانی .. — ۳۰ "
تبلیغی جماعت علما کی نظر میں .. — ۳۵ "
ولایت و کرامت .. — ۴۰ "
تجلیاتِ غفوریہ .. — ۲۰ "
عشقِ رسول .. — ۱۵ "
تبلیغ .. — ۲۰ "
۷۳ فرقے .. — ۲۵ "
باطل فرقوں کی پہچان .. — ۳۰ "
سیرت غوثِ اعظم .. — ۲۰ "
تعظیمِ مصطفیٰ .. — ۲۰ "
مزارات مقدسہ پر گنبد بنانا .. — ۲۰ "
دعوتِ غور و فکر .. — ۱۰ "
مسنون دعائیں و ارشادات .. — ۱۰ "
دعاء بعد نمازِ جنازہ .. — ۲۰ "
الصواعق ربانیہ .. — ۲۰ "
منع الاشارات .. — ۲۰ "

نظام خلافت . — ۱۵ روپے
اعلیحضرت صداقت کے آئینہ میں .. — ۲۰ "
دعاء بعد السنن والنوافل .. — ۲۰ "
الدرر السنیہ پشتو .. — ۲۰ "
اظہارِ حق پشتو .. — ۲۵ "
شرعی پردہ .. — ۱۵ "
المسئلۃ البیضاء .. — ۱۰ "
حیاتِ خضر .. — ۱۰ "
احسن البیان .. — ۲۰ "
اذان سے قبل و بعد درود و سلام .. — ۳۰ "
معجزات عقل و استدلال کی روشنی میں — ۲۰ "
انوارِ محمود .. — ۲۵ "
ڈاڑھی .. — ۱۵ "
عصمتِ انبیاء .. — ۲۵ "
شاہدِ کائنات .. — ۲۵ "
نام اقدس پر انگوٹھے چومنا .. — ۱۵ "
اورادِ غوثیہ .. — ۲۰ "
سیف التقلید .. — ۲۵ "
الجہاد پشتو .. — ۳۰ "
ضیاء الصدور .. — ۲۵ "

ملنے کا پتہ : مکتبہ غوثیہ مدین ۔ سوات

Marfat.com

فہرست کتب

جن کے بغیر کوئی لائبریری بھی مکمل نہیں ہو سکتی۔

فیضانِ علی .. ـــ ۱۳۰ روپے	نظام خلافت . ـــ ۱۵ روپے
سیرت مصطفیٰ .. ـــ ۴۰ ″	اعلیحضرت صداقت کے آئینہ میں ...ـــ ۲۰ ″
رُوحِ کائنات .. ـــ ۴۰ ″	دعاء بعد السنن والنوافل ..ـــ ۲۰ ″
غوثِ کائنات .. ـــ ۸۰ ″	الدرر السنیہ پشتو .. ـــ ۲۰ ″
مکائد عثمانی .. ـــ ۳۰ ″	اظہارِ حق پشتو ..ـــ ۲۵ ″
تبلیغی جماعت علما کی نظر میں.. ـــ ۳۵ ″	شرعی بدیرہ .. ـــ ۱۵ ″
ولایت و کرامت ..ـــ ۴۰ ″	المسئلۃ البیضاء ..ـــ ۱۰ ″
تجلیاتِ غفوریہ..ـــ ۲۰ ″	حیاتِ خضر .. ـــ ۱۰ ″
عشقِ رسول ..ـــ ۱۵ ″	احسن البیان ..ـــ ۲۰ ″
تبلیغ .. ـــ ۲۰ ″	اذان سے قبل و بعد درود و سلام.. ـــ ۳۰ ″
۳۷ فرقے ..ـــ ۲۵ ″	معجزات عقل و استدلال کی روشنی میں..ـــ ۲۰ ″
باطل فرقوں کی پہچان..ـــ ۳۰ ″	انوارِ محمود .. ـــ ۲۵ ″
سیرت غوثِ اعظم ..ـــ ۲۰ ″	ڈاڑھی .. ـــ ۱۵ ″
تعظیم مصطفےٰ .. ـــ ۲۰ ″	عصمتِ انبیاء .. ـــ ۲۵ ″
مزارات مقدسہ پر گنبد بنانا ..ـــ ۲۰ ″	شاہدِ کائنات .. ـــ ۲۵ ″
دعوتِ غور و فکر .. ـــ ۱۰ ″	نام اقدس پر انگوٹھے چومنا..ـــ ۱۵ ″
مسنون دعائیں و ارشادات ..ـــ ۱۰ ″	اورادِ غوثیہ .. ـــ ۲۰ ″
دعاء بعد نمازِ جنازہ .. ـــ ۲۰ ″	سیف التقلید .. ـــ ۲۵ ″
الصواعق ربانیہ .. ـــ ۲۰ ″	الجہاد پشتو .. ـــ ۳۰ ″
منع الاشارات .. ـــ ۲۰ ″	ضیاء الصدور .. ـــ ۲۵ ″

ملنے کا پتہ: مکتبہ غوثیہ مدین۔ سوات

Marfat.com